مران سیریز
شن ساگور
مظہر کلیم
ایم اے

حد شکریہ ۔ آپ نے تو صرف کیپٹن شکیل کے بارے میں لکھا ہے جبکہ قارئین مسلسل عمران سے یہ احتجاج کرتے چلے آ رہے ہیں کہ اس نے اپنی تیز ترین کارکردگی کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی کارکردگی کو زیرو بنا دیا ہے اس لئے بے فکر رہیں جلد ہی عمران کو اپنے قارئین کی بات مان کر اپنے ساتھیوں کو بھی کارکردگی ظاہر کرنے کا موقع دینا پڑے گا ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں معروف تھا جبکہ سلیمان اپنی عادت کے مطابق ناشتے کے بعد خریداری کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ عمران نے چند لمحے تو اسے اس انداز میں نظرانداز کئے رکھا جیسے فون کرنے والا دو چار گھنٹیوں کے بعد خود ہی رسیور رکھ دے گا لیکن جب فون کی گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو عمران نے مجبوراً ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"حقیر فقیر ۔ پر تقصیر بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" ارے ۔ ارے ۔ اب کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب بادشاہوں کو اپنی رعایا کو اپنے دربار میں طلب کرنے کے لئے خود فون کرنا پڑتا ہے ورنہ پہلے کوتوال شہر اپنے گھڑ سوار دستے کے ہمراہ جا کر مطلوبہ آدمی کو گردن سے پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کر دیا کرتا تھا"...... عمران کی زبان سرسلطان کی آواز سنتے ہی رواں ہو گئی۔

" ڈاکٹر نواب آصف خان کو جانتے ہو تم"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر بھی اور نواب بھی ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب ۔ نوابوں کا کیا کام کہ وہ اسٹیتھو سکوپ گلے میں لٹکائے اور بیگ اٹھائے مریضوں کے گھروں میں جا کر انہیں چیک کرتے رہیں ۔ ان کے حکم پر تو دس ڈاکٹر صاحبان پہنچ سکتے ہیں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

" انہوں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے ۔ طب کے ڈاکٹر نہیں ہیں اور وہ ساری عمر کارمن میں کام کرتے رہے ہیں ۔ اب دو سال قبل وہ واپس آکر پاکیشیا میں مستقل سیٹل ہو گئے ہیں ۔ ان کی خصوصی فیلڈ الیکٹرونکس ہے اور وہ کارمن کی جس لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہیں وہاں ایسے آلات میں ریسرچ کی جاتی رہی ہے جن کے ذریعے کسی بھی ملک کا انتہائی حساس دفاعی نظام آف کیا جا سکتا ہے ۔ وہ چونکہ دارالحکومت سے تین ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ایک

قصبے بارے والا کے نواب ہیں ۔ یہاں ان کی زرعی اراضی اور باغات ہیں اس لئے وہ بارے والا میں ہی سیٹل ہو گئے ہیں ۔ تمہارے ڈیڈی کے کلاس فیلو رہے ہیں اس لئے تمہارے ڈیڈی سے ان کی اچھی خاصی دعا سلام ہے ۔ تمہارے بارے میں وہ صرف اتنا جانتے ہیں جتنا تمہارے ڈیڈی نے تمہارے بارے میں انہیں بتایا ہے ۔ ان کے ساتھ ان کی بیٹی نواب زادی راحت بھی کارمن سے واپس آئی ہے ۔ یہ ان کی اکلوتی بیٹی ہے لیکن نواب زادی راحت نے شادی نہیں کی بلکہ اس نے اپنے باپ کے ساتھ رہتے ہوئے زندگی گزار دی ہے ۔ نواب زادی راحت نے بھی کارمن یونیورسٹی سے الیکٹرونکس میں ہی ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے"...... سرسلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے ہمہ خانہ آفتاب است"...... عمران نے شاید ان کے سانس لینے کے لئے رکنے پر فقرہ کس دیا۔

" پہلے میری بات سن لو پھر کمنٹس کرنا ۔ نواب زادی راحت نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کو گزشتہ ایک ہفتے سے فون پر دھمکیاں مل رہی ہیں کہ وہ انتہائی جدید ترین آلہ جس کا کوڈ نام پوائنٹر ہے واپس کر دیں ورنہ انہیں اور ان کی بیٹی نواب زادی راحت دونوں کو ہلاک کر دیا جائے گا ۔ نواب زادی راحت کے مطابق پوائنٹر ایک ایسا جدید آلہ ہے جسے اگر دفاعی نظام کے ساتھ منسلک کر دیا جائے تو وہ نہ صرف دفاعی نظام کو آف کرنے والے دشمن آلے کی نشاندہی کر دیتا ہے بلکہ اسے بہتر گھنٹوں تک

کام کرنے سے بھی روک دیتا ہے۔ یہ ایسا جدید ترین آلہ ہے جو ابھی حال ہی میں ایجاد ہوا ہے اور اس آلے کی ایجاد میں ڈاکٹر نواب آصف خان نے بھی خصوصی کام کیا ہے لیکن نواب زادی راحت کے مطابق ڈاکٹر نواب آصف خان اس آلے پر وہیں کارمن لیبارٹری میں ہی کام کرتے رہے ہیں۔ وہ نہ اس کا فارمولا یہاں لائے ہیں اور نہ ہی اس آلے کو ساتھ لائے ہیں اور دھمکیاں بھی ایکریمیا کے کسی سینڈیکیٹ کی طرف سے مل رہی ہیں اس لئے ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت دونوں ان دھمکیوں سے سخت پریشان ہیں۔ انہوں نے تمہارے ڈیڈی سے بات کی تو تمہارے ڈیڈی نے انہیں بتایا کہ وہ انٹیلی جنس کے سربراہ ہیں اور سول انٹیلی جنس غیر ملکی معاملات میں کام نہیں کرتی جبکہ یہ کام سیکرٹ سروس کرتی ہے اور سیکرٹ سروس سے رابطہ میرے ذریعے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران سر عبدالرحمن کا بیٹا ہے اور وہی ان سے مل کر معلومات حاصل کر کے چیف تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر چیف نے اس معاملے میں دلچسپی لی تو اس غیر ملکی سینڈیکیٹ کے خلاف کیس لے لیں گے ورنہ نہیں۔ لیکن تمہارے ڈیڈی نے تمہارے بارے میں انہیں بتا رکھا ہے کہ تم انتہائی نکھٹو اور ناکارہ آدمی ہو اس لئے وہ میری بات سن کر بے حد مایوس ہوئے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ تمہاری صرف زبان تمہارے کنٹرول میں نہیں ہے ورنہ تم کام کے

آدمی ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے تمہیں اپنا نمائندہ خصوصی بنایا ہوا ہے جس پر وہ تم سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اصل میں وہ ان دھمکیوں سے شدید پریشان ہیں اور صرف اتنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بقایا زندگی یہاں اطمینان اور سکون سے گزار سکیں۔ میں نے ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں تمہیں ان کے پاس بھیجوں گا۔ وہ تمام باتیں تمہیں بتا دیں گے۔ کوئی سنجیدہ مسئلہ ہوا تو ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اب تم بتاؤ کہ تم ان کی حویلی جا کر ان سے ملنا چاہتے ہو یا انہیں تمہارے فلیٹ کا ایڈریس بتا دیا جائے"...... سر سلطان نے ایک بار پھر پہلے کی طرح مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر سلطان میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔ آپ وہاں پولیس یا فوج کا دستہ تعینات کرا دیں یا وہ نواب صاحب ہی پرائیویٹ سیکورٹی گارڈز اپنی حفاظت کے لئے ہائر کر لیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نواب زادی راحت کی بات سن کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا تھا تو میں نے سرداور سے اس معاملے پر بات کی ہے۔ سرداور کا کہنا ہے کہ ایسا آلہ ہمارے دفاع کے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج کل تمام ملکوں کے دفاعی نظاموں کو ایسے آلات سے شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے جو اچانک پورے دفاعی نظام کو بریک کر کے رکھ دیتے ہیں۔ تمام بڑے بڑے ممالک کی

لیبارٹریوں میں اس آئیڈیئے پر کام ہو رہا ہے لیکن اب تک کسی کی طرف سے ایسے کسی آلے کی تیاری کی اطلاع نہیں مل سکی اس لئے اگر ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت دونوں نے اس آلے کی تیاری پر کارمن میں کام کیا ہے تو یہاں اس آلے کی تیاری کے لئے کام کریں تو یہ آلہ پاکیشیا کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو گا جبکہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت کو جس انداز میں دھمکیاں مل رہی ہیں اس سے محسوس ہوتا ہے کہ کوئی انہیں یہاں کام کرنے سے روکنا چاہتا ہے اور شاید انہیں بھی اس بات پر یقین نہیں ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان یہ آلہ یہاں لے آئے ہیں یا نہیں ورنہ وہ لازماً اب تک ان دونوں کو ہلاک کر چکے ہوتے اور یقیناً اس کے پیچھے کارمن کا ہاتھ ہو گا لیکن وہ معاملات کو اوپن نہ کرنا چاہتے ہوں گے اس لئے انہوں نے کسی عام سے سینڈیکیٹ کا سہارا لیا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تم ان سے مل کر اس سلسلے میں بات کرو کیونکہ میرے خیال کے مطابق صرف تم ہی اصل حقیقت تک پہنچ سکتے ہو"...... سر سلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے آپ کو سرداور نے پوری طرح فیڈ کر دیا ہے کہ پوائنٹر حاصل ہونا چاہئے چاہے ڈاکٹر نواب آصف خان سے ملے یا کارمن سے ۔ لیکن چیف صاحب ان دنوں پہلے سے زیادہ کنجوس ہو گئے ہیں ۔ اب تو مشن مکمل کر کے آؤ تب بھی وہ چھوٹا سا چیک نہیں

ملتا اور یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ کام تو سیکرٹ سروس نے کیا ہے اس لئے کیسا چیک اور آپ تو نواب اور نواب زادی کو میرے فلیٹ کا ایڈریس بتا رہے ہیں تاکہ ان کے آنے پر ان کے شایان شان استقبال اور کھانا وغیرہ کے لئے میں سارے شہر میں ادھار مانگتا پھروں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سر سلطان بے اختیار پڑے۔

" تم وہاں خود چلے جاؤ ۔ میں انہیں فون کر کے بتا دیتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارا شایان شان استقبال کریں گے"۔ سر سلطان نے کہا۔

" لیکن جناب ۔ بارے والا بقول آپ کے تین ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ہے اور آج کل آپ کو معلوم تو ہے کہ آپ کی حکومت نے پٹرول کتنا مہنگا کر رکھا ہے اور یہاں حالت یہ ہے کہ ایک لیٹر پٹرول ڈلواتے ہوئے دل ڈوب جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں انہیں فون کر کے کہہ دیتا ہوں کہ تم ان کے پاس پہنچ رہے ہو ۔ اللہ حافظ "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اسے کہتے ہیں نہ جائے ماندن اور نہ پائے رفتن ۔ اب بھگتو اس نواب اور نواب زادی کو"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع

کر دیئے۔

" رانا ہاؤس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں "...... جوزف نے کہا۔

" یس باس "...... جوزف نے بڑے مستعدانہ لہجے میں کہا۔

" تم اور جوانا تیار ہو جاؤ۔ بڑی کار بھی صاف کر لو۔ ہم نے ایک گھنٹے بعد بارے والا جانا ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا سپیشل ڈریس میں جانا ہے باس "...... جوزف نے کہا۔

" ارے نہیں۔ ڈاکٹر نواب آصف خان کی بیٹی اب بے چاری اس عمر میں نہیں رہی ہو گی کہ اس کے لئے کسی پرنس کا رشتہ مل سکے اور ویسے بھی نواب صاحب کے میرے ڈیڈی کے ساتھ خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ بے چارہ پرنس وہاں سے جوتیاں کھا کر گنجا ہو کر واپس آئے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم۔ تم تو یس ایسے کہہ رہے ہو کہ جیسے تمہارے نزدیک جوتیاں کھا کر گنجا ہونا کوئی مسئلہ نہ ہو۔ اگر تمہیں گنجوں کی نفسیات کے بارے میں علم ہو تو تم باقی ساری عمر اپنے سر پر موجود ایک ایک بال کے لئے شکرانہ ادا کرتے رہ جاؤ "...... عمران نے

کہا۔

" یس باس "...... جوزف نے ایک بار پھر وہی جواب دیا۔

" میں ایک گھنٹے بعد پہنچ رہا ہوں "...... عمران نے اس کے اس انداز میں جواب دینے پر ہنستے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی جس کے بال اخروٹی رنگ کے تھے اور اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ اس نے اسکرٹ کے ساتھ اوپر لیدر جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

" ہیلو باس "...... لڑکی نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" آؤ جینی۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... ادھیڑ عمر نے بھی نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ کی کال جب مجھے ملی تو میں رشلیے میں تھی۔ وہاں سے یہاں پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ گیا باس"...... جینی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ادھیڑ عمر کی میز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور

باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر اس نے جینی کی طرف بڑھا دی۔ جینی نے فائل لے کر اسے کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں چار صفحات تھے۔ وہ انہیں پڑھتی رہی جبکہ اس دوران باس خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا اور پھر جینی نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔

" باس۔ فائل کے مطابق تو مجھے پاکیشیا جا کر ایک سائنس دان اور اس کی بیٹی کو ہلاک کرنا ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس معمولی سے کام کے لئے مجھے کیوں وہاں بھیجا جا رہا ہے جبکہ وہاں کا کوئی بھی سینڈیکیٹ یا پیشہ ور قاتلوں کا گروپ انتہائی آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے"...... جینی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں اس کا پس منظر بتانا پڑے گا۔ پھر تمہیں اس مشن کی سمجھ آئے گی۔ ڈاکٹر نواب آصف خان کارمن کی ایک لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اس کی غیر شادی شدہ بیٹی نے بھی الیکٹرانکس میں ڈاکٹریٹ کیا ہے اور وہ بھی اس لیبارٹری میں کام کرتی رہی ہے۔ پھر ڈاکٹر نواب آصف خان نے قانون اور قاعدے کے مطابق ریٹائرمنٹ طلب کر لی تاکہ اپنی باقی زندگی وہ اپنے آبائی وطن میں جا کر گزار سکے۔ پاکیشیا اور کارمن کے درمیان انتہائی گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں۔ بہرحال قانون کے مطابق انہیں ریٹائرمنٹ دے دی گئی اور اس لیبارٹری کے خصوصی ماہرین نے

ان کا لاشعور بھی مشینری سے چیک کر لیا کہ وہ لیبارٹری سے کوئی کاغذ، فائل، فارمولا یا کوئی آلہ تو ساتھ نہیں لے جا رہے۔ اس طرح ان کی بیٹی کی بھی تفصیلی چیکنگ ہوئی اور پھر وہ دونوں پاکیشیا واپس چلے گئے۔ قانون کے مطابق وہاں بھی ان کی نگرانی ہوتی رہی لیکن جب کوئی خاص بات سامنے نہ آئی تو یہ نگرانی ختم کر دی گئی۔ پھر اچانک اطلاع ملی کہ ڈاکٹر نواب آصف خان نے کسی پرائیویٹ محفل میں پاکیشیا کے کسی سائنس دان سے یہ کہا ہے کہ وہ کارمن میں پوائنٹر پر کام کرتے رہے ہیں اور ان کے پاس یہ پوائنٹر موجود ہے اور وہ اسے کارمن سے پرزوں کی صورت میں لے آئے ہیں اور اب ان کا ارادہ ہے کہ وہ یہاں کسی لیبارٹری میں اس پر کام کر کے اسے مکمل کر کے حکومت پاکیشیا کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ اطلاع ملتے ہی کارمن حکومت چونک پڑی کیونکہ ابھی اس پوائنٹر پر مزید کام ہو رہا تھا اور حکومت اسے اوپن نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پاکیشیا کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے ساتھ ساتھ وہاں کی سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے بھی حکومت کارمن بہت اچھی طرح آگاہ ہے جبکہ یہ بات بھی حتمی نہیں تھی کہ کیا واقعی ڈاکٹر نواب آصف خان جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے کیونکہ یہاں سے جاتے ہوئے ان کی اور ان کی بیٹی کے ساتھ ساتھ ان کے سامان کی اور ان کی جسمانی اور ذہنی تلاشی بھی خصوصی مشینری کے ذریعے کی گئی تھی اس لئے انہیں فوری طور پر ہلاک بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ اگر ان کی ہلاکت

کے بعد وہ پوائنٹر یا اس کے پرزے وغیرہ پاکیشیا کے سائنس دانوں کے ہاتھ لگ گئے تو کارمن کا مسئلہ الجھ سکتا تھا اس لئے یہ بات طے کرنے کے لئے کہ کیا واقعی ان کے پاس کوئی پوائنٹر یا اس کے پرزے یا اس کا فارمولا وغیرہ موجود ہے ایک ایکریمین سینڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس کا کام یہ تھا کہ وہ فون پر ان دونوں کو ایسی دھمکیاں دیں کہ اگر واقعی ان کے پاس پوائنٹر ہے تو ان کے رد عمل سے یہ بات سامنے آ جائے۔ اس کے لئے ان کی حویلی میں ہمارے ایجنٹوں نے ان کے ملازمین سے مل کر ایسے آلات نصب کر رکھے تھے جن کے ذریعے ان کی تمام بات چیت، تصاویر اور ان کا رد عمل مسلسل چیک کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال ان دھمکیوں کے بعد ان کا جو رد عمل سامنے آیا ہے اس سے ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جو کچھ بتایا گیا ہے ایسا نہیں ہے لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی چیف سر سلطان سے بھی انہوں نے فون کر کے تحفظ فراہم کرنے کا کہا ہے جس پر سر سلطان نے انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کو ان کے پاس بھیج دیا۔ اس عمران نے وہاں جو بات چیت کی اس سے یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ نہ ہی ڈاکٹر نواب آصف خان پوائنٹر ساتھ لے گئے ہیں اور نہ ہی اس کے پرزے اور عمران کے کہنے کے باوجود ڈاکٹر نواب آصف خان نے حکومت پاکیشیا کے لئے پوائنٹر پر کام کرنے اور اسے تیار کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ پوائنٹر

کے بارے میں ان کے ذہن میں تمام تفصیلات واش ہو گئی ہیں اور انہیں اب اس سلسلے میں کوئی چیز یاد نہیں ہے۔ سوائے اس آلے کے نام کے اور کارکردگی کے۔ چنانچہ اس عمران نے انہیں وہاں سے دارالحکومت شفٹ ہونے کا مشورہ دیا تاکہ وہاں پولیس کا حفاظتی دستہ انہیں مہیا کیا جائے لیکن ان دونوں نے دارالحکومت شفٹ ہونے سے انکار کر دیا جس پر عمران واپس چلا گیا۔ مجھے یہ رپورٹ جیسے ہی ملی میں نے اس سینڈیکیٹ کو اس پر مزید کام کرنے سے روک دیا کیونکہ عمران اس سینڈیکیٹ کے ذریعے یہ معلوم کر سکتا تھا کہ سینڈیکیٹ کو یہ کام حکومت کارمن نے دیا ہے۔ اس طرح وہ یہاں آکر اس پوائنٹر کو حاصل کرنے پر بھی کام کر سکتا ہے لیکن سینڈیکیٹ نے صرف فون پر دھمکیاں دینے کے اور کوئی کام نہیں کیا اور یہ دھمکیاں بھی خصوصی ہدایت پر مختلف پبلک فون بوتھ سے کال کر کے دی گئی ہیں اس لئے وہ فون کالز کی مدد سے بھی اس سینڈیکیٹ کا سراغ نہیں لگا سکتا۔ بہرحال حکومت کارمن نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کو ہلاک کر دیا جائے تاکہ یہ خدشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکے۔ یہ تو تھا اس سارے کیس کا پس منظر۔ اب رہ گیا تمہارا سوال۔ تو واقعی ان دونوں کا خاتمہ آسانی سے کرایا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایسے کیا جائے کہ ان کی موت قدرتی قرار دی جائے ورنہ اگر انہیں ویسے ہی ہلاک کر دیا گیا تو پھر لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پر کام شروع

کر دے گی اس لئے یہ کام کوئی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہ مشن ہماری ایجنسی کے سپرد کیا گیا ہے اور میں نے بہت غور و فکر کے بعد تمہارا انتخاب کیا ہے کہ تم ایسے کاموں کے لئے خصوصی تربیت یافتہ ہو اور تم نے آج تک اس انداز کے کام اس بے داغ طریقوں سے سرانجام دیئے ہیں کہ کسی کو معمولی سا شک بھی نہیں پڑ سکا۔ تم اپنے سیکشن کے چند افراد کو ساتھ لے جا سکتی ہو۔ چونکہ تم یا تمہارا سیکشن کبھی پاکیشیا نہیں گیا اور نہ ہی کبھی تمہارا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا ہے اس لئے وہ تمہیں یا تمہارے آدمیوں کو سرے سے جانتے ہی نہیں۔ لیکن تم نے وہاں جا کر باقاعدہ پلاننگ کے تحت اس انداز میں کام کرنا ہے کہ ان دونوں کی موت سو فیصد قدرتی محسوس ہو۔ وہاں کارمن کا ایک خصوصی گروپ موجود ہے۔ تم ان سے مدد لے سکتی ہو لیکن کوشش کرنا کہ معاملات ان کے بغیر ہی حل ہو جائیں۔ اس کا پتہ اس فائل کے آخر میں درج ہے۔ اس کے چیف کو تمہارے بارے میں بریف کر دیا جائے گا"...... باس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے اس قدر تفصیل سے مجھے سب کچھ بتا دیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا"...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ایک اور بات ذہن نشین کر لو کہ یہ دونوں دارالحکومت سے تین ساڑھے تین سو کلومیٹر دور ایک قصبے میں رہتے ہیں اور تم یا

تمہارے آدمی اگر وہاں گئے تو لازماً مارک ہو جائیں گے کیونکہ یقیناً عمران نے وہاں کوئی نہ کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو گا۔ وہ انتہائی گہرا آدمی ہے جبکہ سائنس دان کی بیٹی راحت ہر ہفتے کی رات اپنے والد کے ساتھ دارالحکومت آتی ہے اور وہ اتوار کا دن وہاں گزار کر واپس جاتے ہیں۔ اس کے لئے ان کے کمرے لارڈز ہوٹل میں بک رہتے ہیں۔ وہ لینڈ کروزر کار پر آتے جاتے ہیں۔ ڈرائیور اور گارڈز بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے دارالحکومت میں کرنا ہے اور اپنے نام کو کسی طرح بھی اوپن نہیں ہونے دینا۔ زیادہ سے زیادہ تم اس لڑکی راحت سے بطور سیاح دوستی کر سکتی ہو لیکن خیال رکھنا یہ دوستی مشکوک نہ ہو جائے"...... باس نے کہا۔

"آپ کی ان خصوصی ہدایات سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ اور حکومت اس کام کو کس قدر اہمیت دے رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے ہی ہو گا جیسے آپ چاہتے ہیں لیکن باس۔ کیا ایسا نہیں ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پوائنٹر کو حاصل کرنے کے لئے یہاں لیبارٹری پر حملہ کر دے۔ انہیں بہرحال اس پوائنٹر اور اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم تو ہو گیا ہو گا"...... جینی نے کہا۔

"جب ڈاکٹر نواب آصف خان کو یہاں سے رخصت کیا گیا تھا تو یہ سارے معاملات پہلے سے طے کر لئے گئے تھے لیکن چونکہ ان کی خدمات کارمن کے لئے بے حد طویل تھیں اس لئے انہیں ہلاک نہیں کیا گیا ورنہ شاید وہ اور ان کی بیٹی زندہ پاکیشیا نہ پہنچ سکتے۔ ان

انتظامات کے مطابق خصوصاً مشینری کے ذریعے ماہرین نے ان دونوں کے لاشعور میں بنیادی تبدیلیاں کر دی تھیں۔ جس لیبارٹری میں وہ ساری عمر کام کرتے رہے تھے اس کا نام اور دیگر تفصیلات واش کر دی گئیں اور ایک عام سی الیکٹرونکس لیبارٹری کا نام اور اس کے بارے میں تفصیلات ان کے ذہن میں فیڈ کر دی گئیں۔ اس وقت شاید ماہرین سے یہ کوتاہی ہوئی کہ وہ پوائنٹر کے بارے میں تفصیلات ان کے ذہن سے واش نہ کر سکے اور نہ ان کو اس کا خیال آ سکا تھا۔ بہرحال سوائے پوائنٹر اور اس کی مجموعی کارکردگی کے اور سب کچھ ان کے ذہنوں سے واش کر دیا گیا اور ان کی اس پاکیشیائی ایجنٹ عمران سے جو باتیں ہوئی ہیں اس سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انہوں نے وہ سب کچھ بتا دیا جو ان کے ذہنوں میں فیڈ کیا گیا تھا اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے بھی تو وہ اس لیبارٹری تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ لیبارٹری کے بارے میں اسے معلوم ہی نہیں ہو سکتا"...... باس نے تفصیل سے جواب دیا۔

"او کے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ مشن ویسے ہی مکمل ہو گا جیسے آپ نے کہا ہے"...... جینی نے فائل اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ وش یو گڈ لک"...... باس نے کہا تو جینی سر ہلاتی ہوئی مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"عمران صاحب۔ بڑا طویل عرصہ ہو گیا ہے کوئی مشن ہی سامنے نہیں آ رہا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے عمران سے کہا۔ عمران اس وقت دانش منزل میں موجود تھا۔

"اور تمہیں اب تک محسوس نہیں ہوا کہ اس قدر طویل عرصے میں جب مجھ جیسے مفلس وقلاش کو کوئی چھوٹا سا چیک بھی نہ ملا ہو گا تو میرا کیا حال ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے ایک بار سلیمان سے بھی بات کی تھی کہ اگر وہ چاہے تو عمران صاحب کو ایڈوانس خصوصی چیک دیا جا سکتا ہے تا کہ وہ گزارہ تو کر سکیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سلیمان نے مجھے کیا جواب دیا تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی کہا ہو گا کہ چیک اس کے نام پر دیا جائے اور تم نے ایسا ہی

کیا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ اس نے جواب دیا تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس فنڈز کی کمی ہو گئی ہو تو وہ اتنی رقم زکوۃ کی مد میں مجھ تک پہنچا سکتا ہے کہ آئندہ ایک سال تک پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے تو پوری دنیا میں مشنز مکمل کرتی پھرے اسے فنڈز کی کمی نہ آ سکے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ پھر تم نے کیا جواب دیا۔ جلدی بتاؤ۔ اس سنہری پیشکش سے تم نے کوئی فائدہ بھی اٹھایا یا نہیں"...... عمران نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میں کیسے اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے میں نے شکریہ ادا کر کے فون بند کر دیا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اس طرح ماتھے پر ہاتھ مارا جیسے کوئی بہت بڑا چانس ہاتھ سے نکل گیا ہو۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ خوش قسمتی ایک بار دروازے پر دستک دیتی ہے۔ اگر دروازہ کھول دیا جائے تو باقی ساری عمر خوش قسمتی ساتھ رہتی ہے اور اگر دروازہ نہ کھولا جائے تو پھر باقی ساری عمر خوش قسمتی کے پیچھے ناکام دوڑنا پڑتا ہے۔ تم نے بڑا ظلم کیا بلیک زیرو۔ سلیمان جیسا آدمی زندگی میں ایک آدھ بار ہی ایسی پیشکش کر سکتا ہے۔ تم یہ چیک لے کر مجھے دے دیتے۔ مجھ سے زیادہ زکوۃ کا اور کون حقدار ہو سکتا ہے۔ بڑا ظلم کیا تم نے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کیسے زکوۃ کے حقدار ہیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ میں نے خود تو یہ رقم بہر حال استعمال نہیں کرنی تھی ۔ بے شمار لوگ اس کے حقدار ہیں ۔ ان تک پہنچا دی جاتی " ۔ عمران نے کہا۔

" لیکن اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوتا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی کو زکوۃ پہنچانے والے اپنے اخراجات کے لئے بھی اس میں سے لے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں ۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی ۔

" نہ بھی ہو تب بھی حاضر کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ بارگاہ سلطانی سے خلعت فاخرہ سمیت دس بارہ گاؤں جاگیر میں ملنے کی امید ہو " ۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" عمران ۔ ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی نواب زادی راحت کل ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں ۔ کار کا ڈرائیور بھی ان کے ساتھ ہلاک ہوا ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان

نے سپاٹ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ نیوز ۔ کیسے ہوا یہ ایکسیڈنٹ"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے ڈیڈی نے مجھے اطلاع دی ہے کیونکہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی ہر ہفتے کے دو دن یعنی ہفتہ اور اتوار دارالحکومت میں گزارتے تھے ۔ یہاں لارڈز ہوٹل میں ان کے کمرے بک تھے ۔ ان کے ڈرائیور کی طبیعت خراب تھی اس لئے وہ انہیں ہوٹل میں ڈراپ کر کے چلا گیا ۔ انہوں نے ہوٹل سے ڈرائیور لے لیا اور آج چونکہ اتوار ہے اس لئے تمہارے ڈیڈی کوٹھی میں تھے اور ڈاکٹر نواب آصف خان اپنی بیٹی کے ساتھ تمہارے ڈیڈی سے ملاقات کے لئے کوٹھی پہنچے ۔ دو گھنٹے وہاں گزارنے کے بعد وہ کار میں واپس لارڈز ہوٹل جا رہے تھے کہ سر مارکیٹ کے قریب اچانک کار پوری رفتار سے مڑی اور ایک دیوار سے انتہائی خوفناک انداز میں ٹکرا گئی ۔ اس طرح کار بھی تباہ ہو گئی اور ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی بھی موقع پر ہلاک ہو گئے ۔ تمہارے ڈیڈی کو اطلاع ملی تو انہوں نے متعلقہ حکام کو اس ایکسیڈنٹ کی انکوائری کرنے کا حکم دیا اور انہیں انکوائری پر جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق کار کے تمام سسٹم بالکل درست حالت میں پائے گئے ہیں اس لئے وہ حیران ہیں کہ یہ ایکسیڈنٹ کیسے ہو گیا کہ تیز رفتار دوڑتی ہوئی کار اچانک مڑ کر دیوار سے ٹکرا گئی اس لئے ان کا خیال ہے کہ انہیں کسی خاص

سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے۔ چونکہ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ تم ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی سے حویلی میں جاکر ملے ہو اور تم ان سے پوائنٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرتے رہے ہو اور تم نے انہیں وہاں بتایا کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہو اس لئے انہوں نے مجھے فون کر کے اطلاع دی ہے کہ کہیں یہ ایکسیڈنٹ اس سلسلے میں تو نہیں کرایا گیا"۔ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" میں نے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ نہ ہی ان کے پاس کوئی پوائنٹر ہے اور نہ اس کا فارمولا اور ڈاکٹر نواب آصف خان کے ذہن میں بھی اس بارے میں کوئی بات موجود نہیں ہے۔ جہاں تک اس سینڈیکیٹ کا تعلق ہے تو صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ کالیں کارمن سے کی جاتی تھیں اور ریڈ سینڈیکیٹ کا نام لیا جاتا تھا۔ میں نے اپنے طور پر انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ پورے کارمن میں کسی بھی ریڈ سینڈیکیٹ کا کوئی وجود نہیں اس لئے میں نے آپ سے کہا تھا کہ ان کی حفاظت کے لئے وہاں سیکورٹی گارڈز تعینات کر دیئے جائیں۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن تمہارے ڈیڈی کو شک ہے ایکسیڈنٹ ہوا نہیں بلکہ کیا گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" لیکن جب کار کے تمام سسٹم درست تھے تو پھر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ڈرائیور کو نیند آگئی یا اونگھ آگئی یا اس کا ذہنی توازن اچانک

خراب ہو گیا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ پھر وہ ڈرائیور بھی ساتھ ہی ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر ڈرائیور کسی سازش میں شریک ہوتا تو کم از کم وہ اس انداز میں کار کو استعمال نہ کرتا۔ ہر آدمی اپنی جان بہرحال بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر یہ ڈرائیور ہوٹل کی طرف سے لیا گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر تم مطمئن ہو تو پھر یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ تھا۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ ڈاکٹر نواب آصف خان۔ پوائنٹر اور کارمن کا کیا سلسلہ ہے۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے سر سلطان کے فلیٹ پر فون کرنے سے لے کر خود جوزف اور جوانا کے ساتھ بارے والا قصبہ میں جاکر ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت سے ملنے تک کی تمام تفصیل کے ساتھ ساتھ سرداور سے پوائنٹر کے بارے میں ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" پھر تو سر عبدالرحمن کا خدشہ درست ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ ہوا نہیں بلکہ کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ کیسے۔ جب ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کو اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا تو انہیں ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ کارروائی سینڈیکیٹ کی طرف سے کی گئی ہو تاکہ ان کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کیا جاسکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اس صورت میں کار کے کسی نہ کسی سسٹم میں تو بہرحال خرابی چیک ہونا چاہئے تھی ورنہ اچھی بھلی چلتی ہوئی کار پوری رفتار سے کسی دیوار سے نہیں ٹکرا سکتی"...... عمران نے کہا۔

"چلیں ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی ہو گا لیکن آپ یہ پوائنٹریا اس کا فارمولا کارمن لیبارٹری سے حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ سرداور کے نزدیک یہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن پاکیشیا اور کارمن کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے پاکیشیا سرکاری طور پر یہ کارروائی نہیں کر سکتا ورنہ دونوں ملکوں کے درمیان بے شمار معاہدات خطرے میں پڑ جائیں گے اور اس سے کارمن سے زیادہ پاکیشیا کے مجموعی مفادات کو زک پہنچے گی"...... عمران نے کہا۔

"غیر سرکاری طور پر تو کام کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر مجھے چیک کیسے مل سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"غیر سرکاری طور پر چیک دیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیسے ۔ کیا تمہارے پاس غیر سرکاری اکاؤنٹ ہے"۔ عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو چیک چاہئے وہ مل جائے گا ۔ آپ کو پھل کھانے سے مطلب ہے درخت گننے کی کیا ضرورت ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ اخلاقی طور پر یہ درست نہیں ہے ۔ جب ہمارے ملک کا کوئی فارمولا کوئی دوسرا ملک اڑاتا ہے تو ہمارا کیا ردعمل ہوتا ہے اس لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے ۔ دنیا میں ہر ملک میں ایجادات ہوتی رہتی ہیں۔ کیا ہم سب کو چوری کرنے کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ خود کیا کہہ سکتا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس ۔ چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ کارمن کی ایک ایجنٹ جینی کو یہاں لارڈز ہوٹل میں دیکھا گیا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ کارمن کی ایجنٹ کے ساتھ ساتھ لارڈز ہوٹل کا حوالہ چونکا دینے والا

تھا۔

"کس ایجنسی سے متعلق ہے اور چوہان اسے کیسے جانتا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"چوہان کے مطابق ملٹری ایجنسی کی ٹریننگ کے سلسلے وہ ایک سال تک کارمن میں رہا ہے۔ وہاں اس کا انسٹرکٹر ریمزے تھا جو کارمن کی کسی سرکاری ایجنسی سے ریٹائر شدہ تھا۔ چوہان کی کارکردگی کی وجہ سے وہ چوہان کی بے حد عزت کرتا تھا۔ اس نے ٹریننگ کی تکمیل پر چوہان کو اپنی رہائش گاہ پر نجی دعوت دی تھی اور جیٹی بھی اس دعوت میں موجود تھی۔ ریمزے نے اس کا تعارف کراتے ہوئے چوہان کو بتایا کہ جیٹی اس کی اکلوتی بیٹی ہے اور یہ ابھی سال بھر پہلے ایک سرکاری ایجنسی سے منسلک ہوئی ہے اور اس کی صلاحیتیں بتا رہی ہیں کہ بطور ایجنٹ اس کی ترقی کے برائٹ چانس ہیں۔ آج چوہان اپنے کسی دوست کے ساتھ لارڈز ہوٹل گیا تو وہاں اس نے جیٹی کو دیکھا۔ وہ اپنے اصل چہرے میں تھی۔ چوہان نے تو اسے پہچان لیا لیکن وہ اسے نہ پہچان سکی اور اس سے زیادہ چوہان اس بات پر چونکا کہ جیٹی نے ہوٹل کے ایک ڈرائیور سے سپیشل روم میں جا کر انتہائی طویل ملاقات کی تھی حالانکہ کسی غیر ملکی لڑکی کا اس طرح کسی ہوٹل کے ڈرائیور سے ملاقات نارمل نہیں ہو سکتی اس لئے اسے خدشہ ہے کہ جیٹی یہاں کسی نہ کسی چکر میں ملوث ہے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چوہان کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ ڈرائیور ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرے پوچھنے پر چوہان نے بتایا کہ وہ ہوٹل کی مخصوص یونیفارم میں تھا اور اس کے سینے پر ڈرائیور کا بیج موجود تھا"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"چوہان سے کہہ دو کہ وہ لارڈز ہوٹل سے معلوم کرے کہ کیا کل سپر مارکیٹ کے قریب روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والا وہی ڈرائیور تھا جس سے جیٹی ملی تھی یا کوئی اور تھا اور جیٹی کے بارے میں بھی تم صفدر کی ڈیوٹی لگا دو تاکہ معلوم ہو سکے کہ جیٹی اب کہاں ہے اور اس کی کیا مصروفیات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ کیا سپر مارکیٹ کے قریب ہونے والے ایکسیڈنٹ کی کوئی خاص اہمیت ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"فی الحال تو نہیں۔ لیکن اطلاع ملی ہے کہ اس ایکسیڈنٹ میں کارمن میں کام کرنے والا ایک پاکیشیائی نژاد ریٹائرڈ سائنس دان ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی راحت دونوں ہلاک ہوئے ہیں اور ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی عمران کے والد سر عبدالرحمن کی کوٹھی سے واپس لارڈز ہوٹل جا رہے تھے اور ان کے بارے میں اطلاع تھی کہ انہوں نے کارمن سے کوئی دفاعی آلہ حاصل کر لیا تھا۔ اس سلسلے میں انہیں دھمکیاں مل رہی تھیں۔ میں نے اس سلسلے میں عمران کی ڈیوٹی لگائی

تھی کہ وہ ان سے ملے اور رپورٹ دے ۔اس نے رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ ان کے پاس نہیں تھا اس لئے بات آگے نہ بڑھ سکی تھی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا سر۔ ٹھیک ہے ۔ پھر تو معاملہ واقعی مخدوش ہے ۔ میں صفدر اور چوہان کی ڈیوٹیاں لگا دیتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سر عبدالرحمن کا خدشہ درست ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک تو وہ انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں ۔اگر پولیس کے عام سے سپاہی کا ذہن ہر معاملے میں مشکوک ہو سکتا ہے تو ڈائریکٹر جنرل کے ذہن کی حالت تم خود سمجھ سکتے ہو ۔ دوسرے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی کے والد ماجد بھی ہیں یعنی ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ سونے پہ سہاگہ کی مثال بھی تو دے سکتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ڈائریکٹر جنرل ہیں تو تم چیف ہو اس لئے انہیں سونا کہنے کا مطلب ہوتا کہ تمہیں بھی سونا تسلیم کرنا پڑتا اور میں بن جاتا سہاگہ جس کا کام صرف سونے کو چمکدار بنانا ہوتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے تو حیرت ہے کہ چوہان نے اتنے طویل عرصے بعد بھی جینی کو آسانی سے پہچان لیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جس دور میں چوہان نے اسے دیکھا ہو گا وہ دور وہ ہوتا ہے جب آتش جوان ہوتا ہے اور تم جیسا سخت کنٹرولر سر پر موجود نہیں ہوتا"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ سپر مارکیٹ کے ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والا وہی ڈرائیور تھا جس سے جینی نے طویل مذاکرات کئے تھے ۔ اس ڈرائیور کا نام قاسم تھا اور وہ ہوٹل کا سب سے پرانا تجربہ کار اور ہوشیار ڈرائیور تھا اور صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ جینی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اس لارڈز ہوٹل میں ہی رہائش پذیر تھی اور وہ آج صبح کی فلائٹ سے کارمن جا چکی ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اگر اپنی اصل شکل میں تھی تو لامحالہ اس نے کاغذات بھی اصل ہی استعمال کئے ہوں گے ۔ ہوٹل میں اس کے کاغذات کی کاپی

موجود ہو گی یا ایئر پورٹ سے اس بارے میں تفصیلات مل جائیں گی اس کی تفصیل معلوم کراؤ"...... عمران نے کہا۔

" صفدر نے یہ کام پہلے ہی کر لیا ہے باس ۔ اس نے ہوٹل سے کاغذات کی کاپی لی ہے ۔ جینی اپنے اصل نام سے ہی یہاں ٹھہری ہوئی تھی ۔ اس کا پورا نام جینی ریمزے ہے اور اس کا پتہ کارمن کے دارالحکومت میں ستاگرا پلازہ فلیٹ نمبر بارہ درج ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کراتا ہوں کہ یہاں کیا کھیل کھیلا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" وہ عمرو عیار کی زنبیل دینا مجھے "...... عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا میز کی دراز کھولی اور سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی ۔ اس ڈائری میں ایڈریس اور فون نمبرز درج تھے اور عمران اسے مذاق میں عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا کہ اس میں سے اس کے مطلب کا کوئی نہ کوئی ایڈریس مل ہی جاتا تھا۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے ۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں ۔ اس نے ڈائری اٹھا کر میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کارمن اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گرین وڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" شاؤنزے سے بات کرائیں ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے ۔ اوہ اچھا ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو ۔ شاؤنزے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ آپ ۔ بڑے عرصے بعد آپ نے مجھے یاد کیا ہے جناب ۔ حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس حکم کے ساتھ بینک اکاؤنٹ کا دم چھلا نہ لگا دیا کرو تو میں روزانہ تمہیں حکم دینے کے لئے تیار ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شاؤنزے بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے بعد تو پھر حکم بجا لانے والا ہی زندہ نہ رہے گا"۔ شاؤنزے نے جواب دیا تو اس بار ہنسنے کی باری عمران کی تھی۔

"شاؤنزے ۔یہاں کسی سرکاری ایجنسی میں کام کرنے والی ایک لڑکی ہے جینی ۔ جس کا والد ریزے بھی سرکاری ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اور اب بھی یہ لڑکی اپنا نام جینی ریزے ہی استعمال کرتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جینی ریزے ۔ہاں ۔ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ اس کے بارے میں"...... شاؤنزے نے کہا۔

"یہی کہ اس کا تعلق کس ایجنسی سے ہے اور وہ کہاں اٹھتی بیٹھتی ہے اور گزشتہ دنوں پاکیشیا میں کس مشن پر گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"دو گھنٹے بعد پھر فون کر لیں"...... شاؤنزے نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"شاؤنزے کا جواب بتا رہا ہے کہ وہ جینی کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔وہ خود بھی ایجنسی میں رہا ہے اور اس کا زیادہ تر مخبری کا نیٹ ورک بھی ایجنسیوں کے اندر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کو جینی نے کسی بھی طرح دانستہ ہلاک کرایا ہے اور جینی کا تعلق

سرکاری ایجنسی سے ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ معاملات ایسے ہیں جو ابھی تک ہم سے خفیہ ہیں ۔ ایسے کون سے معاملات ہو سکتے ہیں یہ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔شاؤنزے کی طرف سے رپورٹ مل جائے پھر شاید معاملات واضح ہو سکیں"...... عمران نے کہا اور دو گھنٹوں بعد عمران نے دوبارہ شاؤنزے سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے شاؤنزے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ جینی کا تعلق کارمن کی سرکاری ایجنسی راشوم سے ہے ۔اس ایجنسی کا چیف رونالڈ ہے لیکن یہ ایجنسی صرف کارمن کی دفاعی لیبارٹریوں اور سائنس دانوں کے معاملات ڈیل کرتی ہے ۔ اس ایجنسی کا دائرہ کار کارمن سے باہر نہیں ہے البتہ جینی چار روز پاکیشیا میں گزار کر آئی ہے اور صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس کا مشن وہاں کسی سائنس دان کو اس انداز میں ہلاک کرنا تھا کہ اس کی موت قدرتی سمجھی جائے اور جینی ایسے معاملات میں خاصی معروف ہے"...... شاؤنزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جینی ہپناٹزم کی بھی ماہر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہپناٹزم ۔اوہ نہیں ۔کیوں ۔آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے ۔ کوئی خاص وجہ"...... شاؤنزے نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے یہاں ڈاکٹر نواب آصف اور اس کی بیٹی کی موت کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ رپورٹ ملی ہے کہ جیٹی نے سپیشل روم میں ڈرائیور کے ساتھ کافی دیر گزاری ہے پھر جبکہ کار کے تمام سسٹم بھی درست تھے اور ڈرائیور بھی پرانا، تجربہ کار اور ہوشیار تھا وہ کیسے اس طرز کا ایکسیڈنٹ کر سکتا تھا۔ اس لئے سوچا جا سکتا ہے کہ جیٹی نے یا اس کے کسی ساتھی نے ڈرائیور کے شعور کو ہپناٹزم سے کنٹرول کیا ہو"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی رپورٹ میں نے کبھی سنی تو نہیں اور یہ انتہائی اہم بات ہے اس لئے مجھے اس بارے میں تفصیل معلوم کرنا پڑے گی لیکن ایک بات ہے کہ معاوضہ اب دوگنا ہو گا"...... شاؤنزے نے کہا۔

"کیوں۔ معاوضہ کیوں ڈبل ہو گیا۔ وجہ"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ جیٹی کے ساتھ چار افراد گئے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی ایسا ہے جسے بھاری قیمت دے کر سب کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے"...... شاؤنزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو معلوم لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کم از کم مجھے تو یہ بات نہ کہیں"...... دوسری طرف سے اس بار ناراض لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے صرف احتیاط کے طور پر کہا ہے شاؤنزے ورنہ اگر مجھے شک ہوتا تو تمہیں کال ہی کیوں کرتا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ یہی ایک صورت ہو سکتی ہے ایکسیڈنٹ کی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر شاؤنزے سے رابطہ کیا۔

"کچھ معلوم ہوا شاؤنزے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ حتمی معلومات مل گئی ہیں۔ اس ڈرائیور کو سپیشل روم میں بے ہوش کر دیا گیا اور پھر اس کے جسم میں ٹرانس ون نصب کر دیا گیا اور آپ جانتے ہیں کہ یہ آلہ وائرلیس کنٹرولڈ ہے اور جس کے جسم میں ہو اس کے ذہن کو اچانک تھوڑی دیر کے لئے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ڈرائیور کو ہوش آیا تو اسے کہا گیا کہ وہ بات کرتے کرتے اچانک بے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر اسے بھاری رقم یہ کہہ کر دے دی گئی کہ وہ ڈاکٹر اور اس کی بیٹی کے درمیان کار میں ہونے والی گفتگو کو بغور سنتا رہے اور پھر رپورٹ دے دے۔ اس کے بعد وہ ڈرائیور جب کار لے کر گیا تو جیٹی اور اس کے ساتھی اس کے تعاقب میں رہے اور جہاں انہوں نے موقع دیکھا انہوں نے ٹرانس ون کو آپریٹ کر دیا۔ اس طرح یہ ایکسیڈنٹ ہو گیا اور چونکہ ڈرائیور بھی ساتھ ہی ہلاک ہو گیا تھا اس لئے کسی کو شک نہ پڑا اور اس ایکسیڈنٹ کو سو فیصد قدرتی سمجھ لیا گیا۔ اس کے بعد جیٹی اور اس کے ساتھی واپس آ گئے"...... شاؤنزے نے تفصیل سے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ تم نے واقعی میری توقع سے بڑھ کر کام کیا ہے ۔ اپنا اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ بتا دو ۔ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شاؤنزے نے تفصیل بتا دی جو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے نوٹ کر لی اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ معاوضہ کارمن کے فارن ایجنٹ کو کہہ کر جلد بھجوا دو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سامنے میز پر پڑی ہوئی سرخ جلد والی ڈائری اٹھائی اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا جبکہ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر اپنے کارمن ایجنٹ سے رابطہ کیا اور اسے ہدایات دے کر رسیور رکھ دیا۔

" اب تو یہ بات کھل گئی ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کو ہلاک کرایا گیا ہے ۔ اب آپ کا کیا خیال ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے ڈاکٹر نواب آصف خان سے تفصیلی بات چیت کی تھی میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کو ایسی کوئی بات معلوم نہ تھی کہ اسے اس طرح ہلاک کر دیا جاتا بلکہ یہ ہلاکت بتا رہی ہے کہ معاملات میں واقعی کوئی خاص گڑبڑ ہے ورنہ یہ کام وہ یہاں سے کسی گروپ کے ذریعے زیادہ آسانی سے کرا سکتے تھے ۔ اس کام کے لئے خصوصی طور پر ایجنٹ کارمن سے یہاں نہ بھیجنے پڑتے ۔ میں اب وہ خاص بات معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے ڈائری پر نظریں

جمائے ہوئے جواب دیا۔

" شاؤنزے سے یہ بات معلوم نہیں کی جا سکتی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ اس کے بس کا کام نہیں ہے ۔ اس کے لئے راشوم کے کسی ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے چیف سے بالکل قریب ہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈائری واپس رکھی اور رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ چونکہ اسے رابطہ نمبر معلوم تھے اس لئے اس نے انکوائری سے رابطہ نمبر معلوم نہیں کئے تھے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجے اور آواز سے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ کارمن کے دارالحکومت برن کی انکوائری ہے۔

" مستانگ کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

" مستانگ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" لیڈی راشلے سے بات کرائیں ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے ۔ اوہ اچھا ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے

چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو ۔ لیڈی راشلے بول رہی ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر عورت ہے۔

" علی عمران بول رہا ہوں لیڈی راشلے ۔ پاکیشیا سے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے بتایا گیا ہے ۔ کیا مسئلہ ہے "...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

" تمہارا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نمبر پوچھنا تھا تاکہ تمہارے اکاؤنٹ میں بھاری رقم جمع کرائی جا سکے "...... عمران نے کہا۔

" سوری ۔ مجھے تمہاری رقم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم نے لازماً ایسی معلومات کے بارے میں پوچھنا ہے جن کا تعلق حکومت سے ہو گا اور یہ میرے نزدیک خطرناک ہے "...... لیڈی راشلے نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

" اور اگر ایسی بات نہ ہو تو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا واقعی "...... اس بار لیڈی راشلے کی آواز میں اشتیاق کا عنصر نمایاں تھا۔

" ہاں ۔ صرف ایک سرکاری ایجنسی راشوم کے ایک معمولی سے مشن کا پس منظر معلوم کرنا ہے اور اس کا بھی کوئی تعلق حکومت سے نہیں ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا ہے ۔ تفصیل بتاؤ "...... لیڈی راشلے نے کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کے کارمن میں کام کرنے، انہیں کسی ریڈ سینڈیکیٹ کی طرف سے دھمکیاں ملنے اور پھر ان کی ہلاکت کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

" میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب ڈاکٹر نواب آصف خان کے پاس نہ کوئی فارمولا تھا اور نہ ہی کوئی دفاعی آلہ تو پھر اسے راشوم نے اس انداز میں کیوں ہلاک کر دیا ۔ انہیں کیا خدشہ تھا اور وہ انہیں ہلاک کر کے کیا چھپانا چاہتے تھے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ اکاؤنٹ نمبر، بینک اور معاوضہ نوٹ کر لو "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی تفصیلات بتا دی گئیں۔

" کب تک دوبارہ تمہاری مدھر اور شیریں آواز سننے کے لئے فون کروں "...... عمران نے کہا۔

" بس ۔ بس ۔ مجھے تمہارے بارے میں تم سے زیادہ معلوم ہے اس لئے مجھے احمق بنانے کی ضرورت نہیں ۔ دو گھنٹے بعد کال کر لینا "...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کچھ اور جانتا تھا جس

کی وجہ سے اسے ہلاک کیا گیا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہلاکت کا یہ انداز تو یہی ظاہر کر رہا ہے ۔ بہرحال دیکھو "۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزرنے کے بعد عمران نے لیڈی راشلے سے دوبارہ رابطہ کیا۔

" کیا رپورٹ ہے لیڈی راشلے "...... عمران نے کہا۔

" وہ سائنس دان کچھ بھی نہ جانتا تھا ۔ اسے رخصت کرتے وقت ماہرین نے مشینری کے ذریعے اس کے ذہن سے سب کچھ واش کر دیا تھا حتیٰ کہ وہ جس لیبارٹری میں کام کر رہا تھا اس کی بجائے دوسری لیبارٹری کا نام فیڈ کر دیا گیا تھا لیکن اس سائنس دان نے کہیں یہ بات کر دی تھی کہ وہ کوئی دفاعی آلہ کارمن سے لے گیا ہے ۔ اس کی اطلاع کارمن تک پہنچ گئی اور کارمن اس آلے کو بھی اوپن نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اس سائنس دان سے یہ آلہ واپس حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا لیکن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان گہرے تعلقات تھے اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ اس انداز میں کام کیا جائے کہ پاکیشیائی حکومت اور اس کی ایجنسیوں کو مداخلت کا موقع نہ ملے ۔ چنانچہ یہ مشن راشوم کے ذمے لگایا گیا ۔ راشوم نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کسی فرضی سینڈیکیٹ کے آدمی بن کر پبلک فون بوتھ سے سائنس دان کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں جبکہ اس کے خصوصی ایجنٹوں نے وہاں جا کر سائنس دان کی رہائش گاہ میں ایسے جدید

آلات نصب کر دیئے کہ اس کا ردعمل سامنے آجائے لیکن جو ہیں کیا جا
سامنے آیا اس سے یہ اندازہ ہوا کہ سائنس دان نے جھوٹ جیسے احساس
پھر اس سائنس دان کی بدبختی کہ تم وہاں پہنچ گئے اور تم ہے جھکاؤ ہے
اس آلے کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی اور حا کے لئے بھی جا
۔ اس پر بوکھلا گئی ۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس سائنٹسٹ نواب آصف
انداز میں ہلاک کر دیا جائے کہ موت قدرتی ثابت ہو ان کی عمر بھی کافی
چیف رونالڈ نے اپنی خاص ایجنٹ جینی کو وہاں کام کرتی رہی ہے ۔
مقصد تھا کہ اس سائنس دان کو ہمیشہ کے لئے ڈاکٹر نواب آصف
کیونکہ حکومت کے پاس ایسی اطلاعات تھیں کہ تم انہوں نے آج تک
لاشعور کو چیک کر کے اصل معلومات حاصل کر یوں سے ڈاکٹر آصف
نے اپنا مشن مکمل کیا اور واپس آگئی "...... لڈ تو میں نے اس پہلو پر
سے بات کرتے ہوئے کہا۔ سامنے آنے پر میں سوچ رہا

" یہ سب تفصیل کس نے تمہیں زادی راحت نے ڈاکٹر نواب
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا آلہ کافرستان کو فروخت کر دیا
راشلے نے تفصیل بتائی تھی اس سے مجبور ہو گیا ہو گا "...... عمران نے

" نہیں ۔ جینی کے ساتھ جانے
رونالڈ کی پرسنل سیکرٹری مار سکتا ہے عمران صاحب ۔ حتمی بات تو
تفصیلات اکٹھی کی گئی ہیں "...... رو نے کہا۔
کہا۔ لئے کام کرنا پڑے گا ۔ پہلے نواب زادی
" اوکے ۔ شکریہ ۔ معا کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا ہوں

نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
کی وجہ ۔ کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان آلہ لے آیا ہو گا
"ہلاکسا ہوتا تو یہاں وہ اسے حکومت کے حوالے کر دیتا یا جب
نے جواب ملی تھیں تو اس کا ردعمل یہی ہوتا کہ جس سے حکومت
کچھ زیادہ وقتم ہو جاتا کہ آلہ چوری ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے
رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کے ذہن سے سب کچھ
" وہ سائنس کا لیکن فارمولے یا لیبارٹری کے نام اور محل وقوع
ماہرین نے مشین یہ معلوم ہی نہ تھا کہ ڈاکٹر نواب آصف خان وہ
تھا حتی کہ وہ جس ہے ورنہ اسے حاصل کئے بغیر وہ اسے واپس ہی نہ
لیبارٹری کا نام فیڈ آلہ لے کر اسے ہلاک کر دیتے ۔ چونکہ ڈاکٹر
بات کر دی تھی کہ ون میں یہ بات موجود تھی کہ وہ آلہ ساتھ لے
اطلاع کارمن تک پہنچ نے یہ بات یہاں کر دی"...... عمران نے
چاہتا تھا اس لئے اس سا

فیصلہ کیا گیا لیکن کارمن اور ں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
اس لئے حکومت نے فیصلہ نہ پہنچ گیا ہو"...... عمران نے کہا
پاکیشیائی حکومت اور اس کی

چنانچہ یہ مشن راشوم کے ذمے لگا زیرو نے انتہائی حیرت بھرے
ذریعے کسی فرضی سینڈیکیٹ کے

سائنس دان کو دھمکیاں دینا شروع ایسی باتیں شعور میں آ رہی
ایجنٹوں نے وہاں جا کر سائنس دان

ہیں جو اس وقت چونکہ واضح نہ تھیں اس لئے ان پر غور نہیں کیا جا سکا ۔ نواب زادی راحت سے ہونے والی بات چیت سے مجھے احساس ہوا کہ نواب زادی کا پاکیشیا سے زیادہ کافرستان کی طرف جھکاؤ ہے اور وہ پاکیشیا آنے کے بعد دو بار کافرستان کی سیاحت کے لئے بھی جا چکی ہے ۔ یہ سیاحت اس نے اکیلے کی تھی کیونکہ ڈاکٹر نواب آصف خان سیاحت وغیرہ کے زیادہ قائل نہ تھے اور دوسرا ان کی عمر بھی کافی تھی ۔ نواب زادی راحت بھی اس لیبارٹری میں کام کرتی رہی ہے ۔ وہ خود بھی الیکٹرونکس میں مہارت رکھتی ہے اور ڈاکٹر نواب آصف خان نے ایک بار کسی سے بات تو کر دی لیکن انہوں نے آج تک اسے کسی پر دوبارہ اوپن نہیں کیا اور ان دھمکیوں سے ڈاکٹر آصف اور ان کی بیٹی راحت پریشان تھے ۔ اس وقت تو میں نے اس پہلو پر غور نہیں کیا لیکن اب یہ ساری باتیں سامنے آنے پر میں سوچ رہا ہوں کہ ایسا اس لئے ہوا ہو گا کہ نواب زادی راحت نے ڈاکٹر نواب آصف خان کو مجبور کر دیا ہو گا کہ یہ آلہ کافرستان کو فروخت کر دیا جائے اور وہ اپنی بیٹی کے ہاتھوں مجبور ہو گیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ صرف اندازہ تو ہو سکتا ہے عمران صاحب ۔ حتمی بات تو نہیں ہو سکتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ حتمی بات کے لئے کام کرنا پڑے گا ۔ پہلے نواب زادی راحت کے بینک اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا ہوں

گی ۔لامحالہ اس نے آلہ کافرستان کو تحفے میں تو نہیں دیا ہو گا بلکہ اس کا انتہائی بھاری معاوضہ وصول کیا ہو گا اور چونکہ معاملات اوپن نہیں ہوئے تھے اس لئے وہ رقم لازماً یہاں اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔شاید وہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سلطان بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں سر سلطان ۔ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی کی ہلاکت قدرتی نہیں تھی ۔ڈیڈی کا خدشہ درست ہے ۔ یہ کام کارمن کے ایجنٹوں نے کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ کیا کوئی ثبوت ملا ہے"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ اسی لئے تو میں آپ سے بات کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن ایسا کیوں ہوا ہے"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

" یہ اسی دفاعی آلے پوائنٹر کا شاخسانہ ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کچھ ضروری تفصیل بھی بتا دی تاکہ سر سلطان کا ذہن پوری طرح مطمئن ہو سکے۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان وہ آلہ لے آئے تھے لیکن انہوں نے تو کبھی اس پر کسی سے کوئی بات ہی نہیں کی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

" تمام حالات جاننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ڈاکٹر نواب آصف خان یہ آلہ لائے ضرور تھے لیکن پھر یہ آلہ حکومت پاکیشیا کے حوالے کرنے کی بجائے کسی اور ملک کو فروخت کر دیا گیا ہے ۔ نواب زادی راحت سے گفتگو کے دوران میں نے محسوس کیا تھا کہ اس کا ذہنی جھکاؤ پاکیشیا سے زیادہ کافرستان کی طرف ہے لیکن اس وقت میں نے خیال نہیں کیا اور اب یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ نواب زادی راحت دو بار اکیلی کافرستان کی سیاحت کے لئے بھی گئی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ آلہ خاموشی سے کافرستان کو فروخت کیا جا چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ ہمارے حق میں اور بھی برا ثابت ہو گا ۔ کافرستان کا دفاع تو اس آلے سے زیادہ محفوظ ہو جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

" ابھی یہ صرف اندازہ ہے لیکن اس کی چیکنگ اس طرح ہو سکتی

ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت دونوں کے بینک اکاؤنٹس چیک کرائے جائیں کیونکہ ظاہر ہے اس کا بھاری معاوضہ وصول کیا گیا ہو گا اور چونکہ یہاں کسی بھی طریقے سے کوئی بات سامنے نہ آئی تھی اس لئے انہوں نے یقیناً مطمئن ہو کر یہ بھاری معاوضہ اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرایا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اس سے واقعی معلوم کیا جا سکتا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ اپنے طور پر یہ چیکنگ کرائیں۔ اگر میں نے چیکنگ کرائی تو ہو سکتا ہے کہ کارمن یا کافرستان کے ایجنٹ چونک پڑیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی خفیہ اکاؤنٹ رکھا گیا ہو"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ ڈیڈی کے ذمے یہ کام لگا دیں۔ وہ سوائے اپنے سپرنٹنڈنٹ کے باقی تمام اکاؤنٹس چیک کرانے میں بے حد مہارت رکھتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ۔ کیا مطلب۔ اس کے بھی خفیہ اکاؤنٹس ہیں"۔ سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"اس بے چارے کے خفیہ اکاؤنٹس کیسے ہو سکتے ہیں۔ وہ تو شادی شدہ ہے اور آپ خود بھی اس کے شاہد ہیں کہ شادی شدہ افراد کا اکاؤنٹ خفیہ رہ ہی نہیں سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو

سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی تمہارے ڈیڈی سے بات کرتا ہوں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ مجھے نتیجے کی رپورٹ دیں گے تاکہ اس کے مطابق بات آگے بڑھائی جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ظاہر ہے اس میں چند روز تو لگ ہی جائیں گے"...... سر سلطان نے کہا۔

"بہرحال حتمی طور پر تو معلوم ہو جائے گا۔ میں اس دوران دوسرے انداز میں اس پر کام کرتا ہوں۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سوپر فیاض بال بال بچا ہے۔ مجھے خیال ہی نہ رہا تھا کہ سر سلطان بھی ڈیڈی کی قبیل کے ہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" شاگل بول رہا ہوں "....... شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ایم ۔ تھری راماتند بول رہا ہوں باس ۔ ایک اہم خبر ہے مگر فون پر نہیں دی جا سکتی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ اچھا ۔ آ جاؤ"....... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ ایم تھری راماتند ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ ریکارڈ روم سے منسلک ہے اور وہ کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے مخبری بھی کرتا ہے اور جس انداز میں راماتند نے بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے بارے میں وہ کوئی خاص خبر دینا چاہتا ہے ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری

جسم کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا ۔ اس نے اندر آ کر باقاعدہ شاگل کو سلیوٹ کیا کیونکہ اس کا تعلق فوج سے تھا۔

" آؤ راماتند ۔ بیٹھو"....... شاگل نے کہا۔

" تھینک یو سر"....... راماتند نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ ایسی کیا بات ہے کہ تم فون پر نہیں بتا سکتے تھے "....... شاگل نے کہا۔

" باس ۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خفیہ ریکارڈ روم کے ایک ملازم کو ریکارڈ روم سے ایک فائل چراتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہے ۔ اس فائل کا تعلق کسی دفاعی آلے سے تھا جسے پاکیشیا کے ایک سائنس دان سے خریدا گیا تھا"....... راماتند نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو واقعی اہم بات ہے ۔ پھر"....... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ اس آدمی سے جب پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کافرستان سیکشن سے ہے اور وہ ان کے لئے مخبری کرتا ہے ۔ ویسے وہ ریکارڈ روم میں ملازم ہے ۔ اسے کہا گیا تھا کہ پاکیشیا کی ایک سائنس دان عورت جس کا نام راحت تھا، دو بار کافرستان آئی اور اس نے ہوٹل وشنو میں ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سباتند سے خفیہ ملاقاتیں کی ہیں ۔ وہ کرنل

سبا تند کی مصروفیات کی تفصیل معلوم کر کے بتائے جس پر اس آدمی نے کرنل سبا تند کے بارے میں معلومات حاصل کر کے بتا دیں۔ اس کے بعد کرنل سبا تند اچانک ملٹری کلب سے غائب ہو گیا۔ اب اسی آدمی کو بتایا گیا ہے کہ کرنل سبا تند نے بتایا ہے کہ اس سائنس دان سے کوئی دفاعی آلہ حکومت نے خریدا ہے۔ اس کے سودے کی فائل خفیہ ریکارڈ روم میں ہے وہ اس فائل کو چرا کر انہیں دے۔ چنانچہ وہ فائل چوری کر رہا تھا کہ پکڑا گیا"...... راما تند نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ آج تک ہم اس سیکشن کا پتہ ہی نہیں چلا سکے۔ پھر اس سیکشن کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے"...... شاگل نے اشتیاق بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ کسی کو نہیں جانتا۔ اسے اس کی رہائش گاہ پر خط مل جاتا ہے جس میں کوڈ پیغام درج ہوتا ہے اور وہ کام کر دیتا ہے تو یہ کام اس کی رہائش گاہ کے بیرونی بکس سے پراسرار طور پر حاصل کر لیا جاتا ہے اور اس کے خفیہ بینک اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ جمع ہو جاتا ہے لیکن ظاہر ہے اس کے بیان پر کسی نے یقین نہ کیا اور اس پر مزید خوفناک تشدد کیا گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا"...... راما تند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تمہارے ملٹری انٹیلی جنس کے لوگ انتہائی احمق ہیں۔ اس قدر اہم آدمی انہوں نے اپنی حماقت سے ضائع

کر دیا اور تم نے بھی بروقت مجھے اطلاع نہ دی ورنہ میں اسے وہاں سے لے آتا اور میں اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لیتا۔ نانسنس"...... شاگل نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر۔ یہ سب کام خفیہ طور پر ہوا ہے۔ مجھے بھی صرف یہ اطلاع ملی کہ وہ آدمی ہلاک ہو گیا ہے جس پر میں حیران ہوا اور پھر انکوائری کے بعد یہ ساری باتیں سامنے آئی ہیں تو میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں"...... راما تند نے کہا۔

" لیکن اس میں ایسی کیا بات تھی کہ تم فون پر نہ کر سکتے تھے۔ ایجنٹ پکڑے جاتے ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سر لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس آلے کے پیچھے کام کر رہی ہے اسی لئے تو وہ یہاں تک پہنچ گئے کہ فائل بھی چوری کرا رہے تھے"...... راما تند نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اوہ۔ اس فائل میں کیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے"...... شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

" نو سر۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کوئی دفاعی آلہ پاکیشیا سے خریدا گیا ہے۔ اس سلسلے میں فائل ہے البتہ فائل کا کوڈ نام بی ون ہے۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے"...... راما تند نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ خصوصی معاوضہ تمہیں مل جائے

گا"....... شاگل نے کہا تو راماتند اٹھا۔ اس نے ایک بار پھر سلیوٹ کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ شاگل کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے اس کے آفس سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل راٹھور سے بات کراؤ"۔ شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... شاگل نے کہا۔

" کرنل راٹھور سے بات کیجئے باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ کرنل راٹھور بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کرنل راٹھور کی آواز سنائی دی۔ اس کے شاگل سے ویسے بھی خاصے گہرے تعلقات تھے۔

" شاگل بول رہا ہوں کرنل راٹھور۔ تمہارے آدمیوں نے انتہائی اہم آدمی اپنی حماقت سے ضائع کر دیا ہے۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تو میں اسے اپنے پاس منگوا لیتا"....... شاگل نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو"....... کرنل راٹھور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاگل نے راماتند کی دی ہوئی اطلاع

کو اپنی مرضی سے گھما پھرا کر بتا دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ لیکن تمہیں کیسے اطلاع مل گئی"....... کرنل راٹھور نے کہا۔

" میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں کرنل راٹھور۔ کافرستان میں انسان تو کیا مکھی بھی مجھ سے اوجھل نہیں ہو سکتی۔ بہرحال اب جو ہو گیا وہ تو ہو گیا لیکن یہ فائل جسے چوری کیا جا رہا تھا اس میں کیا خاص بات ہے"....... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" کوئی خاص بات نہیں ہے۔ حکومت کے حکم پر ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سباتند نے پاکیشیا کی کسی سائنس دان عورت سے ڈیل کی تھی۔ اس کے بارے میں کرنل سباتند کی ابتدائی رپورٹ ہے اور بس"....... کرنل راٹھور نے جواب دیا لیکن شاگل فوراً سمجھ گیا کہ کرنل راٹھور اس سے کچھ چھپا رہا ہے۔

" کیا ڈیل تھی۔ کس سے ہوئی۔ تفصیل تو بتاؤ"....... شاگل نے کہا۔

" سوری چیف شاگل۔ صدر صاحب کا خصوصی حکم ہے کہ اسے کسی صورت اوپن نہیں ہونا چاہئے اس لئے میں کچھ نہیں بتا سکتا"....... دوسری طرف سے اس بار کرنل راٹھور نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے اتنا بتا دو کہ اس سائنس دان عورت کا نام کیا ہے۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں"....... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے لہجہ نارمل ہی رکھا تھا۔

" سائنس دان عورت کا نام راحت تھا اور وہ کارمن میں کام کرتی رہی تھی لیکن تھی پاکیشیائی نژاد"...... کرنل راٹھور نے جواب دیا۔

" پھر تو مسئلہ پاکیشیا کا نہ ہوا۔ کارمن کا ہوا"...... شاگل نے کہا۔

" نہیں وہ عورت اپنے والد کے ساتھ جو خود بھی سائنس دان ہے کارمن سے واپس آکر پاکیشیا میں سیٹل ہو چکی تھی۔ پھر اس سے رابطہ ہوا تھا"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" لیکن یہ سودا تو وزارت سائنس کا ہونا چاہئے تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس کو اس سلسلے میں کیوں ڈالا گیا تھا۔ کوئی خاص وجہ تھی"۔ شاگل انتہائی مہارت سے اپنے مطلب کی باتیں پوچھتا جا رہا تھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ صدر صاحب نے خصوصی طور پر ہمارے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی تھی اور میں نے کرنل سبانند کو یہ ٹاسک دیا تھا"...... کرنل راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا کرنل سبانند سے بات ہو سکتی ہے"...... شاگل نے کہا۔

" وہ غائب ہے۔ اس کی تلاش کی جا رہی ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" اوکے۔ شکریہ "...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ صدر صاحب سے ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے پاکیشیا کے سلسلے میں"...... شاگل نے کہا۔

" ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں سر"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کا حوالہ دے کر تم نے بات کرنے کے لئے کہا ہے۔ کیا مسئلہ ہے"...... صدر نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" سر۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے پاکیشیا کی کسی سائنس دان عورت راحت سے ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے کسی دفاعی آلے کی ڈیل کی ہے اور اس ڈیل کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سبانند جنہوں نے یہ خفیہ ڈیل کی تھی وہ بھی غائب ہو گیا ہے اور اس ڈیل کی فائل ملٹری انٹیلی جنس کے خفیہ ریکارڈ روم سے چوری ہوتے ہوئے پکڑی گئی ہے اور

چوری کرنے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا تھا"۔ شاگل نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے اس کی رپورٹ مل چکی ہے لیکن یہ ایسی ڈیل نہیں ہے کہ جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی دلچسپی ہو ۔ اس لئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں"...... صدر صاحب نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ کی بات درست ہے لیکن آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ اس کے پیچھے لازماً کام کریں گے اور اگر وہ اس آلے یا فارمولے تک پہنچ گئے تو پھر لامحالہ کافرستان کا نقصان ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ۔ ویسے آپ مکمل طور پر ریڈ الرٹ رہیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے مافوق الفطرت نہیں ہیں کہ کسی کو نظر نہ آئیں ۔ آپ انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں اور بس"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے اس طرح منہ بنایا جیسے اس کے حلق میں کسی نے کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ ڈال دیا ہو ۔ اس نے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب وہ اس بارے میں مزید کیا کر سکتا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا ۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے آفس سیکرٹری کی آواز

دی۔

"رام لال سے بات کراؤ"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"رام لال بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تمام ایجنٹوں کو ریڈ الرٹ کر دو ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی وقت مشن پر کافرستان آ سکتی ہے ۔ اسے ہم نے ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب اس کے سوا اور وہ کیا کر سکتا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور پھر وہ خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے رپورٹ دی ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق اس نے ایئرپورٹ کے ریکارڈ سے معلوم کیا کہ نواب زادی راحت دو بار کافرستان آئی۔ وہ اپنے اصل نام سے آئی تھی۔ ناٹران نے یہ سراغ بھی لگا لیا کہ وہ کافرستان کے دارالحکومت کے معروف ہوٹل وشنو میں دونوں بار ٹھہری رہی۔ وہاں دونوں بار اس کی ملاقات ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سباتند سے ہوئی اور

ناٹران نے کرنل سباتند کو اغوا کرایا تو کرنل سباتند نے بتایا کہ راحت سائنس دان تھی۔ اس نے وزارت سائنس کے ایک سیکرٹری کے ذریعے جس سے وہ پہلے سے واقف تھی کسی دفاعی آلے کو فروخت کرنے کی بات کی اور کرنل سباتند کی اس ڈیل کے لئے باقاعدہ ڈیوٹی لگائی گئی۔ کرنل سباتند نے اس سے آلہ خریدا اور اسے چیک دے دیا گیا اور پھر وہ آلہ اس نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف تک پہنچا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے قواعد کے مطابق ایک رپورٹ تیار کر کے ریکارڈ روم میں رکھوا دی۔ ناٹران نے یہ فائل اڑانے کی کوشش کی لیکن اس کا مخبر پکڑا گیا اور پھر ہلاک ہو گیا۔ البتہ اس نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ وہ آلہ جو ایک چوکور باکس میں بند تھا ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے براہ راست پریذیڈنٹ ہاؤس جا کر کافرستان کے صدر کو دیا۔ بس اتنا معلوم ہو سکا ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں معلوم ہو سکا حالانکہ کافرستانی پریذیڈنٹ ہاؤس سے بھی معلوم کرانے کی کوشش کی گئی لیکن شاید صدر صاحب نے بغیر کوئی ریکارڈ رکھے ذاتی طور پر یہ آلہ کہیں بھجوا دیا ہے۔ البتہ اتنی بات معلوم ہوئی ہے کہ اس ڈیل سے پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس میں کافرستان کے ایک معروف سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر سے صدر کی ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ناٹران نے سارا کیس ہی مکمل کر

دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ کس طرح عمران صاحب۔ یہ بات تو آپ نے چیک کرائی کہ نواب زادی راحت کے ایک اکاؤنٹ میں یکلخت انتہائی بھاری رقم کافرستان سے شفٹ ہوئی جس سے یہ بات طے ہو گئی کہ اس نے آلے کا سودا کیا ہے لیکن ایک بات تو یہ کہ وہ آلہ کہاں ہے اور دوسری بات یہ کہ اس آلے کا فارمولا بھی لازماً چیک کرایا گیا ہو گا اس لئے اگر اس آلے کو واپس حاصل کر لیا جاتا ہے یا تباہ کر دیا گیا تو کافرستان دوسرا آلہ تیار کر لے گا اس لئے یہ کیس کس طرح مکمل ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آلہ نواب زادی راحت کی ایجاد نہیں ہے اور نہ ہی اس نے اس پر تحقیقی کام کیا ہے۔ یہ کام ڈاکٹر نواب آصف خان نے کیا ہے اور اس کے ذہن سے فارمولا واش کر دیا گیا تھا اس لئے نواب زادی راحت کو اس کا فارمولا معلوم نہیں ہو سکتا دوسری بات یہ کہ یہ آلہ اس قدر حساس اور پیچیدہ ہو گا کہ اگر اسے کھولا جائے تو یہ ضائع ہو جائے گا اور پھر اس کا فارمولا بھی تیار نہیں کیا جا سکتا اس لئے لامحالہ اس آلے کو ہی دفاعی نظام میں کہیں فٹ کر دیا گیا ہو گا جسے چیک کیا جا سکتا ہے اور اب دو ہی صورتیں رہ جاتی ہیں کہ اس آلے کو یا تو حاصل کیا جائے یا پھر تباہ کر دیا جائے۔ تیسری اور کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیک کیسے کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ڈاکٹر بھاشاکر سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ آلہ اس نے کہاں نصب کرایا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تو پہلے ڈاکٹر بھاشاکر کو تلاش کیا جائے۔ اگر آپ کہیں تو ناٹران کو حکم دے دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ یہ کام مجھے خود کرنا ہو گا۔ ناٹران کا آدمی پکڑے جانے سے وہ لوگ الرٹ ہو گئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر بھاشاکر کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہو۔ تم مجھے وہ سرخ جلد والی ڈائری دو۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ایک ضخیم ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے تھوڑی دیر بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کارمن کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اس کے خیال میں بھی نہ تھا کہ عمران کارمن فون کرے گا۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اگر تم سیکرٹ سروس کے چیف بیلے ہو تو ٹھیک ورنہ میں کسی اور کو اپنے ساتھ شامل کر کے بیلے ڈانس کرنا شروع کر دوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں بیلے ہی بول رہا ہوں عمران"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بیلے کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد بے تکلفانہ تھا۔

"بیلے۔ تمہاری ایک سرکاری ایجنسی راشوم کی ایجنٹ جینی نے یہاں پاکیشیا کے دو سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ راشوم تو ویسے بھی صرف ان لینڈ کام کرتی ہے اور پھر پاکیشیا کے خلاف تو کسی صورت بھی کوئی مشن مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ اس بارے میں تو انہیں انتہائی واضح ہدایات ملی ہوئی ہیں"۔۔۔۔۔ بیلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی نواب زادی راحت کے کارمن میں پاکیشیا واپس آنے سے لے کر ان کی ہلاکت اور اس میں جینی اور اس کے ساتھیوں کے ملوث ہونے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بہت برا ہوا۔ آئی ایم سوری عمران۔ اگر ایسی بات تھی تو مجھے بتایا جاتا اور میں تم سے بات کر لیتا۔ یہ بہت غلط ہوا ہے لیکن اب تم بتاؤ اس کا کیا مداوا کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ بیلے نے کہا۔

"جینی اور اس کے ساتھیوں نے جو کچھ کیا ہے وہ تو ظاہر ہے ڈیوٹی کے طور پر کیا ہے۔ البتہ اس راشوم کے چیف رونالڈ کو سمجھا دینا کہ آئندہ وہ ایسی حماقت نہ کرے۔ دوسری بات یہ کہ جس سارے چکر کے پیچھے یہ واردات ہوئی ہے وہ ایک دفاعی آلہ ہے جس کا نام پوائنٹر ہے اور ڈاکٹر نواب آصف خان اس آلے کو واقعی کارمن سے چوری کر کے لے آیا تھا لیکن اس کی بیٹی راحت نے یہ آلہ کافرستان کو فروخت کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر"۔۔۔۔۔ بیلے نے کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ اس آلے کو تباہ کر دیا جائے کیونکہ اس کی کافرستان میں موجودگی پاکیشیا کے دفاع کے لئے تباہ کن ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس آلے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ کس ٹائپ کا آلہ ہے۔ اس کی بیرونی تفصیلات کیا ہیں۔ یہ کہاں نصب ہوتا ہے۔ ان تفصیلات کے بعد ہی اسے چیک کر کے تباہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں اس بارے میں تفصیلات معلوم کر کے بتاؤں"۔۔۔۔۔ بیلے نے کہا۔

" اگر تم کر سکو تو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ حکومت تمہیں اس بارے میں کچھ بتانے سے روک دے۔ تم صرف اتنا کرو کہ جس لیبارٹری میں یہ آلہ تیار ہو رہا ہے یا کیا جا رہا ہے اس کے انچارج سائنس دان کا نام اور اس کا خصوصی فون نمبر مجھے بتا دو۔ میں ان سے خود ہی بیرونی تفصیل معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کر لینا۔ اس دوران میں کوشش کرتا ہوں کہ تمہارا کام ہو سکے"...... بیلے نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ واقعی حیرت انگیز ذہن کے مالک ہیں عمران صاحب۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس انداز میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ اس سائنس دان سے میں کیا معلوم کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ اس آلے کی بیرونی تفصیلات کیا ہیں اور اسے کہاں اور کس طرح نصب کیا جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس کے علاوہ "...... عمران نے پوچھا۔

" اس کے علاوہ اور کیا پوچھیں گے جو وہ بتا بھی سکے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس سے ڈاکٹر بھاشاکر کے بارے میں بھی پوچھنا ہے کیونکہ ڈاکٹر بھاشاکر لازماً الیکٹرونکس کی فیلڈ کا سائنس دان ہو گا اور

کافرستان کے صدر نے اگر اسے بلا کر اس سے اس بارے میں مذاکرات کئے ہیں تو لامحالہ یہ سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر کے بارے میں جانتا ہو گا اور جب تک اس ڈاکٹر بھاشاکر کو کور نہ کیا جائے ہم نہ اس آلے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی اسے حاصل یا تباہ کر سکتے ہیں کیونکہ ایسے چھوٹے آلات انتہائی حساس مشینری کے ساتھ ایڈجسٹ کئے جاتے ہیں۔ ایسے مقامات کی سکیورٹی انتہائی سخت ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن کیا آپ ڈاکٹر بھاشاکر کو مجبور کر دیں گے کہ وہ یہ آلہ وہاں سے حاصل کر کے آپ کو لا دے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس سے ملنے کے بعد ہی فیصلہ ہو سکتا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے دوبارہ بیلے سے رابطہ کیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں بیلے۔ کیا مداوا ہو سکا ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

" میں نے اپنے طور پر اس لیبارٹری کا سراغ لگایا ہے اور اتفاق سے اس کا انچارج ڈاکٹر آرنلڈ میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ میں نے اس سے فون پر بات کر کے اسے ساری بات بتائی ہے اور اسے بتا دیا ہے کہ اگر اس نے تم سے بات نہ کی تو پھر لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے گی اور ساتھ ہی وہ خود بھی ہلاک ہو سکتا ہے تو وہ تمہیں صرف بیرونی تفصیلات بتانے پر آمادہ ہوا ہے کیونکہ حکومت نے اسے ٹاپ

سیکرٹ رکھا ہوا ہے ۔ ویسے ڈاکٹر آرنلڈ یہ سن کر بے حد پریشان ہوا ہے کہ یہ آلہ کافرستان پہنچ چکا ہے لیکن میں نے اسے یقین دلا دیا ہے کہ اگر تم اس کے پیچھے لگ گئے ہو تو پھر وہ لازماً تباہ ہو جائے گا"...... بیلے نے کہا۔

" میرے بارے میں اس حسن ظن کا بے حد شکریہ بیلے ۔ ڈاکٹر صاحب کا نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

" میرا نام بتایا ہے یا مجھے پرنس آف ڈھمپ کے طور پر بات کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ میں نے تمہارا اصل نام بتا دیا ہے"...... بیلے نے کہا۔

اوکے ۔ تو سمجھو کہ تم نے مداوا کر دیا ۔ تھینک یو اینڈ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر آرنلڈ سے بات کرائیں ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں ۔ کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جناب بیلے نے میرے بارے میں ان سے بات کی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ڈاکٹر آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب ۔ میں بھی سائنس کا طالب علم ہوں اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے آپ جیسے عظیم اور بین الاقوامی شہرت یافتہ سائنس دان سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ڈاکٹر آرنلڈ کو اپنے ڈھب پر لا رہا ہے۔

" اس کمنٹس کا شکریہ ۔ مجھے بیلے نے بتایا ہے کہ تم ڈی ایس سی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ بھی ہو ۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ڈاکٹر صاحب ۔ ڈی ایس سی تو سینکڑوں ہزاروں لوگ ہوتے ہیں لیکن ڈاکٹر آرنلڈ تو ایک ہی ہوتا ہے ۔ باقی یہ بیلے کی عادت ہے کہ وہ بڑھا چڑھا کر بات کر دیتا ہے ۔ البتہ میں سیکرٹ سروس کے لئے کام ضرور کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بہرحال تم پوائنٹر کے بارے میں کیا معلوم کرنا چاہتے ہو اور کیا یہ واقعی درست ہے کہ پوائنٹر کافرستان پہنچ چکا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

" ہاں ۔ آپ کافرستان کے معروف سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر کو تو جانتے ہوں گے ۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ پوائنٹر انہوں نے خریدا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ڈاکٹر بھاشاکر کو جیسے ہی اس بارے میں معلوم ہوا ہو

گا اس نے لازماً اسے بھاری قیمت پر خریدا ہو گا کیونکہ وہ خود بھی اس فارمولے پر کام کرتا رہا ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکا"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

" ڈاکٹر بھاشاکر سے آپ کا رابطہ رہتا ہے کیا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ جب اسے الیکٹرونکس کے کسی معاملے میں کوئی خاص رکاوٹ پیش آتی ہے تو وہ مجھ سے رہنمائی لے لیتا ہے ۔ ویسے بھی وہ کارمن کی نیشنل یونیورسٹی میں میرا شاگرد رہا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

" تو پھر تو آپ کو ان کا فون نمبر بھی معلوم ہو گا ۔ مجھے انہوں نے خود بتایا تھا لیکن میرا پرس گم ہو گیا اس میں وہ فون نمبر تھا"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے معلوم ہے ۔ وہ کافرستان کی مارگ لیبارٹری کا انچارج ہے ۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون نمبر بتا دیا گیا۔

" بے حد شکریہ جناب ۔ اب آپ بتا دیں کہ کیا پوائنٹر اوپن کر کے اس کا فارمولا چیک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ وہ انتہائی پیچیدہ اور حساس آلہ ہے اس لئے اوپن ہونے کے بعد وہ بے کار ہو جائے گا ۔ دوسری بات یہ بتا دوں کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کی ریٹائرمنٹ کے وقت

پوائنٹر پر گو میں نے اپنے طور پر تحقیق مکمل کر کے ایسے دس پوائنٹر تیار کر کے حکومت کو دیئے اور حکومت کی چیکنگ کے بعد معلوم ہوا کہ اس کی رینج خاصی محدود رہی ہے اس لئے اب اس پر وسیع رینج کے لئے کام کیا جا رہا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیا۔

" لیکن ڈاکٹر نواب آصف خان جو پوائنٹر لے گئے تھے وہ کس ٹائپ کا تھا ۔ انہیں تو ریٹائر ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" وہ جب ریٹائر ہوئے تو اس وقت پوائنٹر ابھی اپنی ابتدائی شکل میں تیار ہوا تھا ۔ اس پر مزید کام رہتا تھا ۔ اگر تمہیں لیبارٹری میں کام کرنے کا تجربہ ہو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ جب کسی نئے فارمولے پر آلے تیار کئے جاتے ہیں تو وہ ابتداء میں ہی مکمل نہیں ہوا کرتے ۔ انہیں تیار کیا جاتا ہے ۔ پھر ان پر تجربات کئے جاتے ہیں اس طرح مکمل حالت میں آنے کے لئے ایسے آلات کئی مرحلے طے کرتے ہیں ۔ ڈاکٹر آصف جو پوائنٹر لے گئے ہوں گے وہ یقیناً ابتدائی شکل کا ہو گا کیونکہ ان کے جانے کے بعد بھی ان پر کام ہوتا رہا ہے ۔ اصل چیز اس کا بنیادی فارمولا ہوتا ہے یا اس کی مکمل صورت ۔ ابتدائی حالت کے تو کئی پوائنٹر یہاں لیبارٹری کے کوڑے دانوں میں اب بھی پڑے ہوئے مل سکتے ہیں"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ ابتدائی شکل کا پوائنٹر جو ڈاکٹر بھاشاکر نے خریدا ہے وہ ان کے کام نہیں آ سکتا جب تک وہ اس پر مزید کام

نہ کریں"...... عمران نے کہا۔
" ہاں۔ لیکن اس کے لئے انہیں اس کا بنیادی فارمولا چاہئے اور بنیادی فارمولا بہرحال ان کے پاس نہیں ہو سکتا کیونکہ ڈاکٹر آصف کے ذہن سے اسے واش کر دیا گیا تھا"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا سائز کیا ہوتا ہے اور اس کی شیپ اور چوڑائی کیا ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ نے تفصیل بتا دی۔

" یہ تو خاصا چھوٹا سا سائز ہے۔ اسے کہاں نصب کیا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" دفاعی سسٹم میں ایک مخصوص مشین ہوتی ہے جسے اے آر ایس کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں یہ مانیٹرنگ مشین کہلاتی ہے۔ اس مشین کے ساتھ اسے نصب کر دیا جاتا ہے تو یہ پورے دفاعی سسٹم کو کنٹرول کرتا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ واقعی عظیم سائنس دان ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں اس کا شکریہ ادا کیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا ڈاکٹر بھاشاکر احمق ہے کہ اس نے آلے کی یہ ابتدائی شکل اس قدر بھاری معاوضہ دے کر خرید کر لی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ اب میرے ذہن میں ایک اور بات آ رہی ہے۔ ڈاکٹر

بھاشاکر یا کافرستانی حکام احمق نہیں ہیں۔ یقیناً انہوں نے اصل سودا اس کے بنیادی فارمولے کا کیا ہو گا اور ساتھ ہی آلہ بھی لے لیا تاکہ اس پر مزید کام آگے بڑھایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر آصف کے ذہن سے تو یہ فارمولا اور اس کی تفصیلات واش کر دی گئی تھیں۔ پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اصل میں ہماری اور کارمن حکام کی ساری توجہ ڈاکٹر نواب آصف خان پر مرتکز ہے جبکہ اس کی بیٹی کی طرف کسی نے توجہ ہی نہیں دی۔ اب دیکھو۔ کافرستان کو یہ آلہ ڈاکٹر نواب آصف خان نے فروخت نہیں کیا بلکہ تمام ڈیل اس نواب زادی راحت نے کی ہے اور ڈاکٹر نواب آصف خان کی اگر نیت اس آلے پر خراب ہوئی تو وہ خود نہیں ہوئی ہو گی۔ ڈاکٹر نواب آصف خان وہاں طویل عرصے تک کام کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس دوران اور بھی سائنس دان لیبارٹری چھوڑ گئے ہوں گے اور لازماً اس کو بھی معلوم ہو گا کہ ایسے لوگوں کا ذہن مشینری کے ذریعے واش کر دیا جاتا ہے۔ پھر نواب زادی راحت بھی الیکٹرونکس کی ماہر تھی۔ گو وہ اپنے والد جیسی مہارت نہ رکھتی ہو گی لیکن بہرحال وہ فارمولے کو سمجھ سکتی ہو گی اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان نے فارمولا لکھ کر نواب زادی راحت کو دے دیا ہو اور نواب زادی راحت اسے اس انداز میں چھپا کر لے آئی کہ کسی کو علم نہ ہو سکا۔ ویسے بھی لیبارٹری والوں کی تمام تر توجہ ڈاکٹر نواب آصف خان کی طرف ہی رہی ہے۔

نواب زادی راحت کو انہوں نے وہ توجہ نہیں دی جو اس کے والد کو دی گئی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نواب زادی راحت نے فارمولے کی بنیادی باتیں ذہن میں بٹھالی ہوں اور پھر پاکیشیا آکر اسے تحریر میں لے آئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر پہلے ان باتوں کا علم ہو جاتا جب یہ دونوں زندہ تھے تو صحیح صورت حال سامنے آجاتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارگ لیبارٹری "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارمن سے ڈاکٹر آرنلڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر بھاشاکر سے بات کرائیں"...... عمران نے آرنلڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ سر۔ ڈاکٹر بھاشاکر اب مارگ لیبارٹری میں نہیں ہوتے"...... دوسری طرف سے چونک کر لیکن انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تو جہاں بھی ہوں ہماری بات ان سے کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ وہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں انتہائی اہم ٹاسک پر کام کر رہے ہیں اس لئے ان سے کسی کا رابطہ نہیں ہو سکتا"...... دوسری طرف سے صاف جواب دیا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کس خصوصی ٹاسک پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے خود رابطہ کیا تھا اور اپنی ایک سائنسی الجھن کے بارے میں بات کی تھی۔ میں نے اس پر کام کر کے اب اس سائنسی الجھن کو دور کر دیا ہے۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ میں خود انہیں کال کروں گا اس لئے اگر تم نے بات نہ کرائی تو پھر نقصان کافرستان کا ہو گا۔ مجھے تو شوق نہیں ہے کہ میں اپنے شاگرد سے بات کرنے کے لئے اصرار کروں"...... عمران نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ میں آپ کو ان کا خصوصی سیٹلائٹ نمبر دے دیتی ہوں۔ آپ ان سے بات کر لیں لیکن سر۔ انہیں یہ نہ بتائیں کہ میں نے آپ کو نمبر دیا ہے ورنہ میرا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ تمہارے خلاف کچھ ہو"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے اس لڑکی کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس "...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر ہے۔

"سر۔ میں مارگ لیبارٹری سے بول رہی ہوں۔ کارمن سے ڈاکٹر آرنلڈ کی کال ہے۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں اور بضد ہیں کہ آپ کا نمبر انہیں دیا جائے"...... عمران نے اس بار اس لڑکی کی آواز

اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا جس نے اسے نمبر دیا تھا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان تک اطلاع پہنچ گئی ہے کہ ہم پوائنٹ پر مزید کام کر رہے ہیں ۔ نہیں ۔ تم نے انہیں کوئی نمبر نہیں دینا ۔ صاف جواب دے دو ۔ بعد میں خود میں اسے سنبھال لوں گا"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

" یس سر"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکال لیا ۔ ایک کاغذ اٹھا کر اس نے اس پر نمبر لکھ لیا۔

" آپ کا خیال درست ثابت ہوا ہے عمران صاحب کہ بنیادی فارمولا ان تک پہنچ گیا ہے اور وہ اس پر اب مزید کام کر رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے کہا تھا کہ کافرستانی سودے بازی میں اس قدر کمزور نہیں ہیں ۔ بہرحال اب یہ مسئلہ دوسرا بن گیا ہے ۔ اب اس فارمولے کو بھی واپس حاصل کرنا ہے اور اس آلے کو بھی ۔ اب یہ ہمارا ہے ۔ کارمن والوں کا نہیں رہا ۔ میں اس سیٹلائٹ نمبر کے ذریعے اس لیبارٹری کو ٹریس کر لوں جہاں ڈاکٹر بھاشاکر موجود ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کیا وہ مقام ٹریس ہو گیا ہے "...... بلیک زیرو نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ گو یہ سیٹلائٹ نمبر تھا اور سیٹلائٹ نمبرز سے کسی سپاٹ کو ٹریس کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے مجھے پہلے لائبریری سے کافرستان کے خلا میں موجود مواصلاتی سیٹلائٹ کو چیک کرنا پڑا ۔ اس نمبر کی خصوصیت ہے کہ اس کا آغاز تین صفروں سے ہوتا ہے اور تین صفروں کے لئے خصوصی مشینری استعمال ہوتی ہے جسے زگ زاگ کہا جاتا ہے ۔ اس طرح مجھے اس سیٹلائٹ کا علم ہو گیا جس میں جدید ترین زگ زاگ مشینری استعمال کی گئی ہے ۔ اس مشین سے کمپیوٹر کے ذریعے رابطہ کرنے کے بعد میں نے اس کے سگنلز کی تفصیلات کمپیوٹر میں چیک کیں ۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ اس وقت یہ سیٹلائٹ جس جگہ موجود ہے وہاں سے اس سے نشر ہونے والے مواصلاتی سگنلز کا اینگل کیا ہے اور اس اینگل کی مدد سے میں نے معلوم کر لیا کہ ڈاکٹر بھاشاکر نے کال کانجی کے گھنے جنگلات میں اٹنڈ کی ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کانجی کے جنگلات تو بحیرہ عرب کے قریب سورنگ آباد کے علاقے میں ہیں اور یہ انتہائی وسیع علاقے میں ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ بہرحال لیبارٹری جس میں کام ہو رہا ہے انہی جنگلات کے اندر ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کافرستان میں ایک انتہائی اہم مشن مکمل کرنا ہے اور اس ٹیم میں تمہارے ساتھ صالحہ، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل جائیں گے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ تم سب کو تیار رہنے کا کہہ دو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اس بار صالحہ کو خصوصی طور پر ٹیم میں شامل کیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صالحہ کی موجودگی میں صفدر کی صلاحیتیں دوگنا بڑھ جاتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اپنے آفس میں موجود تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مہاجن بول رہا ہوں مادام۔ ناگ پور سے ایک اہم اطلاع ملی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیسی اطلاع"...... مادام ریکھا نے چونک کر کہا۔

"ناگ پور میں ہمارا ایجنٹ مادھو ہے اور مادھو کرنل فریدی کی بلیک سروس میں بھی طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اس نے کال کر کے بتایا ہے کہ اس نے ناگ پور کے ایک ہوٹل میں پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا ہے"۔ مہاجن نے کہا تو اس بار مادام ریکھا حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑی۔

"عمران اور ناگ پور میں ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا وہ اصل چہروں میں ہیں"...... مادام ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام ۔ وہ مقامی میک اپ میں ہیں لیکن ایک تو مادھو عمران کو بہت اچھی طرح پہچانتا ہے ۔ وہ اس سے سینکڑوں بار مل چکا ہے ۔ اس کے ساتھیوں میں دو عورتیں اور تین مرد ہیں اور ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے ان میں سے ایک عورت نے عمران کا نام لے کر اس سے بات بھی کی ۔ اس وقت مادھو ان کے قریب سے گزر رہا تھا اس نام کو سن کر ہی اس کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے پھر ان کو خاص طور پر چیک کیا اور اب وہ حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور مادام ۔ مادھو نے ان کی نگرانی بھی کی ہے اور اس نے رپورٹ دی ہے کہ انہوں نے ناگ پور کی ایک سیاحتی کمپنی اورینٹ ٹریولز سے جنگل میں دوڑنے والی خصوصی جیپیں اور کانجی کے جنگلات کے بارے میں خصوصی تفصیلی نقشے بھی حاصل کئے ہیں ۔ انہوں نے کمپنی کو کہا ہے کہ ان کا تعلق ہوشنگ آباد یونیورسٹی سے ہے اور وہ یونیورسٹی کی طرف سے کانجی کے جنگلات میں بسنے والے قبائل کا خصوصی سروے کرنے جا رہے ہیں"...... مہاجن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کانجی کے جنگلات میں ۔ لیکن وہاں کیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہو گا مادام ورنہ یہ لوگ پاکیشیا سے آکر وہاں کیوں

جاتے"...... مہاجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم مادھو کو کہہ دو کہ وہ ان کی نگرانی انتہائی ہوشیاری سے جاری رکھے اور اسے کہو کہ وہ اپنے ساتھ اپنا خصوصی ٹرانسمیٹر بھی رکھے تاکہ اس سے فوری رابطہ کیا جا سکے ۔ میں معلوم کرتی ہوں کہ کانجی جنگلات میں ایسا کون سا ٹارگٹ ہے جس کے لئے یہ لوگ وہاں جا رہے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد خشک اور سپاٹ تھا۔

"پاور ایجنسی کی چیف ریکھا بول رہی ہوں ۔ پرائم منسٹر صاحب سے انتہائی اہم بات کرنی ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ۔ فوری بات کراؤ"...... مادام ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ ہولڈ کریں ۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہا ہوں سر"...... ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا مسئلہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب ۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت ناگ پور میں دیکھا گیا ہے اور وہ لوگ کانجی جنگلات میں جانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ ان لوگوں کا وہاں کیا ٹارگٹ ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کانجی کے جنگلات میں جا رہی ہے ۔ کیوں مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ وہاں کیا ہے ۔ آپ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں ۔ وہ ان دنوں ایسے معاملات کو خود ڈیل کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہتر سر ۔ ڈسٹرب کرنے کی معذرت چاہتی ہوں"...... ریکھا نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... اس بار ایک اور مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ پہلے سے بھی زیادہ خشک اور سرد تھا۔

"چیف آف پاور ایجنسی ریکھا بول رہی ہوں ۔ صدر صاحب سے ٹاپ ایمرجنسی بات کرنی ہے"...... ریکھا نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے صدر صاحب کی

مخصوص آواز سنائی دی ۔

"ریکھا بول رہی ہوں سر"...... ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ۔ کس بات کی ٹاپ ایمرجنسی ہے"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ مجھے حتمی طور پر اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی ناگ پور میں موجود ہیں اور وہ کانجی کے جنگلات میں جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔ میں نے پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے ان سے معلوم کیا لیکن انہوں نے کہا کہ ان دنوں ایسے تمام معاملات کو آپ خود ڈیل کر رہے ہیں ۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کانجی جنگلات میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ٹارگٹ ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"جب آپ کو حتمی اطلاع مل گئی تھی تو آپ نے ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کیوں نہیں کی"...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ دارالحکومت سے ناگ پور پہنچنے تک وہ لوگ کانجی کے جنگلات میں داخل بھی ہو چکے ہوں گے اور یہ انتہائی وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے جنگلات ہیں ۔ بغیر کسی ٹارگٹ کے ہم وہاں انہیں کیسے ٹریس کر سکتے ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"ویری بیڈ ۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس آخر ایسی کون سی

صلاحیت ہے کہ جس سے انہیں انتہائی ٹاپ سیکرٹ معلومات کا بھی علم ہو جاتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب ۔ وہ لوگ تربیت یافتہ ہیں اس لئے لامحالہ وہ پہلے اس پر ہوم ورک کرتے ہوں گے پھر ہی ٹارگٹ کی طرف روانہ ہوتے ہوں گے"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"مجھے پہلے چیف شاگل نے بھی فون کر کے کہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق کوئی آدمی ملٹری انٹیلی جنس نے پکڑا ہے اور وہ ہلاک ہو گیا ہے اور وہ لوگ کسی بھی وقت کافرستان پہنچ سکتے ہیں ۔ وہ بھی ٹارگٹ معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ یہ ٹارگٹ میرے اور سائنس دان بھاشاکر کے علاوہ تیسرا کوئی آدمی نہیں جانتا لیکن اب آپ کی کال کے بعد یہ بات سامنے آگئی ہے کہ چیف شاگل کی بات بھی درست تھی ۔ بہرحال اب کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب تمہاری ایجنسی کو ان لوگوں کے خلاف کام کرنا ہو گا"۔ صدر نے کہا۔

"بہت بہتر جناب"...... ریکھا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تو سنو ۔ کانجی کے جنگلات میں ایک دور دراز علاقے کو ساگور کہا جاتا ہے ۔ یہ علاقہ انتہائی دشوار گزار جنگلات پر مشتمل ہے اور دلدلی علاقہ ہے ۔ اس علاقے کے گرد ساگور نام کے قدیم قبائلی رہتے ہیں جو ابھی تک قدیم دور کی بود و باش رکھتے ہیں ۔ اس علاقے میں ساگور کا قدیم ترین معبد موجود ہے جسے ان قبائلیوں میں انتہائی

مقدس سمجھا جاتا ہے اور کسی اجنبی آدمی کو اس معبد میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا اور اگر کوئی ایسی کوشش کرے تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے ۔ اس معبد کے نیچے الیکٹرونکس کی انتہائی جدید ترین لیبارٹری موجود ہے جسے اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی خاص ایجاد کو سب سے خفیہ رکھ کر اس پر ریسرچ مقصود ہو ۔ پاکیشیا کی ایک سائنس دان عورت سے حکومت نے ایک انتہائی اہم دفاعی آلہ اور اس کا فارمولا خریدا تھا ۔ یہ سائنس دان عورت کارمن میں کام کرتی رہی ہے ۔ آلہ تو ابھی ابتدائی شکل میں تھا لیکن بنیادی فارمولے کی وجہ سے اس کی اہمیت بے حد بڑھ گئی تھی ۔ کافرستان کے الیکٹرونکس کے سب سے بڑے سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر نے اس بنیادی فارمولے کو چیک کیا اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس فارمولے پر مزید ریسرچ کر کے اسے مکمل کیا جا سکتا ہے اور جیسے ہی یہ مکمل ہو گا اس کی مدد سے کافرستان کے دفاع کو ناقابل شکست بنایا جا سکتا ہے اور چونکہ یہ فارمولا پاکیشیا کی سائنس دان سے خریدا گیا تھا اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ڈاکٹر بھاشاکر نے کانجی کے جنگلات میں موجود اس مخصوص لیبارٹری میں اس پر کام شروع کر دیا ہے اور اس لیبارٹری کو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا ۔ سوائے میرے اور ڈاکٹر بھاشاکر کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ۔ حتیٰ کہ پرائم منسٹر صاحب کو بھی اس کا علم نہیں ہے ۔ اس کے باوجود آپ نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچ رہے ہیں"...... صدر نے

مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" سر۔ آپ فکر مت کریں۔ اس بار وہ ہم سے بچ کر نہ جا سکیں گے "...... ریکھا نے کہا۔

" کیا میں سیکرٹ سروس کی بھی وہاں ڈیوٹی لگا دوں تاکہ آپ دونوں مل کر ان کے خلاف کام کریں "...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ اس بار آپ صرف ہمیں آزمائیں۔ سیکرٹ سروس کی موجودگی کی وجہ سے ہمیشہ معاملات کنفیوژڈ ہو جاتے ہیں اور اس سے آج تک پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہی فائدہ اٹھایا ہے جبکہ میری پاور ایجنسی میں ایک سیکشن ایسا ہے جسے جنگلات میں ٹاسک پر کام کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے اس لئے اس بار اس سیکشن کو کام کرنے دیں "...... ریکھا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیوں۔ جنگلات کے لئے خصوصی سیکشن کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی تمہیں "...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ میں نے ایجنسی کو جدید انداز میں اور فوج کے انداز میں تبدیل کیا ہے۔ پہاڑوں میں کام کرنے کے لئے علیحدہ سیکشن قائم کیا گیا ہے اور اسے پہاڑوں میں کام کرنے کی خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ جنگلات کے لئے علیحدہ سیکشن۔ صحرا کے لئے علیحدہ اور شہروں کے لئے علیحدہ۔ اس طرح کارکردگی میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے "...... ریکھا نے کہا۔

" گڈ شو۔ یہ واقعی انتہائی جدید اور بہتر انداز ہے۔ اوکے۔ اب

مشن تمہارے ذمے ہوا۔ ان ایجنٹوں کو اس بار کانجی کے جنگلات میں ہی دفن ہونا چاہئے "...... صدر نے کہا۔

" یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ ملتی رہنی چاہئے "...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے بڑے مسرت بھرے انداز میں کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" مہاجن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے اس کے آفس انچارج مہاجن کی آواز سنائی دی۔

" ریکھا بول رہی ہوں مہاجن۔ مادھو کی طرف سے کوئی کال "...... ریکھا نے پوچھا۔

" نہیں مادام۔ اگر آپ کہیں تو اسے کال کر کے معلوم کیا جائے "...... مہاجن نے جواب دیا۔

" اس کی ضرورت نہیں۔ تم فاریسٹ سیکشن کے انچارج مہادیو سے میری بات کراؤ۔ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کانجی کے جنگلات میں کام کرنے کا ٹاسک مل گیا ہے اور اس بار ہم اکیلے ان کے مقابل ہوں گے "...... ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ میں بات کراتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریکھا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ریکھا نے کہا۔

"مہادیو بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"مہادیو۔ کانجی جنگلات کا سروے تم نے کیا ہوا ہے یا نہیں"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے مادام۔ ہمارے پاس وہاں کے تمام نقشہ جات بھی موجود ہیں اور وہاں کے خصوصی ڈیزرٹ کے بارے میں بھی ہمارے پاس تفصیلات موجود ہیں اور ہم نے ان وسیع جنگلات میں طویل عرصہ تک خصوصی مشقیں بھی کی ہوئی ہیں"...... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کانجی کے جنگلات میں ایک علاقہ ہے ساگور۔ اس کا سروے کیا ہے تم نے"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ یہ انتہائی دشوار گزار اور خطرناک دلدلی علاقہ ہے اور اس کے گرد ساگور قبائلیوں کی قدیم آبادیاں ہیں جو انتہائی وحشی فطرت کے مالک ہیں"...... مہادیو نے جواب دیا۔

"اس علاقے میں کافرستان کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ رہی ہے اور حکومت نے ان کے خاتمے کا ٹاسک ہمیں دیا ہے۔ کیا تم ان کے مقابلے کے لئے تیار ہو"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... مہادیو نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"یس مادام۔ میں طویل عرصے تک بلیک سروس میں کام کرتا رہا ہوں جس کے انچارج کرنل فریدی تھے اور ہمارا کئی بار عمران اور اس کے ساتھیوں سے مقابلہ ہو چکا ہے۔ گو اس وقت میری انتہائی چھوٹی حیثیت تھی لیکن میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں اس لئے اس بار ہم ان لوگوں کو ختم کرنے میں یقیناً کامیاب رہیں گے"...... مہادیو نے کہا۔

"اوکے۔ اپنے سیکشن کو لے کر کانجی پہنچو اور وہاں اس انداز میں اپنے سیکشن کو ایڈجسٹ کر دو کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو فوری طور پر ہلاک کیا جا سکے"...... ریکھا نے کہا۔

"کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گی مادام"...... مہادیو نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں وہاں کنٹرول کروں گی لیکن میرے لئے تم نے علیحدہ انتظامات کرنے ہیں۔ اس بار میرے ساتھ میری نئی اسسٹنٹ اوشا ہو گی"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں وہاں پہنچ کر فوری طور پر انتظامات کر کے آپ کو اطلاع دوں گا"...... مہادیو نے کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ ناگ پور میں ہیں اور ناگ پور سے کانجی میں داخل ہوں گے ۔ وہ ناگ پور سے جنگلات میں چلنے والی خصوصی جیپیں حاصل کر رہے ہیں ۔ میرا ایجنٹ ان کی نگرانی کر رہا ہے لیکن تم نے بھی وہاں ہر طرف نگرانی کر کے اور انہیں ہٹ کرنے کا خصوصی انتظام کرنا ہے ۔ اس بار انہیں کسی صورت بچ کر نہیں جانا چاہئے "...... ریکھا نے کہا۔

" آپ نے اچھا کیا مادام کہ مجھے بتا دیا ۔ ان انہیں ٹریس کرنے میں بے حد آسانی ہو گی "...... مہادیو نے کہا تو ریکھا نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

دو بڑی جیپیں خاصی تیز رفتاری سے کافرستان کے ایک بڑے شہر اورنگ آباد سے کانجی کے جنگلات کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں ۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے جبکہ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی طرف چار پانچ بڑے بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے ۔ یہ سڑک کانجی کے جنگلات کے آغاز میں واقع ایک بڑے قصبے پرتاب پور پہنچ کر سائیڈ پر گھومتی ہوئی کانجی کے جنگلات کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی آگے چلی جاتی تھی ۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑی لانچ کے ذریعے بحیرہ عرب میں سفر کرتے ہوئے کافرستان کے ایک ساحلی شہر مورڈ پہنچا تھا اور پھر مورڈ سے وہ قریبی شہر ناگ پور پہنچ گئے جہاں سے

انہوں نے یہ دونوں بڑی جیپیں ایک انٹرنیشنل ٹریولز کمپنی کو نقد
سیکورٹی دے کر کرایہ پر حاصل کی تھیں اور عمران ان جیپوں پر پہلے
ایک بڑے شہر اورنگ آباد پہنچا جہاں سے انہوں نے خصوصی طور پر
جنگل میں کام کرنے والا خصوصی اسلحہ خریدا تھا اور اب دونوں
جیپیں اورنگ آباد سے کانجی جنگل کے آغاز میں تھیں۔

" عمران صاحب ۔اس بار آپ جوزف کو ساتھ نہیں لائے حالانکہ
مشن جنگل کا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" جوزف اب میری پہچان بن چکا ہے اس لئے میں اسے ساتھ
نہیں لایا بلکہ اس کی جگہ میں صالحہ کو ساتھ لایا ہوں ۔ سنا ہے جنگل
میں پہنچ کر اس کی حسیات بھی تیز ہو جاتی ہیں ۔ میں نے سوچا کہ اس
بار اس کا تجربہ کیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ٹیم کا انتخاب تم خود کرتے ہو"...... پاس
بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

" انتخاب نہیں بلکہ قرعہ اندازی کہو"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" قرعہ اندازی ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر اور قدرے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمام ناموں کی پرچیاں بنا کر ایک ڈبے میں ڈال دیتا ہوں ۔ پھر
ایک بچے کو بلا کر اسے کہتا ہوں کہ اس ڈبے سے پانچ پرچیاں نکال
دے ۔ ان پرچیوں پر جن کے نام ہوتے ہیں وہ ٹیم میں شامل ہو

جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ بچہ باس کا ہوگا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں"...... عمران نے صفدر کی بات تسلیم کرتے ہوئے کہا تو
اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

" تم نے مذاق میں بات ڈال دی ہے ۔ کیا واقعی ٹیم کا انتخاب تم
کرتے ہو"...... جولیا اپنی بات پر بضد تھی۔

" اگر میں انتخاب کرتا تو کیا یہ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے اور
دوسری جیپ میں موجود منتخب ہو سکتے تھے ۔ میرا انتخاب تو ایک ہی
شخصیت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت
سرخی سی چھا گئی۔

" کون سی شخصیت"...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا ۔
شاید وہ عمران کے منہ سے اپنا نام سننا چاہتی تھی۔

" شخصیت تو ہوتی ہی ایک ہے باقی تو افراد ہوتے ہیں ۔ کیوں
صفدر"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ شخصیت واقعی ایک ہی ہوتی
ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم بتاؤ تو سہی ۔ کس شخصیت کی بات کر رہے ہو تم"...... جولیا
نے پہلے سے زیادہ جذباتی لہجے میں کہا۔

" بتا تو دیا ہے اور کیا بتاؤں ۔ اشارے کے طور پر ہی بتایا جا سکتا
ہے کہ جب اس جیپ کی عقبی سیٹوں پر موجود افراد اور دوسری جیپ

میں موجود افراد انتخاب سے باہر ہو جائیں تو پھر شخصیت ہی رہ جاتی ہے"...... عمران نے مزے لے لے کر کہا۔

"وہی تو پوچھ رہی ہوں"...... جولیا اپنی بات پر بضد تھی۔

"اچھا اگر تم ضد کر رہی ہو تو میں بتا دیتا ہوں۔ شخصیت تو ایک ہی ہے چاہے کوئی اسے تسلیم کرے یا نہ کرے۔ اور وہ شخصیت میں خود ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر تیزی سے غصے کے تاثرات ابھر آئے جبکہ اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا تھا۔

"تو تم اپنے آپ کو شخصیت کہتے ہو۔ میرے نزدیک تو تم فرد بھی نہیں ہو"...... جولیا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے عمران کے جواب سے خاصا جذباتی جھٹکا پہنچا تھا۔

"عمران صاحب۔ شخصیت تو مونث لفظ ہے۔ اس لحاظ سے تو مس جولیا شخصیت ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن جولیا نے تو کبھی تکبر و غرور نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"تکبر و غرور کا کیا مطلب"...... صفدر نے کہا۔

"شخصیت تکبر و غرور کے پیرائے میں ہی استعمال ہوتی ہے۔ مطلب ہے کہ بڑی ہستی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس سے بحث فضول ہے صفدر۔ اس نے شاید یہ ساری ڈگریاں علم لغات میں حاصل کی ہیں۔ ہر لفظ کے ایسے ایسے معنی اسے آتے ہیں کہ آدمی سن کر حیران رہ جاتا ہے"...... جولیا نے

مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ تنویر کالنگ۔ اوور"...... تنویر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"تعاقب۔ کیسے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک نیلے رنگ کی جیب اورنگ آباد سے ہمارے تعاقب میں ہے۔ اورنگ آباد میں بھی اس جیپ کو میں نے اپنے ہوٹل کے قریب دیکھا تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ صالحہ نے اس جیپ کو ناگ پور سے اورنگ آباد آتے ہوئے بھی چیک کیا تھا۔ اوور"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو اسے چیک کرنا ہوگا۔ کتنے فاصلے پر ہے یہ تم سے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کافی پیچھے ہے اور مسلسل پیچھے ہی چلتی رہی ہے۔ اوور"۔ تنویر نے کہا۔

"اوکے ۔ آگے ایک موڑ نظر آ رہا ہے ۔ میں وہاں سائیڈ پر جیپ درختوں کے اندر لے جا کر روکوں گا ۔ تم بھی وہیں موڑ کے بعد جیپ اندر لے آنا ۔ پھر اسے روک کر چیک کریں گے ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیپ کی سائیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی بھی ایجنسی ہو سکتی ہے لیکن اگر انہوں نے ہمیں پہچان لیا ہے تو یہ صرف تعاقب ہی کیوں کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"شاید وہ تصدیق کر رہے ہوں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"دیکھو ۔ معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موڑ کاٹنے کے بعد اچانک جیپ کو سائیڈ پر موڑا اور پھر اسے قریب موجود درختوں کے جھنڈ میں لے گیا۔ جیپ رکتے ہی وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔

"میں دوڑ کر سڑک کی دوسری طرف جا رہا ہوں ۔ یہ لوگ اگر واقعی تعاقب میں ہیں تو پوری طرح ہوشیار ہوں گے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا سڑک پر آیا اور اسے کراس کر کے سڑک کی دوسری طرف موجود ایک درخت کے موٹے تنے کے پیچھے اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے تنویر کی جیپ موڑ کاٹ کر آگے بڑھی اور پھر تیزی سے سائیڈ پر دوڑتی چلی گئی اور پھر درختوں کے جھنڈ میں جا کر غائب ہو گئی ۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا ۔ موڑ

اس کے پسٹل کی رینج میں تھا اس لئے اس کی نظریں موڑ پر جمی ہوئی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد نیلے رنگ کی ایک بڑی جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی ۔ عمران نے دیکھا کہ جیپ میں دو افراد سوار تھے ایک ڈرائیونگ سیٹ پر اور دوسرا سائیڈ سیٹ پر ۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے ۔ اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ یکلخت مڑی اور پھر لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں اس طرف کو دوڑتی چلی گئی جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے ۔ ڈرائیور اچانک ٹائر برسٹ ہو جانے کی وجہ سے اسٹیئرنگ کو سنبھالنے کی انتہائی جدوجہد میں مصروف تھا اور پھر جیپ کچھ آگے بڑھنے کے بعد رک گئی ۔ ڈرائیور واقعی ماہر تھا ۔ اس نے جیپ کو الٹنے سے بچا لیا تھا ۔ جیپ رکتے ہی وہ دونوں تیزی سے اچھل کر نیچے آئے ہی تھے کہ اچانک ایک بار پھر فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور اس طرح تڑپنے لگے جیسے کسی بھی لمحے ان کی روح نکلنے والی ہو ۔ ڈرائیور تو چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا جبکہ دوسرا آدمی کچھ دیر تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے درخت کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا سڑک کو کراس کر کے اس طرف کو بڑھا ۔ اتنی دیر میں درختوں کے جھنڈ سے تنویر اور صفدر باہر آئے اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے جیپ کے پاس پہنچ گئے ۔

" تم دونوں انہیں اٹھا کر جھنڈ میں لے جاؤ۔ میں جیپ لے کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر نے ان دونوں کو اٹھایا اور واپس جھنڈ کی طرف دوڑتے چلے گئے جبکہ عمران اچھل کر جیپ میں بیٹھا اور پھر وہ اسے سٹارٹ کر کے سنبھالتے ہوئے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ جھنڈ میں اس کے سارے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے جیپ کچھ آگے لے جا کر روک دی۔ اب خاص طور پر جھنڈ میں داخل ہوئے بغیر اسے باہر سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے جیپ روک کر اس کا انجن آف کیا اور پھر اچھل کر نیچے اتر آیا۔

" دونوں ہلاک تو نہیں ہو گئے"...... عمران نے واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔

" ڈرائیور تو ہلاک ہو چکا ہے۔ البتہ دوسرا صرف بے ہوش ہے۔ اس کی ٹانگوں پر فائر کیا گیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ عمران نے پیر پیچھے ہٹا لیا۔

" کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پپ۔ پپ۔ پیر ہٹاؤ۔ میں مر جاؤں گا۔ یہ عذاب ہے"۔ اس آدمی نے رک رک کر اور نحیف آواز میں کہا کیونکہ اس کے زخموں سے ابھی تک خون رس رہا تھا۔

" نام بتاؤ ورنہ"...... عمران نے کہا۔

" مم۔ مم۔ میرا نام مادھو ہے۔ مادھو"...... اس آدمی نے کہا۔

" کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے۔ سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی یا سپیشل ایجنسی سے۔ بولو"...... عمران نے کہا۔

" پپ۔ پپ۔ پاور ایجنسی۔ میں پاور ایجنسی کا ناگ پور میں ایجنٹ ہوں"...... مادھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ہمارا تعاقب کہاں سے کر رہے تھے اور کیوں"...... عمران نے کہا۔

" میں نے تمہیں ناگ پور میں ہی پہچان لیا تھا۔ میں کرنل فریدی کی بلیک سروس میں بھی کام کرتا رہا ہوں۔ پھر وہاں تمہارے ایک ساتھی نے تمہارا نام بھی لیا تھا۔ میں نے مادام ریکھا کو اطلاع دی تو انہوں نے مجھے تمہاری نگرانی کا حکم دے دیا۔ پھر تم جیپ لے کر اورنگ آباد آئے اور پھر وہاں سے پرتاب پور کی طرف بڑھے تو میں تمہارے پیچھے لگ گیا"...... مادھو نے رک رک کر ساری بات بتا دی۔

" مادام ریکھا کہاں ہے اور تم نے اسے کیا اطلاع دی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں ۔ میں نے انہیں اطلاع دی تھی کہ تم کانجی کے جنگلات میں جانے کے لئے جیپیں حاصل کر رہے ہو ۔ اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہوا"...... مادھو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کچھ فاصلے پر کھڑی اس کی جیپ سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا جبکہ صفدر بھاگ کر اس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادھو کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں ۔ عمران نے پیر ہٹا لیا ۔ اسی لمحے صفدر جیپ سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس آگیا۔ اس میں سے سیٹی کی آواز نکل رہی تھی ۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ریکھا کالنگ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"یس مادام ۔ میں مادھو بول رہا ہوں ۔ اوور"...... عمران نے مادھو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"تم نے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"میں جیپ چلا رہا تھا اس لئے مجھے رفتار کم کرنے اور مناسب جگہ پر سائیڈ میں لے جا کر روکنے میں کچھ دیر لگ گئی ہے مادام ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کہاں ہو اس وقت ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام ۔ میں پرتاب پور جانے والی سڑک پر موجود ہوں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ دو جیپوں میں سوار ہو کر پرتاب پور جا رہے ہیں مادام ۔ جو کانجی جنگلات کے آغاز میں بڑا قصبہ ہے اور میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"انہیں تم پر شک تو نہیں پڑا ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"نہیں مادام ۔ اس سڑک پر خاصی ٹریفک ہے اور میں بے حد محتاط بھی ہوں اور ویسے بھی ان کے ذہن میں یہ بات نہیں ہو گی کہ ان کا تعاقب بھی کیا جا سکتا ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ ۔ سنو ۔ فاریسٹ سیکشن کا چیف مہادیو اپنے سیکشن سمیت کانجی جنگلات میں پہنچ چکا ہے ۔ اس کی کال آئی تھی ۔ اس نے وہاں اپنی سیٹنگ کر لی ہے ۔ اب تم نے اسے رابطہ کر کے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنی ہیں میں تمہیں اس کی مخصوص فریکونسی بتا دیتی ہوں ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"یس مادام ۔ میرے لئے کیا حکم ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" تم پرتاب پور میں رک جانا ۔ ضرورت پڑنے پر تم سے رابطہ کر لیا جائے گا ۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر اس نے مادام ریکھا کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مادھو کالنگ ٹو سیکشن چیف مہادیو ۔ اوور "۔ عمران نے مادھو کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مہادیو اٹنڈنگ یو ۔ تم نے میری فریکونسی پر کیسے کال کی ہے ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مجھے ابھی مادام ریکھا نے کال کر کے کہا ہے کہ میں آپ کو رپورٹ دوں اور فریکونسی بھی انہوں نے بتائی ہے ۔ اوور "۔ عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں اس وقت اورنگ آباد سے پرتاب پور جانے والی سڑک پر موجود ہوں ۔ پاکیشیائی ایجنٹ کانجی جنگلات کی طرف جا رہے ہیں ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" کیا تفصیل ہے ۔ کتنے افراد ہیں اور ان کے حلیئے کیا ہیں اور وہ کس پر سوار ہیں ۔ اوور "....... مہادیو نے کہا۔

" وہ دو جیپوں پر سوار ہیں ۔ ان کی تعداد چھ ہے ۔ دو عورتیں اور چار مرد اور جہاں سے انہوں نے جیپیں حاصل کی ہیں انہیں کہا ہے

کہ وہ یہ دونوں جیپیں پرتاب پور میں چھوڑ دیں گے ۔ اوور "۔ عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ پرتاب پور سے آگے پیدل جنگلات میں داخل ہوں گے ۔ اوور "....... مہادیو نے کہا۔

" ہاں ۔ آپ کہاں موجود ہیں ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" میں جہاں بھی موجود ہوں تم اسے سمجھ نہیں سکتے ۔ تم ایسا کرو کہ پرتاب پور پہنچنے کے بعد وہ لوگ پیدل جس طرف سے جنگل میں داخل ہوں تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے ۔ اوور "....... مہادیو نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب ۔ اوور "....... عمران نے جواب دیا۔

" تم نے ان کے حلیئے نہیں بتائے ۔ اوور "....... مہادیو نے کہا۔

" جناب ۔ ہر قصبے میں انہوں نے میک اپ تبدیل کئے تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ جس میک اپ میں اس وقت ہیں پرتاب پور میں اسے تبدیل کر لیں ۔ اوور "....... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے اطلاع دینا ۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا ضرورت تھی انہیں درست تعداد بتانے کی ۔ اب اگر انہوں نے پرتاب پور میں پکٹنگ کر لی تو "....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کال ساتھ ساتھ مادام ریکھا بھی سن رہی تھی اور یقیناً اس مادھو نے ہماری تعداد پہلے ہی مادام ریکھا کو بتا دی ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیپٹن شکیل کی طرف مڑا۔

"تمہارے پاس کانجی جنگلات کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ وہ مجھے دو۔ اب مجھے اس مہادیو کی پوزیشن چیک کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کاغذ کھول کر جیپ کے بونٹ پر رکھا اور پھر اس پر جھک گیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور کاغذ کی ایک خالی سائیڈ پر اس نے نقشے کو دیکھ دیکھ کر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ یہ کام کرتا رہا پھر اس نے نقشے پر بال پوائنٹ سے لکیریں لگانا شروع کر دیں جو ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد اس نے ایک جگہ پر دائرہ ڈالا اور پھر نقشے کو اس طرح چیک کیا جیسے اس جگہ کو غور سے دیکھ رہا ہو۔

"ساگور۔ تو یہ مہادیو ساگور قبیلے میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر یہ یہاں ہے تو پھر لیبارٹری بھی یہیں ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ واقعی بہت بڑا گاؤں ہے۔ سائیڈ پر جنگلات بے حد وسیع ایریئے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہم اس لیبارٹری کو تلاش ہی نہ کر

سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں ہم کیسے پہنچیں گے۔ لامحالہ اب انہوں نے اس سارے علاقے میں پکٹنگ کر لی ہو گی جہاں سے پرتاب پور اور آگے ساگور پہنچا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم جیپیں پرتاب پور میں چھوڑنے کی بجائے آگے بڑھ جائیں اور تقریباً سو کلو میٹر دور جنگلات کی سائیڈ میں موجود بڑے قصبے آشتی میں جیپیں چھوڑ کر وہاں سے ساگور کی طرف بڑھ جائیں۔ یہ جگہ ساگور سے کافی پیچھے ہے اور یقیناً وہ اس طرف پکٹنگ نہیں کئے ہوئے ہوں گے جبکہ میں اسے کال کر کے یہ بتا دوں گا کہ ہم پرتاب پور میں ڈراپ ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود مادام ریکھا نے سر اٹھا کر دیکھا تو کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل ہو رہی تھی جس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ کے اوپر براؤن لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ اس کے بال گہرے سیاہ رنگ کے تھے اور اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے ۔ بڑی بڑی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک تھی ۔ یہ اوشا تھی مادام ریکھا کی نمبر ٹو ۔ اوشا طویل عرصہ تک ایکریمیا میں رہ چکی تھی اور وہاں اس نے باقاعدہ ٹریننگ حاصل کی تھی اور وہاں کی ایک نیم سرکاری ایجنسی میں کام کر رہی تھی ۔ وہ بے حد ذہین، ہوشیار اور تیز لڑکی تھی ۔ مادام ریکھا ایک مشن کے دوران ایکریمیا میں تھی تو اوشا سے اس کی ملاقات ہو گئی اور اوشا نے اس مشن میں اس کی بے حد مدد کی تھی اور اس کی ذہانت، مستعدی اور کام کرنے کے انداز کو دیکھ کر مادام ریکھا بے حد متاثر ہوئی ۔ اس نے اسے مستقل طور پر کافرستان سیٹ ہونے اور اپنی نمبر ٹو بننے کی آفر کر دی ۔ اوشا کافرستانی

نژاد ہی تھی ۔ البتہ اس کے والدین کافرستان سے ایکریمیا مستقل طور پر سیٹل ہو گئے تھے اور وہاں بلڈنگ میں آگ لگنے کے ایک حادثے میں اس کے والدین ہلاک ہو گئے تو اوشا وہاں بالکل اکیلی رہ گئی اس لئے اب بھی وہ وہاں اکیلی رہ رہی تھی اس لئے وہ فوراً رضامند ہو گئی اور پھر مادام ریکھا اسے اپنے ساتھ کافرستان لے آئی ۔ کاشی چونکہ اس دوران مستقل طور پر گریٹ لینڈ شفٹ ہو چکی تھی اس لئے اب اوشا ہی اس کی نمبر ٹو تھی ۔ یہاں بھی کئی کیسز میں اوشا کی ذہانت اور مستعدی نے پاور ایجنسی کو کامیابی سے ہمکنار کرایا تھا اس لئے مادام ریکھا اس سے بے حد متاثر تھی۔

"آؤ اوشا ۔ میں تمہاری ہی منتظر تھی" ...... مادام ریکھا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم اٹھ کر کھڑی کیوں ہو گئی ہو ۔ کیا کہیں جانا ہے"۔ اوشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ وہ دونوں آپس میں بے حد بے تکلف تھیں۔

"ہاں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایک مشن پر ہم نے کام کرنا ہے اور اس سلسلے میں کانجی کے جنگلات جانا ہے ۔ چلو باقی باتیں ہیلی کاپٹر میں ہوں گی" ...... مادام ریکھا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آ گئی ۔ اوشا بھی اس کے ساتھ ہی تھی اور پھر وہ آفس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر موجود خصوصی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئیں ۔ یہ ہیلی کاپٹر پاور ایجنسی کا ہی تھا اور مادام ریکھا ہی اسے

استعمال کرتی تھی ۔ ان دونوں کے بیٹھتے ہی پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو سٹارٹ کر کے اسے فضا میں بلند کیا اور پھر کافی بلندی پر جا کر اس نے اسے موڑ دیا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے ۔ کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے "...... اوشا نے کہا تو مادام ریکھا نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" لیکن کانجی کے جنگلات تو بے حد وسیع و عریض ہیں ۔ وہ لوگ وہاں لیبارٹری کو کیسے ٹریس کریں گے "...... اوشا نے کہا۔

" وہ عمران دنیا کا شاطر ترین آدمی ہے ۔ وہ لامحالہ کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لے گا "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" میں نے بھی اس کی بے حد تعریفیں سنی ہیں لیکن مہادیو نے وہاں کیا سیٹنگ کر رکھی ہے "...... اوشا نے کہا۔

" اس نے ساگور کے قریب ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور اونچے درختوں پر اس نے مخصوص آلات نصب کرائے ہیں جبکہ مختلف پوائنٹس پر اس کے سیکشن کے آدمی موجود ہیں ۔ جیسے ہی کسی طرف سے یہ لوگ داخل ہوں گے چیک کر لئے جائیں گے اور پھر ان کا باقاعدہ شکار کھیلا جائے گا "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" ادھر تم کہہ رہی ہو کہ عمران بے حد شاطر آدمی ہے اور ساتھ ہی تم ایسی باتیں کر رہی ہو جیسے وہ بچہ ہے کہ منہ اٹھائے جنگل میں داخل ہو جائے گا "...... اوشا نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم "...... مادام ریکھا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے اس نے پہلے ان جنگلات کا نقشہ حاصل کیا ہو گا ۔ اس پر غور کیا ہو گا اور وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی ۔ پھر اس نے یہ معلوم کیا ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے ۔ اس کے بعد وہ اس انداز میں وہاں داخل ہو گا کہ اسے کوئی چیک نہ کر سکے ۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں سے جنگلات میں داخل ہو گا "...... اوشا نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی میں نے اس پوائنٹ پر غور نہیں کیا ۔ لیکن ٹھہرو ۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کہاں سے داخل ہو گا "۔ مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور اس پر کال کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ریکھا کالنگ ۔ اوور "...... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

" مہادیو بول رہا ہوں مادام ۔ اوور "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے مہادیو ۔ اوور "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ۔ ہم نے یہاں مکمل کنٹرول کر لیا ہے ۔ تمام ایریئے میں آر ایس لائنرز نصب کر دیئے گئے ہیں اور ساگور قبیلے کے قریب ایک

چھوٹی سی پہاڑی کے اندر ایک وسیع غار میں ہیڈ کوارٹر بنا لیا گیا ہے جہاں سے ہم اس پورے علاقے اور اس کے ارد گرد علاقوں کو چوبیس گھنٹے مانیٹرنگ کرتے رہیں گے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

" اور تمہارے سیکشن کے آدمی کہاں ہیں ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ۔ اس معبد جس کے نیچے لیبارٹری ہے کے تین اطراف میں انتہائی خوفناک دلدلیں ہیں جو ہر لحاظ سے ناقابل عبور ہیں ۔ ایک طرف تنگ سا راستہ ہے ۔ وہاں درختوں پر ہم نے پکٹنگ کر لی ہے ۔ میرے سیکشن کے دس کے دس آدمی اس راستے کے گرد موجود دیوار کے متعدد پوائنٹس پر موجود ہیں ۔ اوور"...... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور اگر یہ لوگ ہیلی کاپٹر پر آئے تو پھر ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" اس کا بھی بندوبست کر لیا گیا ہے ۔ جنگل کے ایک حصے میں انتہائی گھنے درختوں کے اوپر خصوصی مچان بنا کر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب کر دی گئی ہیں اور وہاں ایئر مانیٹرنگ مشین بھی پہنچا دی گئی ہے ۔ وہاں سیکشن کے دو آدمی مستقل ڈیوٹی دیں گے اور کوئی بھی مشکوک ہیلی کاپٹر نظر آنے پر اسے ایک لمحے میں فضا میں ہی اڑا دیا جائے گا ۔ اوور"...... مہادیو نے جواب دیا۔

" ہمارے لئے تم نے کیا بندوبست کیا ہے ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" آپ کے لئے ساگور قبیلے کی حدود کے اندر ایک بڑی جھونپڑی خالی کرا لی گئی ہے اور وہاں ہم نے پورے جنگل کو مانیٹر کرنے والی کنٹرولنگ مشین کے ساتھ ساتھ وائرلیس فون سسٹم بھی نصب کرا دیا گیا ہے ۔ آپ وہاں بیٹھ کر نہ صرف پورے جنگل کو مانیٹر کر سکیں گی بلکہ ساتھ ساتھ ہمیں بھی احکامات دے سکیں گی ۔ اوور" ۔ مہادیو نے کہا۔

" گڈ ۔ تم نے واقعی فول پروف انتظامات کئے ہیں مہادیو ۔ لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کس طرف سے پہنچ رہے ہیں ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" نہیں مادام ۔ ابھی تو معلوم نہیں ہے ۔ بہرحال ہم نے ہر طرف کی ناکہ بندی کر لی ہے ۔ اوور"...... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا ایجنٹ ناگ پور سے ان کی نگرانی کر رہا ہے ۔ میں اس سے رابطہ کر کے تفصیل معلوم کرتی ہوں اور میں اسے تمہاری مخصوص فریکونسی دے کر کہہ دوں گی کہ وہ تم سے براہ راست رابطہ کرے تاکہ اگر تم اس سے کچھ معلوم کرنا چاہو تو کر سکو ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں اور میری نمبر ٹو اوشا ہم دونوں ایجنسی کے ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچ رہی ہیں ۔ تمہارے آدمی میرے ہیلی کاپٹر کو پہچانتے ہیں ۔اس کے باوجود میں کانجی جنگلات کے قریب پہنچ کر تم سے رابطہ کروں گی ۔اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوور اینڈ آل "...... مادام ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ہیلو ۔ریکھا کالنگ ۔اوور"...... مادام ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کچھ دیر تک کال اٹنڈ نہ کی گئی تو ریکھا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن پھر اچانک کال اٹنڈ کر لی گئی۔

"یس مادام ۔میں مادھو بول رہا ہوں ۔اوور"...... دوسری طرف سے مادھو کی آواز سنائی دی۔

" تم نے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے ۔اوور"۔ مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں جیپ چلا رہا تھا اس لئے اس کی رفتار کم کرنے اور مناسب جگہ پر سائیڈ میں لے جا کر روکنے میں کچھ دیر لگ گئی ۔اوور"۔ مادھو نے جواب دیا تو مادام ریکھا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس نے مادھو سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پوزیشن پوچھی تو مادھو نے اسے بتایا کہ یہ لوگ اورنگ آباد سے کانجی

جنگلات کے آغاز میں آنے والے قصبے پرتاب پور جا رہے ہیں اور میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں اور پھر اس نے ان کی تعداد بھی بتا دی جس پر ریکھا نے اسے مہادیو کے بارے میں بتا کر اسے مہادیو کی مخصوص فریکونسی بتا دی تا کہ وہ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کر سکے ۔اس کے ساتھ ہی مادام ریکھا نے ایک بٹن پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد اس کے ٹرانسمیٹر سے مادھو کی آواز ابھری اور پھر مادھو اور مہادیو کے درمیان ٹرانسمیٹر کال شروع ہو گئی اور مادام ریکھا خاموش بیٹھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتی رہی ۔جب کال ختم ہو گئی تو اس نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب تو میرے خیال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہیں رہا۔اب تو انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا پڑے گا"...... اوشا نے کہا۔

"کاش ایسا ہو جائے لیکن آج تک ایسا ہوا نہیں ۔یہ آدمی نجانے کس قسم کا ذہن رکھتا ہے کہ ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتا ہے ۔اب بھی مجھے شک ہے کہ مہادیو کے اس قدر کامیاب محاصرے کو یہ شخص کسی نہ کسی انداز میں ڈاج دے جائے گا اس لئے تو میں خود وہاں جا رہی ہوں ورنہ تو مہادیو اور اس کے سیکشن کے ساتھ میرا جانا ضروری نہیں تھا"...... مادام ریکھا نے کہا تو اوشا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ۔ مہادیو اور اس کے سیکشن نے لامحالہ ساگور کے ارد گرد تمام جال پھیلائے ہوئے ہوں گے اور ہم نے بھی بہرحال وہاں پہنچنا ہے اس لئے ہم چاہے کسی بھی راستے سے جائیں پہنچنا تو بہرحال ساگور ہی ہے"....... صفدر نے کہا۔ اس وقت بھی دونوں جیپیں سڑک پر دوڑتی ہوئی پرتاب پور کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آگے جا کر کسی اور پوائنٹ سے اندر داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے ۔ ہمیں اس جگہ سے اندر داخل ہونا چاہئے جہاں سے ہم جلد از جلد ساگور پہنچ سکیں کیونکہ جنگل میں ہم جیپیں استعمال نہ کر سکیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"ساگور کی پوزیشن ایسی ہے کہ ہر طرف سے تقریباً ایک سا ہی

فاصلہ پڑتا ہے لیکن تمہاری بات درست ہے اور یہ بات اب میرے ذہن میں واضح ہو رہی ہے کہ ہمیں اس طرح احمقانہ انداز میں جنگل میں داخل نہیں ہونا چاہئے ۔ یہ مہادیو اور اس کا سیکشن اگر جنگلات میں کام کرنے کے لئے خصوصی تربیت یافتہ ہے تو پھر ان لوگوں نے صرف چند آلات نصب کر کے اور چند افراد جھاڑیوں میں بٹھانے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہو گا ۔ انہوں نے وہاں ہر طرح کے ٹریپ لگائے ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو واقعی ہم احمقوں کی طرح ان کے ٹریپ میں پھنس جائیں گے"....... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بجائے سیدھا ساگور پہنچنے کے پہلے کسی اور قبیلے کا رخ کرنا چاہئے ۔ پھر ان کے میک اپ اور لباسوں میں ہم ساگور پہنچیں ۔ اس طرح ہم کم از کم اپنے ڈیفنس کے لئے تیار تو رہیں گے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے جیپ کی سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر تنویر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرو اور پھر اس سے پوچھو کہ اس کا کیا خیال ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ۔ وہ تو یہی کہے گا کہ سب مشین گنیں اٹھائیں اور جنگل میں گھس جائیں"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اسے اس قدر سادہ لوح سمجھتی ہو ۔ حیرت ہے ۔ وہ ہم سب

سے زیادہ ہوشیار ذہن کا مالک ہے۔ تم اسے کال کر کے پوچھو۔ پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

" یس۔ تنویر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

" تنویر۔ ہم ساگور میں لیبارٹری پر حملہ کرنے کے بارے میں ڈسکس کر رہے ہیں"...... جولیا نے کہا اور پھر اوور کہنے سے پہلے اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی تجاویز بھی بتا دیں۔

" مجھے کیوں کال کیا ہے تم نے۔ سارے فلاسفر تو ایک ہی جیپ میں اکٹھے ہیں۔ اوور"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران کا خیال ہے کہ تم بے حد ہوشیار ذہن کے مالک ہو اس لئے تم سے پوچھ لینا چاہئے جبکہ میرا خیال ہے کہ تم ڈائریکٹ ایکشن کی بات کرو گے۔ اوور"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اس گفتگو سے لطف اندوز ہونے لگ گئی تھی۔

" ان حالات میں کیسے ڈائریکٹ ایکشن ہو سکتا ہے۔ وہاں وسیع جنگل ہے اور ہر طرف ان لوگوں نے ٹریپ لگائے ہوئے ہوں گے۔ ہم ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے ان کے کتنے آدمی مار لیں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی تو جولیا کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

" پھر تمہاری کیا تجویز ہے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

" ہم نے بہرحال ساگور پہنچنا ہے اور ساگور پہنچنے کے لئے ہمیں طویل جنگل پار کرنا پڑے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم کسی قریبی فوجی چھاؤنی سے کوئی گن شپ ہیلی کاپٹر اڑائیں اور اس ہیلی کاپٹر پر ساگور کے علاقے میں جا کر براہ راست اتر جائیں۔ پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اوور"...... تنویر نے جواب دیا۔

" بات تو تم نے وہی ڈائریکٹ ایکشن والی ہی کی ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ صالحہ سے کہو کہ اس کے ذہن میں کوئی تجویز ہے تو وہ بتا دے۔ اوور"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اکیلی جنگل میں داخل ہوں۔ لازماً وہ لوگ ہمیں عورتوں کی وجہ سے گولی مارنے کی بجائے پکڑ کر اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے۔ پھر آگے مزید کارروائی کی جا سکتی ہے کیونکہ اس طرح ان کا نیٹ ورک بہرحال سامنے آ جائے گا۔ اوور"...... صالحہ کی آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے۔ تم نے اچھی تجویز پیش کی ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے سائیڈ پر رکھ دیا۔

" اب بتاؤ کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ابھی میرا فیصلہ کرنا باقی ہے ۔ حیرت ہے میں نے بڑے عرصے سے فیصلہ کر رکھا ہے لیکن صفدر ہی آگے نہیں بڑھ رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔

" بکواس مت کرو ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے ۔ یہ مشن کا مسئلہ ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے۔

" لیکن ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ ان لوگوں نے وہاں کیا ٹریپ بچھا رکھے ہوں گے اس لئے ہماری کوئی بھی کوشش احمقانہ ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ تو جب تک ہم وہاں پہنچ نہ جائیں اس وقت تک کیسے معلوم ہو سکے گا"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر کے اسے سائیڈ پر لے جانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے جیپ روک دی۔

" صفدر ۔ تم جیپ چلاؤ۔ میں ٹرانسمیٹر کال کر لوں"...... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر گیا۔ ان کے عقب میں آئی ہوئی جیپ بھی اب آہستہ ہو گئی تھی لیکن اس کے رکنے سے پہلے صفدر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ آگے بڑھا دی ۔ عمران اب صفدر کی سیٹ پر بیٹھا تھا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مادھو کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے مادھو کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مہادیو اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے مہادیو کی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیائی ایجنٹ پرتاب پور کے قریب پہنچنے والے ہیں ۔ مادام پہنچ گئی ہیں آپ کے پاس یا نہیں ۔ اوور"...... عمران نے مادھو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" مادام ایجنسی کے ہیلی کاپٹر میں آ رہی ہیں ۔ ان کی نائب اوشا بھی ان کے ساتھ ہے ۔ وہ دو گھنٹوں بعد پہنچ جائیں گی ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں نے مادام کو رپورٹ دینی ہے ۔ میں نے سوچا کہ شاید مادام کانجی پہنچ چکی ہوں ۔ اوور"...... عمران نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" کیا رپورٹ ہے ۔ مجھے بتاؤ ۔ میں یہاں کا انچارج ہوں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مہادیو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی ۔ شاید اس کا مقصد بھی یہی تھا۔

" آپ انچارج ضرور ہیں جناب لیکن مادام کو یہ رپورٹ دینی اس لئے ضروری ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی جو باتیں میں نے تھری ایکس پر سنی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے جنگل میں موجود آپ کا تمام سیٹ اپ بریک کرنے کا انتظام کر لیا ہے ۔ اوور"۔

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے کیا سیٹ اپ کیا ہے۔ اوور"...... مہادیو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ انہوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے وہاں سٹیام بم استعمال کرنے ہیں جن سے تمام سیٹ اپ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اب مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ سیٹام بم کیا ہوتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سیٹام بم۔ یہ کون سے بم ہوتے ہیں۔ بہرحال تم بے فکر رہو ایک بار انہیں جنگل میں داخل ہونے دو۔ یہاں انہیں ہر درخت کے پیچھے موت ملے گی"...... مہادیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ نے سیٹ اپ کیا ہے۔ آپ جانیں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے۔ اسی لئے میں مادام سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کون انہیں ختم کرے گا۔ کیا تم۔ بولو۔ اوور"...... مہادیو نے بھڑک کر کہا۔

"نہیں جناب۔ میں تو اکیلا ہوں۔ میں صرف نگرانی تک ہی محدود ہوں۔ مادام خود ہی کوئی انتظام کریں گی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے کر لو بات۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران کے چہرے پر ایک بار پھر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اوور"...... مادام ریکھا کی تیز آواز سنائی دی۔

"مادھو بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم نے ابھی مہادیو سے جو باتیں کی ہیں وہ میں نے سن لی ہیں۔ سیٹام بم تو میں نے بھی نہیں سنے ہوئے۔ یہ کس قسم کے بم ہو سکتے ہیں۔ اوور"...... مادام ریکھا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ جو باتیں میں نے سنی ہیں ان سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ عمران کو کسی بھی ذریعے سے سیٹ اپ کے بارے میں بخوبی علم ہو چکا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ درختوں پر نصب آلات بے کار ہو جائیں گے اور مختلف مقامات پر چھپے ہوئے لوگوں کو آگ گھیر لے گی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مہادیو کے سیکشن میں بھی کوئی غدار موجود ہے۔ کہاں ہیں یہ ایجنٹ اس وقت۔ اوور"...... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"پرتاب پور کے قریب پہنچنے والے ہیں مادام۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم نگرانی کرتے رہو ۔ میں اب خود مہادیو سے بات کرتی ہوں ۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا معلوم ہوا ہے عمران صاحب "....... ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہاں ساگور کے گرد مہادیو نے درختوں پر مانیٹرنگ آلات نصب کر رکھے ہیں ورنہ ریکھا یہ نہ کہتی کہ وہاں کوئی غدار ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے واقعی ہر لحاظ سے ساگور کے گرد سائنسی اور انسانی گھیرا ڈال رکھا ہے اور اب یہ ضروری ہے کہ ہم کسی اور قبیلے میں پہنچیں اور پھر ان کے میک اپ میں آگے بڑھیں اس لئے اب ہم پرتاب پور میں رک جائیں گے ۔ میں نے اورنگ آباد سے وہاں کے لئے ایک ٹپ حاصل کی ہوئی ہے "....... عمران نے کہا۔

" کیسی ٹپ "....... جولیا نے کہا۔

" پرتاب پور میں ایک معبد ہے جسے راگری معبد کہا جاتا ہے ۔ قدیم راگری قبیلے کے افراد نے اسے تیار کیا تھا جب وہ پرتاب پور والے علاقے میں رہتے تھے ۔ اب یہ قبیلہ ختم ہو چکا ہے یا وہ شہر میں منتقل ہو چکا ہے ۔ البتہ اس معبد کا بڑا پجاری جس کا نام روناٹا ہے اس کی مذہبی حیثیت پورے کانجی جنگل میں قائم ہے اور کانجی جنگلات میں رہنے والے تمام قبیلے اور ان کے پجاری اسے بڑا پجاری

کہتے ہیں اور اس کی بات بھی مانتے ہیں اور اس کا احترام بھی کرتے ہیں "....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ اکیلا آدمی کیا کرے گا "....... جولیا نے کہا۔

" اس سے ہمیں کسی دوسرے قبیلے کے بارے میں ٹپ مل جائے گی ۔ کچھ نہ کچھ تو ہو جائے گا "....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

مادام ریکھا اپنی نائب اوشا کے ہمراہ ساگور قبیلے کی جھونپڑیوں کے قریب ایک بڑے سے جھونپڑی نما مکان کے اندر موجود تھی ۔ مہادیو بھی ان کے ہمراہ تھا ۔ مہادیو لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا ۔ اس نے جینز کی پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ اس کے سر کے بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے ۔ چہرہ چوڑا اور اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک نمایاں تھی ۔ وہ تینوں اس وقت کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ یہ فولڈنگ کرسیاں تھیں جو خصوصی طور پر یہاں لائی گئی تھیں ۔ اس بڑے سے کمرے میں دو فولڈنگ بیڈ بھی موجود تھے اور ایک بڑی سی مشین ۔ ایک طرف آفس ٹیبل کے انداز کی فولڈنگ ٹیبل تھی جس کے پیچھے ایک کرسی رکھی ہوئی تھی ۔ اس ٹیبل پر سرخ رنگ کا ایک وائرلیس فون بھی موجود تھا ۔ یہ تمام انتظامات مہادیو نے کئے تھے ۔

"مہادیو ۔ تم نے بہترین انتظامات کئے ہیں ۔ ویسے میں نے مادھو کی کال ملنے کے بعد ٹرانسمیٹر کے ذریعے دارالحکومت کے ایک سائنس دان سے بات کی تھی ۔ میں سیٹام بم کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی ۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ بم آگ لگانے والے نیپام بموں کی طرز پر بنائے گئے ہیں لیکن ان بموں کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بم صرف سائنسی آلات کو آگ لگاتے ہیں ۔ ان سے مخصوص ریز نکلتی ہیں جو وسیع علاقے میں پھیل جاتی ہیں اور اس رینج میں جہاں کوئی سائنسی مشینری اور اس کا سیٹ اپ موجود ہوتا ہے اسے آگ لگ جاتی ہے ۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ بم ابھی حال ہی میں ایکریمیا میں ایجاد کئے گئے ہیں اور ابھی یہ ایکریمین فوج کو بھی نہیں دیئے گئے اس لئے انہیں فی الحال کسی صورت بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا" ...... ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اس عمران کو اس کا علم کیسے ہو گیا" ...... اوشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ عمران خود سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھتا ہے اور سائنس کے جدید ترین رجحانات کے بارے میں بھی مطالعہ کرتا رہتا ہے ۔ یقیناً اس نے اس بارے میں کہیں پڑھا ہو گا" ...... ریکھا نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مادھو غلط بیانی سے کام لے رہا ہے" ۔ اوشا نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی ۔

"کیا - کیا مطلب - یہ کیا کہہ رہی ہو تم"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ مہادیو جو خاموش بیٹھا ہوا تھا وہ بھی حیرت بھری نظروں سے اوشا کو دیکھنے لگا۔

"اگر عمران یہ بم حاصل نہیں کر سکتا تو پھر اسے ان بموں کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے بات کرنے کی کیا ضرورت تھی - وہ ہم سے تو بات نہیں کر رہا تھا کہ یہ سوچا جائے کہ وہ ہمیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے - وہ تو اپنے ساتھیوں سے بات کر رہا تھا اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یقیناً مادھو نے یہ بات خود کی ہے لیکن اسے کیسے ان جدید ترین بموں کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے اور اس نے کیوں یہ بات آپ سے کی ہے"...... اوشا نے بات کرتے کرتے خود ہی اپنی بات کا تجزیہ بھی شروع کر دیا۔

"اوہ - اوہ - ویری بیڈ - رئیلی ویری بیڈ - میں سمجھ گئی ہوں کہ کیا ہوا ہے - مادھو عمران کی نگرانی کر رہا تھا - ہم سمجھتے رہے کہ مادھو ابھی تک اس کی نگرانی کر رہا ہے جبکہ تمہاری بات سے اب یہ معاملہ واضح ہو گیا ہے کہ ہم سے بات کرنے والا مادھو نہیں بلکہ عمران تھا - مادھو اس کے ہاتھ لگ گیا اور پھر عمران مادھو بن کر ہم سے بات کرتا رہا اور اس نے جان بوجھ کر سیٹام بموں کی بات کی تاکہ ہم ان کے بارے میں معلوم کر کے خوفزدہ ہو جائیں اور اپنا سائنسی سیٹ اپ ختم کر دیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہاں مادام - عمران میں یہ صلاحیت موجود ہے - وہ دوسروں کی

آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر سکتا ہے - میں نے تو بہرحال پہلی بار مادھو کی آواز سنی تھی لیکن آپ کو بھی اگر شک نہیں ہو سکا تو پھر اس طرح کی کامیاب نقل عمران ہی کر سکتا ہے - میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ میں کرنل فریدی کی بلیک سروس میں کام کرتا رہا ہوں اس لئے مجھے اس بارے میں اچھی طرح معلوم ہے"...... مہادیو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے چیک کرنا پڑے گا ورنہ ہم واقعی مار کھا جائیں گے"۔ مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کو آن کر دیا۔

"ہیلو - ہیلو - ریکھا کالنگ - اوور"...... مادام ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس - مادھو بول رہا ہوں مادام - اوور"...... دوسری طرف سے مادھو کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم اس وقت - اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"پرتاب پور میں مادام - اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں - اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ بھی پرتاب پور کی ایک سرائے میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا - تمہاری بیوی کا پیغام ہیڈ کوارٹر میں آیا تھا جسے مجھ تک

پہنچا دیا گیا ہے ۔ تمہاری بیوی اچانک شدید بیمار ہو گئی ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ناگ پور سے دارالحکومت کے ہسپتال میں جانا چاہتی ہے ۔ میں نے پیغام ملتے ہی ہیڈ کوارٹر کو کہہ دیا ہے کہ وہ ایسا کرے تمہیں صرف بتا رہی ہوں ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ کا شکریہ مادام ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم مادھو کی بجائے عمران بول رہے ہو کیونکہ مادھو کی بیوی تو ایک سال پہلے ٹرین ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تھی ۔ میں نے صرف چیک کرنے کے لئے یہ بات کی تھی ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں مادھو ہی بول رہا ہوں مادام ۔ میں نے دوسری شادی دو ہفتے پہلے کی تھی ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ تم عمران ہو کیونکہ مادھو نے دوسری شادی نہیں کی اور مجھے اس بارے میں علم ہے ۔ یہ سن لو کہ تم اور تمہارے ساتھی اب کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جا سکتے ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیا اس بار تم اکیلی ہو ۔ وہ چیف شاگل سامنے نہیں آ رہا ۔ اوور"...... اس بار دوسری طرف سے بدلی ہوئی آواز اور لہجے میں کہا گیا تو اوشا بے اختیار اچھل پڑی ۔

" تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت میری ایجنسی کے

ہاتھوں لکھی جا چکی ہے ۔ شاگل جذباتی اور احمق آدمی ہے اس لئے اس بار اسے سامنے نہیں لایا گیا ۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" آپ نے بڑے طریقے سے اسے کور کیا ہے مادام اور وہ اصلیت ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا ہے لیکن اب یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ سیٹام بموں والی بات عمران کی تھی"...... اوشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری ذہانت کی وجہ سے اصل بات سامنے آ گئی ہے ورنہ یہ شخص لامحالہ مادھو بن کر کوئی نہ کوئی چکر چلانے میں کامیاب ہو جاتا اور اب مجھے اس بات پر بھی شک ہے کہ یہ لوگ پرتاب پور میں موجود بھی ہیں یا نہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ۔ وہ کہیں بھی ہوں انہوں نے پہنچنا تو بہرحال یہیں ہے اور اس بار میں نے جو سیٹ اپ کیا ہے اس سے یہ کسی صورت بھی بچ کر نہیں جا سکتے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اس مشین کے ذریعے آپ نے تمام سیٹ اپ چیک کر لیا ہے"...... مہادیو نے کہا۔

" مادام ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ساگور قبیلے کے افراد کے میک اپ میں خاموشی سے اس گاؤں میں پہنچ جائیں ۔ ہم میں سے کسی کو بھی اس قبیلے کے تمام افراد یا ان کے آنے جانے کے بارے میں علم نہیں ہے"...... اوشا نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مادام ۔ یہ پورا گاؤں خالی کرا لیا گیا ہے ۔

یہاں جھونپڑیاں موجود ہیں لیکن قبیلے کے افراد موجود نہیں ہیں ۔ میں نے ان کے بڑے سردار اور پجاری کو بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ ایک ماہ تک پورے قبیلے کو کسی اور جگہ لے کر چلے جائیں ۔ چنانچہ بھاری رقم کے عوض انہوں نے میری پیشکش قبول کر لی ہے ۔ ویسے بھی قبیلے سال میں ایک بار دوسرے قبیلوں کی حدود میں جاتے رہتے ہیں اس لئے وہ کسی دور دراز قبیلے کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ۔ البتہ میں نے اس قبیلے کے ان رہائشی جھونپڑیوں کے گرد بھی خصوصی کیمرے نصب کرا دیئے ہیں تاکہ اگر کسی بھی طرف سے کوئی آدمی بھی ادھر آئے تو اسے چیک کیا جا سکے ''۔ مہادیو نے کہا۔

'' اوہ ۔ ویری گڈ ۔ تم نے واقعی بہترین کام کیا ہے ۔ گڈ ۔ اب مجھے پوری تسلی ہو گئی ہے ۔ اب یہ لوگ بچ کر نہیں جا سکتے ''۔ مادام ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

'' اب مجھے اجازت دیں ''...... مہادیو نے اٹھتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مہادیو اسے سلام کر کے جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

'' مادام ۔ کیا ہم یہاں صرف بیٹھ کر انتظار کرتی رہیں گی ''۔ اوشا نے کہا۔

'' تو اور کیا کر سکتی ہیں ''...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'' مادام ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم باہر نکل کر باقاعدہ کام کریں ''...... اوشا نے کہا۔

'' نہیں ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ جب تک وہ لوگ مانیٹر نہ ہو جائیں تب تک ہم صرف پرائیوٹ چیکنگ ہی کریں گے اور باہر رہ کر بھی کیا کیا جا سکتا ہے ''...... مادام ریکھا نے کہا تو اوشا نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اسے مایوسی ہوئی ہو اور اس کے اس انداز میں منہ بنانے پر مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

'' منہ بنانے کی ضرورت نہیں اوشا ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہمارا بھرپور ٹکراؤ ہو گا اس لئے تمہاری بے چینی جلد ہی دور ہو جائے گی ''...... مادام ریکھا نے کہا تو اوشا چونک پڑی۔

'' نہیں مادام ۔ جو سیٹ اپ یہاں کیا گیا ہے اس سے بہتر ٹریپ ممکن ہی نہیں ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ایک طرف کوئی پرندہ بھی اب ساگور معبد تک زندہ سلامت نہیں پہنچ سکتا اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمیں صرف ان کی لاشیں ہی دیکھنے کو ملیں گی ''۔ اوشا نے کہا۔

'' اگر ایسا ہو جاتا ہے تو پھر بھی اچھا ہے لیکن اس سے پہلے کئی بار اس سے بھی زیادہ بہترین پلاننگ کو اس عمران نے اپنے شیطانی ذہن کی مدد سے بکھیر کر رکھ دیا تھا اس لئے ہمیں باہر جا کر فضول وقت ضائع کرنے کی بجائے یہ سوچنا چاہئے کہ اگر ہم عمران کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے ''...... مادام ریکھا نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر ایک ہی حل ہے کہ ہمیں ایسی قدرت حاصل ہو جائے کہ یہ انسانوں اور کیمروں کی نظروں سے بچ کر ساگور معبد پہنچ جائیں"...... اوشا نے کہا تو مادام ریکھا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا تو اوشا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے کہہ رہی ہو کہ ویسے ہی ہو گا جیسے اس نے کہا ہے۔

ڈاکٹر بھاشاکر ایک کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ ساتھ ہی ایک پیڈ رکھا ہوا تھا جس پر وہ فائل پڑھنے کے ساتھ ساتھ ضروری نوٹس بھی لکھ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر بھاشاکر اس طرح چونکا جیسے فون کی گھنٹی کی بجائے کمرے میں اچانک کوئی بم پھٹ پڑا ہو کیونکہ اس فون کا رابطہ صرف کافرستان کے صدر سے تھا اور صرف صدر کو ہی معلوم تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے۔ اس لئے گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال صدر کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کرائیں بات"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں سر"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر بھاشاکر ۔ کام کی رفتار کیا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو سکے گا"...... صدر نے پوچھا۔

"جناب ۔ رفتار خاصی تیز ہے ۔ ہم تقریباً کامیابی کے قریب پہنچ چکے ہیں اور ابھی مزید ایک ہفتہ تو لگ ہی جائے گا"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے جواب دیا۔

"کیا ایک ہفتے بعد یہ آلہ اس قدر وسیع رینج میں آ جائے گا کہ کافرستان جیسے وسیع ملک کا مکمل تحفظ کر سکے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے کافرستان کی وسعت کو مدنظر رکھ کر ہی اس کی رینج پر کام شروع کیا تھا"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"اوکے ۔ پھر تو آپ کو یہاں سے شفٹ کرنا مناسب نہیں ہے ۔ ایک ہفتہ تو بہرحال گزر ہی جائے گا"...... دوسری طرف سے صدر نے کہا تو ڈاکٹر بھاشاکر بے اختیار چونک پڑا۔

"جناب ۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس آلے کے بارے میں نہ صرف علم

ہو چکا ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کانجی کے جنگلات میں اس پر مزید کام کر رہے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کانجی کے جنگلات میں آپ تک پہنچنے کے لئے کافرستان میں داخل ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں کیسے معلوم ہو گیا سر۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے ۔ آپ کے اور میرے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں ہے"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ ایسے ہی ہیں جس کو جس قدر ٹاپ سیکرٹ قرار دیا جائے انہیں کسی نہ کسی طرح معلوم ہو جاتا ہے ۔ بہرحال یہ بات چھوڑیں ۔ آپ نے اپنا کام کرنا ہے ۔ آپ کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے اس لئے میں نے پاور ایجنسی کو یہ ٹاسک دے دیا ہے اور ابھی میری بات پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا سے ہوئی ہے ۔ اس نے ساگور معبد کے گرد جس طرح کا جال بچھایا ہے اس سے میں مکمل طور پر مطمئن ہو گیا ہوں کہ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کر لیں آپ تک نہیں پہنچ سکتے ۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ ساگور معبد کے نیچے موجود لیبارٹری کو خصوصی طور پر اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ وہ طاقتور سے طاقتور بم سے بھی تباہ نہیں ہو سکتی ۔ میں نے یہ بات آپ کو صرف اس لئے بتائی ہے کہ آپ نے اب لیبارٹری کا راستہ اندر سے کسی صورت بھی نہیں کھولنا ۔ باہر کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر۔ اگر آپ نے حکم دیا تو پھر تو کھولنا پڑے گا"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"یہی بات میں آپ کو بتانا چاہتا تھا ڈاکٹر بھاشاکر کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہر آدمی کی آواز اور لہجہ اختیار کرنے پر قدرت رکھتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا ٹاپ سیکرٹ نمبر معلوم کر لے اور پھر میری آواز میں آپ کو حکم دے دے۔ چنانچہ یہ میرا فائنل حکم ہے کہ جب تک آپ ریسرچ مکمل نہ کر لیں کسی صورت بھی چاہے میں ہی کیوں نہ حکم دوں آپ نے لیبارٹری کا راستہ نہیں کھولنا۔ جب یہ مکمل ہو جائے تو آپ نے مجھے کال کر کے بتانا ہے۔ آپ نے اپنا نام ڈاکٹر بھاشاکر کی بجائے ڈاکٹر لارسن بتانا ہے۔ یہ کوڈ ہو گا تاکہ میں سمجھ جاؤں کہ کال آپ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد میں مناسب احکامات دوں گا اور آپ اپنے والد کا نام بھی مجھے بتا دیں۔ میں آپ سے آپ کے والد کا نام پوچھوں گا کیونکہ آپ کی شناخت بے حد ضروری ہے"...... صدر نے کہا۔

"میرے والد کا نام ٹھاکر ہے جناب"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ مطمئن ہو کر کام کرتے رہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ اس انداز میں مجھ سے کام نہ ہو سکے گا اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے مادام ریکھا کا نمبر دے دیں تاکہ میں انہیں بتا دوں کہ وہ مجھے ساتھ ساتھ معاملات سے آگاہ رکھیں"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر بھاشاکر۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ آپ بس کام کریں اور لیبارٹری کا وے کسی صورت نہ کھولیں اور ہر قسم کی فکر سے بے نیاز ہو جائیں"...... صدر نے کہا۔

"اوکے سر"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا تو دوسری طرف سے گڈ بائی کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے بھی پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں کافی سن رکھا تھا کہ یہ آدمی لیبارٹریوں کو تباہ کرنے میں خصوصی مہارت رکھتا ہے اس لئے وہ مطمئن نہ تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ اس فون کا تعلق سیٹلائٹ سے تھا اس لئے وہ اس کی مدد سے پوری دنیا میں بات کر سکتا تھا۔

"گوپاتھی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں گوپاتھی"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے۔ کیسے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پاور ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو"۔ ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں پاور ایجنسی کی چیف سے فون پر ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس وقت کانجی کے جنگلات میں موجود ایک خفیہ لیبارٹری میں موجود ہوں۔ میرے پاس سیٹلائٹ فون نمبر موجود ہے تم مجھے پاور ایجنسی کی چیف کا نمبر معلوم کر کے بتا دو"۔ ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا۔

"کیا نمبر ہے آپ کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشا کر نے اپنا نمبر بتا دیا۔

"اوکے جناب۔ میں معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشا کر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ گوپاتھی نمبر معلوم کر لے گا اور پھر وہ مادام ریکھا سے بات کر کے تسلی کر لیا کرے گا۔ گوپاتھی کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ اس کا تعلق وزارت سائنس کے ایسے شعبے سے ہے جو خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ رابطے میں رہتا ہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر بھاشا کر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر بھاشا کر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا۔

"گوپاتھی بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے گوپاتھی کی آواز سنائی دی۔

"معلوم ہوا ہے نمبر"...... ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا۔

"یس سر۔ مادام ریکھا اپنے ایک مخصوص سیکشن کے ساتھ اس وقت کانجی کے جنگلات میں موجود ہے اور ان کے پاس بھی سیٹلائٹ فون نمبر ہے۔ میں نے ان کے ہیڈ کوارٹر سے یہ نمبر معلوم کر لیا ہے اور کنفرمیشن کے لئے فون پر بات بھی کر لی ہے لیکن میں نے انہیں ان کے پوچھنے پر صرف اتنا کہا ہے کہ کوئی سائنس دان ان سے بات کرنا چاہتا ہے۔ آپ کا نام میں نے نہیں لیا کہ شاید آپ انہیں نہ بتانا چاہتے ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا نمبر ہے"...... ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا تو گوپاتھی نے نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے گوپاتھی کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر بھاشا کر بول رہا ہوں۔ کیا آپ مادام ریکھا ہیں"۔ ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کو میرے نمبر کا کیسے علم ہوا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے گوپاتھی سے کہا تھا کہ وہ تمہارا نمبر معلوم کر کے مجھے بتائے"...... ڈاکٹر بھاشا کر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو جس سائنس دان کی وہ بات کر رہا تھا وہ آپ ہیں۔

فرمائیے ۔ کیسے فون کیا ہے ۔ کوئی خاص بات"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" صدر صاحب نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کانجی کے جنگلات میں پہنچ چکے ہیں اور آپ نے ان کے خلاف کوئی خاص سیٹ اپ کیا ہے ۔ میں اس سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

" آپ کا فون نمبر کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے اپنا نمبر بتا دیا۔

" آپ فون بند کریں ۔ میں خود آپ کو فون کرتی ہوں تاکہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ آپ واقعی ڈاکٹر بھاشاکر ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" ہاں ۔ کر لیں"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ کچھ دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر بھاشاکر نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

" مادام ریکھا بول رہی ہوں ۔ چیف آف پاور ایجنسی" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں مادام ریکھا ۔ اب بتا دیں کہ آپ نے کیا سیٹ اپ کر رکھا ہے"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس لئے کہ میں اپنا کام تسلی اور اطمینان سے کر سکوں" ۔ ڈاکٹر

بھاشاکر نے کہا تو دوسری طرف سے مادام ریکھا نے پورے حفاظتی سیٹ اپ کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ ویری گڈ ۔ یہ واقعی بہترین سیٹ اپ ہے ۔ آپ کا بے حد شکریہ ۔ اب میں اطمینان سے کام کر سکوں گا"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

" آپ واقعی بے فکر ہو کر کام کریں ڈاکٹر بھاشاکر ۔ یہ لوگ کسی صورت ٹاسک تک نہ پہنچ سکیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات تھے اور وہ دوبارہ اپنی فائل پر جھک گیا لیکن ابھی اسے کام کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

" اب کس نے کال کیا ہے "...... ڈاکٹر بھاشاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

" ڈاکٹر راؤ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈاکٹر بھاشاکر چونک پڑا کیونکہ ڈاکٹر راؤ اس کی ٹیم میں تھا اور اس ریسرچ پر ہی کام کر رہا تھا ۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسرے فون سیٹ سے بات کی جا رہی ہے۔

" ہاں ۔ کیا ہوا ڈاکٹر راؤ ۔ کوئی خاص بات"...... ڈاکٹر بھاشاکر

نے کہا۔

" جناب ۔ ایک اہم مسئلہ سامنے آیا ہے ۔ تھری ایس فور ون سائیفل مشین میں خرابی پیدا ہو گئی ہے جو کسی صورت ٹھیک نہیں ہو رہی "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ پھر "...... ڈاکٹر بھاشاکر نے چونک کر کہا کیونکہ ڈاکٹر راؤ ہی مشینری کا انچارج تھا۔

" اس کی جگہ نئی مشین منگوانا پڑے گی ۔ تب ہی کام آگے بڑھے گا"...... ڈاکٹر راؤ نے کہا۔

" نہیں ڈاکٹر راؤ ۔ آپ کو ہر صورت میں اسی مشین کو درست کرنا ہو گا ۔ اب لیبارٹری اس وقت تک نہیں کھل سکتی جب تک کام مکمل نہ ہو جائے"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے حتمی لہجے میں کہا۔

" پھر جناب ۔ اس کی مرمت میں دو روز لگ جائیں گے اور تب تک کام آگے نہیں بڑھ سکے گا جبکہ دارالحکومت سے نئی مشین چند گھنٹوں میں آ سکتی ہے"...... ڈاکٹر راؤ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا شاید اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ڈاکٹر بھاشاکر کیوں اس مشین کو صحیح کرنے کی ضد کر رہا ہے۔

" ڈاکٹر راؤ ۔ تمہیں بیرونی صورت حال کا علم نہیں ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہم سے یہ آلہ اور فارمولا حاصل کرنے کے لئے یہاں پہنچ چکی ہے جبکہ کافرستان کی پاور ایجنسی نے ہماری لیبارٹری کے باہر انتہائی سخت حفاظتی نظام قائم کر رکھا ہے ۔ ان حالات میں صدر

کافرستان نے ابھی مجھے فون پر حکم دیا ہے کہ جب تک کام ختم نہ ہو ہم نے لیبارٹری کا راستہ جو کہ سیلڈ ہے کسی صورت بھی نہیں کھولنا اس لئے ان حالات میں نہ راستہ کھولا جا سکتا ہے اور نہ ہی نئی مشین باہر سے لائی جا سکتی ہے"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ یہ بات ہے ۔ ٹھیک ہے جناب ۔ ہم اس پر کام کرتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے رسیور رکھ دیا۔

پرتاب پور کی سرائے کے ایک بڑے کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے جبکہ عمران انہیں وہاں چھوڑ کر راگری معبد کے بڑے پجاری سے ملنے گیا ہوا تھا اور وہ سب یہاں بیٹھے اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے لیکن عمران کو گئے ہوئے کافی وقت گزر گیا تھا لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔

"اس بار عمران صاحب براہ راست سامنے آنے سے گریز کر رہے ہیں۔ نجانے اس کی کیا وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وجہ کیا ہونی ہے۔ وہی احمقوں جیسی احتیاط"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس سائنسی سیٹ اپ سے خوفزدہ ہیں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران کے بارے میں سوچ سمجھ کر بات کیا کرو صالحہ۔ عمران جیسا شخص اور اس معمولی سے سیٹ اپ سے خوفزدہ ہو جائے۔ ایسی بات سوچنا بھی دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مشن بھی مکمل ہو جائے اور ہمارے پورے گروپ کو بھی خراش تک نہ آئے ورنہ عمران اگر چاہتا تو اب تک اس لیبارٹری کے اندر پہنچ بھی چکا ہوتا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری جولیا۔ میرا مقصد عمران صاحب کی توہین کرنا نہیں تھا"...... صالحہ نے کہا۔ وہ چونکہ عمران کے بارے میں جولیا کے جذبات کو اچھی طرح سمجھتی تھی اس لئے اس نے فوراً ہی معذرت کر لی تھی۔

"کوئی بھی مقصد ہو۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ یا ممبران پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع سے مکمل سلام کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے تو سلام اس انداز میں کیا ہے جیسے سلام کے بعد یا اہلِ القبور کہا جاتا ہے"...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک کمرے کو قبور تو نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اجتماعی قبر قرار دیا

جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بدشگونی کی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری"...... عمران نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ راگری معبد کے بڑے پجاری سے آپ کی ملاقات کامیاب نہیں ہو سکی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے یہ خیال آیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اس لئے کہ آپ کے سلام کرنے کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ یہ آئیڈیا ڈراپ کر چکے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا ذہن واقعی اب تیز رفتاری سے کام کرنے لگا ہے۔ واقعی مکمل سلام کرنے سے میرا مقصد یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحمتیں اور برکتیں نازل کرے کیونکہ جو مشن اب سامنے نظر آ رہا ہے اس کے لئے اسی دعا کی ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ بڑے پجاری صاحب سے ملاقات اس لئے کامیاب نہیں

153

رہی کہ پورا ساگور قبیلہ کسی دور دراز قبیلے کی طرف عارضی طور پر شفٹ ہو گیا ہے اور اب ساگور قبیلے کی تمام جھونپڑیاں خالی پڑی ہیں اور یقیناً یہ سارا انتظام اس مہادیو نے کیا ہو گا تاکہ ہم ساگور قبیلے کے آدمیوں کے روپ میں وہاں نہ پہنچ جائیں اس لئے میرا یہ آئیڈیا کہ ہم کسی دوسرے قبیلے کے افراد کے میک اپ میں ساگور قبیلے میں جا کر کام کریں ختم ہو گیا ہے اور اب آخری بات یہی رہ گئی ہے کہ ہم براہ راست ان سے ٹکرا جائیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ان لوگوں نے بہرحال ساگور کے گرد جو مانیٹرنگ سسٹم قائم کیا ہو گا اس کی رینج پورے کانجی جنگل تک تو نہیں پھیلی ہوئی ہو گی۔ محدود ہی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں صفدر۔ میرے ذہن میں اب یہ آئیڈیا ہے کہ اس رینج کے قریب سے مہادیو کے کسی آدمی کو اغوا کیا جائے اور پھر اسی سے اس حفاظتی نظام کی تفصیلات معلوم کر کے آگے بڑھا جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی اجنبی کو دیکھ کر الرٹ ہو جائیں گے اور نتیجہ یہ کہ اسے گھیر لیا جائے گا اس لئے اگر کوئی ساگور وہاں پہنچ جائے تو وہ اسے فوری گولی نہیں ماریں گے اس لئے میں نے یہاں سرائے کے مالک سے اس پوائنٹ کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈسکشن کی ہے اور بھاری معاوضے کے بدلے میں وہ ایک آدمی کو وہاں ہمارے ساتھ بھیجنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس آدمی کا

نام ترپاٹھی ہے اور یہ ساگور قبیلے کا ہی فرد ہے ۔ وہاں اس سے ساگور قبیلے کے کسی رواج کے خلاف کام ہو گیا جس کے نتیجہ میں اسے موت کی سزا دی گئی لیکن وہ فرار ہو کر پرتاب پور آگیا اور تب سے یہیں رہ رہا ہے ۔ اگر وہ کام کر دے تو ہم آسانی سے اس سسٹم کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" یہ تجویز واقعی بہتر ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فقرہ ختم ہوتا دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا ۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

" میرا نام ترپاٹھی ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ آجاؤ اندر"...... عمران نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا ترپاٹھی اندر داخل ہوا تو عمران نے دروازہ بند کر دیا۔

" بیٹھو ۔ میرا نام راف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ترپاٹھی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ترپاٹھی ۔ ہمارا تعلق حکومت کافرستان سے ہے ۔ ساگور قبیلے کے علاقے میں قدیم معبد کے نیچے حکومت کافرستان نے ایک سائنسی لیبارٹری خفیہ طور پر بنائی ہوئی ہے جس پر ملک دشمنوں نے قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کے بڑے بڑے سائنس دانوں کو یرغمال بنا لیا ہے ۔ حکومت وہاں فوج کے ذریعے حملہ اس لئے نہیں کر سکتی کہ

یہ لوگ بڑے بڑے سائنس دانوں کو ہلاک کر دیں گے جبکہ ملک دشمنوں نے اس پورے علاقے پر قبضہ کر کے وہاں اپنے آدمی بٹھا دیئے ہیں تاکہ حکومت کا کوئی آدمی وہاں تک پہنچ نہ سکے ۔ ہم نے حکومت کی طرف سے اس لیبارٹری میں موجود سائنس دانوں کو بھی بچانا ہے اور ان ملک دشمنوں پر بھی قابو پانا ہے ۔ ساگور قبیلے کو ان لوگوں نے معاوضہ دے کر یا ڈرا دھمکا کر کہیں اور بھجوایا ہے اس لئے اب پورا ساگور علاقہ ان کے قبضے میں ہے ۔ اگر ہم وہاں گئے تو وہ ہمیں اجنبی سمجھ کر ہم پر دور سے فائر کھول دیں گے جبکہ ہم ساگور کے قریب پہنچ کر رک جائیں گے جبکہ تم آگے بڑھ جاؤ گے اور تمہاری کوشش ہو گی کہ تم وہاں پھیلے ہوئے دشمنوں کے کسی ایک آدمی کو اغوا کر کے ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم اس سے اس سارے نظام کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں ۔ تمہاری اس کامیابی پر ہم تمہیں معاوضہ دیں گے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں تیار ہوں صاحب ۔ البتہ میری ایک گزارش ہے" ۔ ترپاٹھی نے کہا۔

" وہ کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" میں آپ کو اس چھپے ہوئے آدمی کی نشاندہی تو کر دوں گا لیکن اسے اغوا کرنا آپ کا کام ہو گا کیونکہ میرے لئے ایسا ممکن نہیں ہے ۔ میں اس ٹائپ کا آدمی ہی نہیں ہوں ۔ ساگور قبیلہ امن پسند قبیلہ ہے

اور وہاں کا کوئی آدمی لڑنے بھڑنے کا کام نہیں کرتا"...... ترپاٹھی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کیا تم نقشہ دیکھ کر اس راستے کے بارے میں بتا سکتے ہو جس راستے پر تم ہمیں لے جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ مجھے پرتاب پور میں رہتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں اور میں نے یہاں بہت کچھ سیکھ لیا ہے"...... ترپاٹھی نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے کھول کر میز پر پھیلا دیا۔

" یہ دیکھو۔ یہ ہے پرتاب پور جہاں ہم موجود ہیں"...... عمران نے نقشے میں ایک جگہ بال پوائنٹ سے دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب"...... ترپاٹھی نے جواب دیا۔

" اور یہ ہے ساگور علاقہ"...... عمران نے ایک اور جگہ پر بال پوائنٹ سے دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ میں دیکھتا ہوں"...... ترپاٹھی نے کہا اور نقشے پر جھک گیا۔ وہ کافی دیر تک نقشے کو بغور دیکھتا رہا۔

" میں ان پڑھ ہوں جناب اس لئے نقشے میں موجود گاؤں کے نام نہیں پڑھ سکتا۔ جس راستے سے میں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں اس راستے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے رامنی۔ آپ خود دیکھ کر مجھے بتائیں کہ رامنی گاؤں کہاں ہے"...... ترپاٹھی نے کہا تو عمران نے نقشے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک جگہ پر چھوٹا سا دائرہ لگا دیا۔

" یہ رامنی ہے"...... عمران نے کہا۔

" تو بس جناب۔ یہی راستہ ہے"...... پرتاب پور سے رامنی اور رامنی سے ساگور"...... ترپاٹھی نے کہا۔

" یہ کس قسم کا راستہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس راستے پر جیپیں چل سکتی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ باقاعدہ راستہ نہیں ہے لیکن کانجی جنگلات میں رہنے والے اکثر اس راستے کو ہی استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ سب سے مختصر راستہ ہے۔ میں خود اسی راستے سے پرتاب پور پہنچا تھا اور دوسری بات یہ کہ اس راستے پر جنگلی درندے بھی نہیں ہیں اور رامنی کے علاوہ اور کوئی گاؤں بھی نہیں آتا۔ اس راستے پر جیپیں اس انداز میں چل سکتی ہیں کہ ان کی رفتار آہستہ رکھی جائے"...... ترپاٹھی نے جواب دیا۔

" یہ رامنی ساگور علاقے سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ مقامی پیمانے کے طور پر تو یہ فاصلہ دس کوس کا ہو گا"...... ترپاٹھی نے جواب دیا۔

" ساگور کی حدود کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ رامنی سے اس کا فاصلہ اور کوئی خاص نشانی"...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ رامنی اور ساگور کے درمیان دس کوس کا فاصلہ ہے بلکہ ساگور علاقہ رامنی سے آٹھ کوس کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اس

کی خاص نشانی سارڈر درختوں کا ایک جنگل ہے۔ اس جنگل سے ساگور قبیلے کی حدود شروع ہو جاتی ہے"...... ترپاٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سارڈر درخت وہی ہوتے ہیں جن پر سارا سال سرخ رنگ کے پیالے نما پھول کھلے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ترپاٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ راستہ ساگور میں کہاں جا کر ختم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جناب ساگور گاؤں تک۔ جہاں ساگور کی رہائشی جھونپڑیاں ہیں"...... ترپاٹھی نے جواب دیا اور پھر عمران نے اس سے مختلف سوالات کر کے ساگور کے اس قدیم معبد، اس کے گرد دلدلوں اور معبد کو جانے والے راستے کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیں۔

" ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے یہ معلومات ہی کافی ہیں۔ اب تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ تمہیں معاوضہ پورا ملے گا"۔ عمران نے کہا اور جیب سے اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ترپاٹھی کی طرف بڑھا دی۔

" یہ۔ یہ اتنی رقم"...... ترپاٹھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ حکومتی رقم ہے اس لئے اطمینان سے خرچ کرو البتہ یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اس ملاقات یا اس میں ہونے والی باتوں کی کسی کو

ہوا نہ لگے ورنہ تم جانتے ہو کہ حکومت تمہارے خلاف کیا نہیں کر سکتی۔ سرائے کے مالک کو بے شک یہ بتا دینا کہ ہم نے ارادہ بدل دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی۔ جی۔ بہت بہتر۔ مہربانی جناب۔ آپ بے فکر رہیں جیسے آپ کہہ رہے ہیں ویسے ہی ہو گا جناب"...... ترپاٹھی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر گڈی کو جیب میں ڈال کر اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا ضرورت تھی اتنی بھاری رقم دینے کی"...... جولیا نے کہا۔

" ہم نے جنگل میں جانا ہے اور جنگل میں ریستوران نہیں ہیں جہاں یہ رقم خرچ ہوتی۔ یہ غریب آدمی ہے۔ چار دن اطمینان سے گزار لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ آپ کا پروگرام جیپوں پر جانے کا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ ورنہ تو اتنا طویل سفر پیدل کرتے کرتے ہم بوڑھے ہو جائیں گے اور وہاں نجانے کتنے دن کا کام رہ گیا ہے اور جب تک ہم وہاں پہنچیں وہ کام کر کے واپس بھی جا چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" عمران صاحب۔ اس مادھو کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ نے اس کا ٹرانسمیٹر تو آپ کے پاس ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مادھو بن کر وہاں چلے جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مادھو کا کردار ختم ہو گیا ہے اور جب میں واپس آ رہا تھا تو ٹرانسمیٹر پر مادام ریکھا کی کال آئی تھی اور اس نے مادھو کے باپ کا نام معلوم کیا اور پھر اس نے خود ہی کہہ دیا کہ میں عمران بول رہا ہوں ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں مادھو کی موت کے بارے میں اطلاع کسی اور ذریعے سے مل چکی ہے اس لئے اب مادھو بننا زیادہ خطرناک ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب ۔ اس بار آپ جوزف کو ساتھ نہیں لائے حالانکہ جنگل میں واقعی اس کی صلاحیتیں عروج پر ہوتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جوزف میری پہچان بن چکا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ خفیہ طور پر کام ہو جائے اس لئے میں اسے ساتھ نہیں لے آیا ۔ اس کے باوجود میں چیک کر لوں گا ۔ بہرحال جوزف کی جگہ صالحہ موجود ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا جنگل سے کیا واسطہ"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ صالحین اپنے ڈیرے جنگلوں میں لگاتے ہیں تاکہ ان کی عبادت میں کوئی خلل نہ ڈال سکے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

مہادیو غار میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے سامنے ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کی سکرین پر جنگل کا ایک منظر نظر آ رہا تھا ۔ ابھی تک کہیں سے بھی کوئی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں نہیں ملی تھی اور وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہوں گے ۔ اس نے اپنا ایک آدمی پرتاب پور میں رکھا ہوا تھا اور جب مادھو کے بارے میں مادام ریکھا کی کال کے بعد یہ بات طے ہو گئی کہ مادھو ہلاک ہو گیا ہے تو اس نے واپس آکر ٹرانسمیٹر پر پرتاب پور میں اپنے آدمی کو کہہ دیا تھا کہ وہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیک کرنے کی کوشش کرے لیکن وہاں سے بھی کوئی اطلاع نہیں آئی تھی اس لئے اب وہ حقیقتاً بور ہونے لگ گیا تھا کیونکہ سب کچھ کر لینے کے بعد اب وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد معاملات انجام کو پہنچ جائیں لیکن کوئی بات سامنے ہی نہ آ رہی تھی کہ اچانک

مشین کے نچلے حصے میں سے ٹوں ٹوں کی آواز آنا شروع ہو گئی اور مہادیو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے مشین کے ڈائل کو دیکھا تو وہ پہلے سے زیادہ چونک پڑا کیونکہ ڈائل بتا رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر کال اس آدمی کی طرف کی جا رہی ہے جو پرتاب پور میں موجود ہے۔ اس نے جلدی سے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرشن کالنگ۔ اوور"...... بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ مہادیو اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

"باس۔ دو عورتوں اور چار مقامی مردوں کا ایک مقامی قافلہ جیپوں میں یہاں پہنچا ہے اور انہوں نے یہاں کی سب سے بڑی سرائے رتناگر میں کمرے لئے ہیں۔ مجھے ان پر شک پڑا تو میں نے ان کی نگرانی شروع کر دی۔ ان میں سے ایک آدمی اپنے باقی ساتھیوں کو سرائے میں چھوڑ کر خود یہاں کے ایک قدیم معبد کے بڑے پجاری سے ملا اور کافی دیر تک یہ ملاقات جاری رہی۔ پھر وہ واپس سرائے میں آیا اور سرائے کے مالک سے بھی اس نے کافی دیر تک باتیں کیں معبد سے سرائے تک راستے میں اسے ایک ٹرانسمیٹر کال بھی آئی جو اس نے اٹنڈ کی۔ اس کے بعد وہ اس کمرے میں چلا گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر ایک مقامی آدمی کو سرائے کا مالک خود ان کے کمرے تک چھوڑنے گیا تو میں چونک پڑا۔ یہ آدمی کافی دیر تک

اس کمرے میں رہا اور جب وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر بے حد مسرت کے تاثرات تھے۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے اس لئے میں نے ان کا تعاقب کیا اور پھر میں نے ایک علیحدہ جگہ پر جا کر اسے چھاپ لیا۔ وہ خاصا طاقتور آدمی تھا لیکن میرا مقابلہ نہ کر سکا اور میں نے اس پر قابو پا لیا۔ پھر اس نے زبان کھول دی کہ اس کا نام ترپاٹھی ہے اور وہ اصل میں ساگور ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے۔ وہ ان لوگوں سے ملا تو انہوں نے اسے کہا کہ وہ انہیں اپنے ساتھ کسی ایسے راستے سے ساگور لے جائے کہ ساگور پہنچنے تک ان کی چیکنگ نہ ہو سکے تو اس ترپاٹھی نے انہیں ایک راستہ بتا دیا۔ اس کے مطابق اس راستے کے درمیان رامنی گاؤں آتا ہے اور اس کے مطابق وہ لوگ جیپوں پر وہاں جائیں گے۔ اسے انعام میں ان لوگوں نے بھاری رقم دی تھی جس کی وجہ سے وہ خوش ہو رہا تھا۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا تاکہ وہ میرے بارے میں کسی کو نہ بتا سکے اور پھر میں واپس سرائے میں آیا تو وہ لوگ ایک جیپ میں سامان لوڈ کر رہے تھے اور پھر وہ سب ایک ہی جیپ میں سوار ہو کر جنگل میں داخل ہو گئے اس لئے اب میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"ویری گڈ کرشن۔ تم نے ٹرانسمیٹر والی بات بتا کر یہ بات کنفرم کر دی ہے کہ یہ آدمی دشمن ایجنٹ عمران تھا اور جس راستے سے وہ آ

رہے ہیں اس کا بھی علم ہو گیا۔ اب میں ان کا آسانی سے شکار کھیل لوں گا اور سنو۔ تم نے جو رقم اس ترپاٹھی سے حاصل کی ہے وہ تمہارا انعام ہے۔ تم اب واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ۔ اب تمہارا یہاں کام ختم ہو گیا ہے۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" شکریہ باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مہادیو نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے وائرلیس فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

" مہادیو بول رہا ہوں مادام"...... مہادیو نے کہا۔

" یس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا تو مہادیو نے کرشن سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تم نے واقعی انتہائی عقل مندی سے کام لیا ہے کہ پرتاب پور میں بھی اپنا آدمی بھجوا دیا تھا۔ اب اس راستے پر ہم نے خصوصی پکٹنگ کرنی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام۔ یہ عمران انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ رامنی گاؤں سے راستہ بدل جائے اور ہم وہاں اس کا انتظار کرتے رہ جائیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ ساگور سرحد سے آگے بھی سپر ٹیلی ڈکٹا فون اس انداز میں نصب کرا دوں کہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے انہیں مانیٹر کرتے رہیں جبکہ ہمارے آدمی وہاں موجود ہوں گے

اور پھر وہ اچانک ان پر فائر کھول دیں"...... مہادیو نے کہا۔

" لیکن ایسا نہ ہو کہ تمہارے یہ سارے انتظامات کرنے سے پہلے وہ لوگ وہاں پہنچ جائیں۔ عمران انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" ایسی بات نہیں ہے مادام۔ پرتاب پور سے رامنی تک کا فاصلہ کافی ہے اور اس طرف جنگل بھی خاصا دشوار گزار ہے اس لئے ان کی جیپوں کی رفتار بے حد سست رہے گی اور ہم بہت جلد یہ تمام کام کر لیں گے"...... مہادیو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جس قدر تیزی سے یہ کام ہو سکے کرو اور اس کا رابطہ میری مشین کے ساتھ بھی ضرور جوڑ دینا تاکہ میں بھی یہاں بیٹھی تمام صورت حال کو مانیٹر کر سکوں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام"...... مہادیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے غار سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ اور جولیا اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے ۔ جیپ کے بالکل عقب میں چار بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے رکھے ہوئے تھے ۔ عمران نے جیپ کا ٹینک فیول سے مکمل طور پر بھروالیا تھا اور اس نے ایک جیپ میں ہی اکٹھے جانے کا پروگرام بنایا تھا کہ اس طرح وہ زیادہ تیزی سے سفر کر سکتے تھے اور راستے میں ہونے والے کسی بھی معاملے کو مل کر فیس کر سکتے تھے ۔ جیپ اب رامنی گاؤں کے قریب سے گزر کر ساگور علاقے کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

" کیا تم اس سرخ پھولوں والے درختوں کے قریب جا کر جیپ روکو گے "...... جولیا نے کہا۔

" نہیں ۔ اس سے کافی پہلے ۔ ورنہ تو جیپ کو وہ چیک کر لیں

گے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا وہاں سے ہمیں پیدل آگے بڑھنا ہو گا "...... جولیا نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن ہم نے سب سے پہلے وہاں کسی آدمی کو کور کرنا ہے ویسے اس وقت مجھے واقعی جوزف یاد آرہا ہے ۔ وہ دور سے ہی انسانی بو سونگھ لیتا ہے جبکہ ہم ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے بے خبر رہتے ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا مطلب ۔ ساتھ ساتھ بیٹھنے سے کیا مطلب ہوا تمہاری بات کا "...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب کا مطلب ہے کہ آپ ان کے قریب بیٹھ کر بھی ان سے غافل ہیں "...... ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ نے فوراً ہی جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" مبارک ہو صفدر ۔ کم از کم تمہیں تو مطلب بتانے کی فکر سے آزادی مل گئی "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں کہ مس جولیا کو مطلب سمجھنا پڑتا ہے "...... صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ جولیا جان بوجھ کر مطلب پوچھتی رہتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" بکواس مت کرو ۔ سمجھے ۔ فضول باتیں کرنا تو تمہاری عادت بن گئی ہے "...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" جو بات صالحہ کی سمجھ میں آگئی ہے وہ تمہاری سمجھ میں کیوں

نہیں آسکی"...... عمران نے کہا۔

" اس لئے عمران صاحب کہ تنویر بھی یہاں موجود ہے"۔ صفدر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس کی باتیں واقعی اس قدر الجھی ہوئی اور مبہم ہوتی ہیں کہ جب تک یہ خود وضاحت نہ کرے سمجھ میں ہی نہیں آتیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ ویسے عمران سمیت سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کون کال کر سکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ مادھو والا ٹرانسمیٹر عمران پرتاب پور میں ہی چھوڑ آیا تھا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ موتی رام کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

" یس۔ مہادیو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے فوراً ہی مہادیو کی آواز سنائی دی۔

" باس۔ ایک جیپ رامنی گاؤں کی طرف سے ساگور کی طرف آ رہی ہے۔ میں نے اسے خصوصی طور پر دوربین سے چیک کیا ہے۔ اوور"...... موتی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جہاں تم موجود ہوں وہاں سے کتنے فاصلے پر ہے یہ جیپ۔

اوور"...... مہادیو نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

" کم از کم دو میل کے فاصلے پر جناب۔ اوور"...... موتی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن جنگل میں اتنے فاصلے سے یہ تمہیں کیسے نظر آ گئی۔ اوور"۔ مہادیو کے لہجے میں حیرت تھی۔

" باس۔ میں اس جگہ پر موجود ہوں جہاں سے جیپ کا ہیولہ وقتاً فوقتاً نظر آ رہا ہے۔ اوور"...... موتی رام نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس زوم میزائل گن تو موجود ہے۔ اوور"۔ مہادیو نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... موتی رام نے جواب دیا۔

" کیا تم اس سے جیپ کا نشانہ لے سکتے ہو۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" یس باس۔ لیکن زوم میزائل گن کی رینج تو کافی محدود ہے۔ اوور"...... موتی رام نے جواب دیا۔

" یہ لوگ لازماً جیپ پر ہی ساگور سرحد کے قریب پہنچیں گے اس لئے تم ہوشیار رہو اور جیسے ہی یہ جیپ زوم میزائل گن کی رینج میں آئے تم اس پر میزائل فائر کر دینا اور سنو۔ تمہارا نشانہ غلط نہیں ہونا چاہئے ورنہ تم خود ان کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ اوور"۔ مہادیو نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا نشانہ کس

قدر بے خطا ہے ۔ اوور"...... موتی رام نے کہا۔

" جیسے ہی جیپ ہٹ ہو تم نے خیال رکھنا ہے کہ کوئی اس کے باوجود بچ جائے تو اس پر مشین گن کے فائر کھول دینا ۔ ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچنا چاہئے اور یہ بات بھی سن لو کہ اگر کسی وجہ سے تم میزائل گن فائر نہ کر سکو تو پھر تم نے کوئی حرکت نہیں کرنی صرف رپورٹ دینی ہے ۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور"...... موتی رام نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے چند لمحے رک کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ کال یہاں کیسے رسیور ہو گئی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ٹرانسمیٹر نہیں بلکہ ٹرانسمیٹر کال چیکر ہے ۔ میرے ذہن میں پہلے سے موجود تھا کہ جنگل میں بکھرے ہوئے آدمیوں کے درمیان رابطہ لازماً ٹرانسمیٹر سے ہی ہو سکتا ہے اس لئے میں اسے ساتھ لے آیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" ان معاملات میں تو تمہارا ذہن بے حد تیز چلتا ہے جبکہ باقی معاملات میں تم ڈفر ہو ۔ اس کی وجہ"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باقی معاملات سے اگر تمہارا مطلب معاملات دل سے ہے تو جب دل ہی نہ ہو تو پھر کیسے معاملات ۔ جس طرح تنویر کا ذہن نہیں

ہے اس لئے یہ ذہنی معاملات کے بارے میں فارغ ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم میرا نام نہ لیا کرو ۔ سمجھے ۔ ورنہ"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اب اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے کہ تمہارے والدین نے تمہارا نسوانی نام رکھ دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جیپ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

" عمران صاحب ۔ ہم چیک کر لئے گئے ہیں اس لئے معاملات سنجیدہ ہو چکے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

" اچھا۔ پھر تو صفدر کو باجماعت مبارک باد دینی چاہئے" ۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا اور ایک بار پھر وہ سب ہنس پڑے۔

" تم سے بات کرنا ہی عذاب ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ابھی معاملات دل ناپختہ ہیں ورنہ جب یہ پختہ ہو جائیں تو پھر بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی" ۔ عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ زوم میزائل گن کی رینج تو کافی ہوتی ہے ۔ پھر اس موتی رام نے کیوں کہا کہ اس کی رینج محدود ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یہ کافرستان کی زوم لیزر گن ہے اس لئے اس کی رینج محدود ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر بھی میرا خیال ہے کہ اس کی رینج ایک کلومیٹر تک تو ضرور ہوتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔ اتنی تو ہے ۔ بہرحال اب ہمیں اس موتی رام کو گھیرنا ہے ۔ اگر یہ موتی رام ہمارے ہاتھ لگ جائے تو ہمارا خاصا بڑا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو درختوں کے ایک جھنڈ کے پیچھے روک دیا۔

" کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" اس سے آگے ہم زوم میزائل گن کی رینج میں کسی بھی وقت آ سکتے ہیں اور حملہ اگر ہو گیا تو پھر واقعی اجتماعی قبروں والی بات سامنے آ جائے گی"...... عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے ۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر غور سے دیکھنے لگا۔

" صفدر ۔ تم اس نقشے کو کھول کر رکھو میں تھوڑا سا حساب کتاب کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کے ہاتھ سے نقشہ لیا جبکہ عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور پھر ایک چھوٹا سا پیڈ نکال کر اس نے نقشے کو دیکھ دیکھ کر اس پیڈ پر ہندسے ڈالنے شروع کر دیئے ۔ کافی دیر تک وہ اسی انداز میں کام کرتا رہا پھر اس نے بال پوائنٹ دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

" موتی رام یہاں سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر مشرق کی سمت میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیسے معلوم کیا ہے تم نے"...... جولیا نے کہا۔

" کال کیچر پر کال موصول ہونے اور کال کئے جانے کے بارے میں ضروری معلومات ہندسوں کی صورت میں فیڈ ہے تاکہ کال کا فاصلہ اور ماخذ معلوم کیا جا سکے ۔ ان ہندسوں کو میں نے نتیجہ کنفرم کرنے لئے چیک کیا اور ان ہندسوں کی مدد سے میں نے نقشے پر کام کیا تو نتیجہ سامنے آ گیا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" جیپ کو آگے کھلی جگہ پر لے جا کر چھوڑ دو اور پھر وہاں سے باہر نکل کر تم نے ایسی اداکاری کرنی ہے جیسے جیپ خراب ہو گئی ہو جبکہ میں یہاں سے شمال کی طرف اور تنویر مغرب کی طرف تقریباً دو سو گز جا کر پھر مشرق کی طرف مڑ جائیں گے اور درختوں اور اونچی جھاڑیوں کی آڑ لیتے ہوئے آگے بڑھیں گے ۔ موتی رام کی تمام تر توجہ جیپ کی طرف ہی رہے گی جبکہ ہم اسے چھاپ لیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اس تجویز پر رضامندی کا اظہار کیا۔

" تنویر ۔ تم سائیلنسر لگا مشین پسٹل بھی ساتھ لے لو اور گیس فائر کرنے والا پسٹل بھی ۔ اگر یہ تمہیں نظر آ جائے تو تم نے اسے بے ہوش کرنا ہے ۔ مشین پسٹل صرف اشد ضرورت کے تحت ہی استعمال ہو گا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور پھر عمران نے صفدر سے یہ دونوں پسٹلز لئے اور انہیں جیب میں
ڈال کر وہ شمال کی طرف آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ تنویر بھی دونوں پسٹلز
لے کر اس کی مخالف سمت کو بڑھ گیا۔ عمران تقریباً دو اڑھائی سو گز
آگے بڑھ کر مڑا اور پھر وہ بڑے محتاط انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لیتا
ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ اچانک ایک
جگہ رک گیا کیونکہ اسے دور کسی حرکت کا احساس ہوا تھا۔ یوں
محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی آدمی ایک درخت سے اتر کر جھاڑیوں میں
گھس گیا ہو۔ عمران تیزی سے ایک گھنے درخت پر چڑھا اور چند لمحوں
بعد وہ درخت کی گھنی شاخوں میں اس انداز میں چھپ کر بیٹھ گیا کہ
سوائے اسے غور سے دیکھے بغیر چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس کی نظریں
اسی طرف جمی ہوئی تھیں جہاں اس نے حرکت چیک کی تھی اور پھر
تھوڑی دیر بعد ہی ایک جھاڑی کو مخصوص انداز میں حرکت کرتے
دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ جھاڑی کی اس
مخصوص حرکت سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی آدمی جھاڑیوں کی اوٹ
لے کر اس کی طرف بڑھ رہا ہے اور پھر چند لمحوں بعد ایک آدمی سامنے
آیا۔ وہ لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی تھا اور شاید اپنے لمبے قد کی وجہ
سے وہ درخت سے اتر کر جھاڑی میں چھپتے ہوئے اس کی نظر میں آ گیا
تھا۔ وہ اب وہاں پہنچ کر ایک جھاڑی کی اوٹ لے کر حیرت سے ادھر
ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی
تھی جبکہ ایک سیاہ رنگ کا بیگ اس کی پشت پر تھا۔ عمران خاموش

بیٹھا رہا اور چند لمحوں بعد وہ آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"حیرت ہے۔ وہ آدمی کہاں غائب ہو گیا"...... اس آدمی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی آواز سن کر عمران پہچان گیا کہ یہ موتی
رام نہیں ہے بلکہ کوئی اور آدمی ہے۔ عمران نے جیب سے گیس
پسٹل نکالا اور پھر دوسرے لمحے عمران نے اس کا رخ اس آدمی کی
طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول
پسٹل سے نکل کر اس آدمی کے قریب موجود درخت کے تنے سے
ٹکرایا اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو مڑ کر دیکھ رہا تھا لڑکھڑا کر نیچے گرا
اور ساکت ہو گیا۔ عمران کچھ دیر تک اوپر ہی بیٹھا رہا اور جب اس
کے خیال کے مطابق گیس کے اثرات ختم ہو گئے تو وہ نیچے اتر آیا۔
اس نے پہلے تو اس آدمی کی تلاشی لی پھر اس کی پشت پر موجود بیگ کو
کھول کر چیک کیا تو اس بیگ میں دوربین اور اسلحہ تھا جبکہ اس کی
تلاشی سے ایک زیرو فائیو ٹرانسمیٹر بھی اسے مل گیا۔ عمران نے یہ
سب چیزیں جیب میں ڈالیں اور پھر اس نے جھک کر اپنے ہاتھ کی
ایک انگلی کو جھٹکا دے کر اس کا بلیڈ نکالا اور اس آدمی کو اٹھا کر اس
نے اس کی گردن کے عقبی حصے پر بلیڈ کی مدد سے خاصا گہرا کٹ لگا
دیا۔ پھر جیسے ہی اس کٹ سے خون نکلنے لگا اس آدمی کے جسم میں
حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے اسے سیدھا
کر دیا اور خود سیدھا ہو کر اس نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ چند
لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران

نے پیر کو موڑ دیا تو اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا تھا اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا اور دباؤ بھی قدرے کم کر دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام شیام ہے۔ شیام"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا اور پھر عمران نے اس سے سوالات کر کے اپنے مطلب کی معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور شیام کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمران نے تیزی سے اپنا رخ موڑا اور اس طرف کر دیا جدھر وہ موتی رام موجود تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب تک تنویر اس تک پہنچ چکا ہو گا لیکن ظاہر ہے اب وہ یہ سوچ کر واپس تو نہ جا سکتا تھا لیکن آگے بڑھنے کے بعد وہ جب اس جگہ پہنچا جہاں اس کے خیال کے مطابق موتی رام موجود تھا تو اس نے ایک جھاڑی کی آڑ لے کر محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا لیکن وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ابھی عمران بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک اسے اپنے عقب میں دور سے جیپ کے انجن کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے اپنا رخ موڑا اور پھر اسے دور سے جیپ آتی دکھائی دی۔ یہ وہی جیپ تھی جس پر وہ سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ عمران حیرت بھری نظروں سے جیپ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کو واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ لوگ

کیوں اس طرح جیپ سمیت آ رہے ہیں کہ اچانک جیپ کچھ فاصلے پر پہنچ کر رک گئی۔

"عمران صاحب آ جائیں آپ بھی"...... صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتا ہوا جھاڑی کی اوٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر موجود تھا جبکہ جولیا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر، صفدر اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر تھے۔

"کیا ہوا ہے۔ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو"...... عمران نے جیپ کے قریب پہنچ کر کہا۔

"تنویر نے اس موتی رام کو نہ صرف گھیر لیا بلکہ اس سے تمام معلومات بھی حاصل کر لی ہیں اور ان معلومات کے مطابق تمام سائنسی تنصیبات سرخ پھولوں والے حصے تک محدود ہیں اس لئے ہم نے سوچا کہ ہم یہاں تک جیپ میں چلے جائیں۔ آپ کو ہم نے دور سے ہی دیکھ لیا تھا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"نیچے اتر آؤ۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم ابھی تک میزائل گنوں سے بچے ہوئے ہو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار نیچے اتر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ ان سرخ پھولوں والے درختوں تک کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر۔ یہاں تو

صرف موتی رام ہی موجود تھا"...... جولیا نے کہا۔

" موتی رام نے غلط بیانی کی ہے ۔ میں نے بھی ایک آدمی کو گھیر لیا تھا ۔ اس سے میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق سرخ پھولوں والے درختوں سے دو سو گز پہلے بھی سپر ٹیلی ڈکٹا فون نصب ہیں اس لئے اگر تم یہاں سے کچھ اور آگے چلے جاتے تو لامحالہ چیک ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ تو پھر اب کیا کرنا ہے ۔ کیا پیدل جائیں"...... جولیا نے کہا۔

" تنویر ۔ تم پیچھے بیٹھ جاؤ ۔ اب ہمیں ایک اور چکر چلانا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور خود وہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جب باقی ساتھی بھی سوار ہو گئے تو عمران نے جیپ کو بیک کر کے واپس آگے بڑھانا شروع کر دیا ۔ کافی فاصلے پر جا کر عمران نے اس کا رخ موڑ دیا اور اب وہ شمال کی طرف سیدھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

" اب کہاں جا رہے ہو تم"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس آدمی شیام سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہاں سے تقریباً ایک کوس کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی پہاڑی موجود ہے جس پر ایک قدیم معبد بنا ہوا ہے ۔ ہم اس معبد میں جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" کیوں ۔ اس معبد میں کیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" قدیم معبد کے بڑے پجاری سے میری جو باتیں پرتاب پور میں ہوئی تھیں ان کے مطابق جنگل کے اندر جو معبد ہیں ان میں ایسی سرنگیں بنائی گئی ہیں جو ایک معبد سے دوسرے معبد تک جاتی ہیں اور یہ سرنگیں اب ختم ہو چکی ہیں کیونکہ معبد بھی ویران ہو چکے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان پہاڑی والے معبد میں بھی کوئی نہ کوئی سرنگ ہو گی جسے اگر کھول لیا جائے تو ساگور کے قدیم معبد تک بے شک نہ پہنچ سکیں لیکن کم از کم سرحدی چیکنگ سے بچ کر اندر داخل ہو جانے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ جنگل کے اندر ایک چھوٹی سی پہاڑی کے قریب پہنچ گئے جس پر ایک چھوٹا سا معبد موجود تھا ۔ عمران نے جیپ روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے عمران پہاڑی پر چڑھ گیا اور پھر اس ٹوٹے پھوٹے معبد میں داخل ہو گیا ۔ معبد کی حالت انتہائی خستہ تھی ۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ صدیوں سے ویران پڑا ہو ۔ عمران کی نظریں معبد کا اندرونی جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک وہ چونک کر آگے بڑھا اور اس نے ایک جگہ پر زور سے پیر مارا تو ایسی آواز سنائی دی جیسے زمین کی بجائے لکڑی پر پیر مار رہا ہو ۔

" یہاں ہے راستہ اس سرنگ کا ۔ اسے کھولنا پڑے گا" ۔ عمران

نے کہا۔ اب ظاہر ہے ان کے پاس بیلچے وغیرہ تو موجود ہی نہ تھے اس
لئے انہوں نے خنجروں کی مدد سے اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا اور
پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ایک لکڑی کے تختے کو اوپر اٹھانے
میں کامیاب ہو گئے۔ نیچے ایک سرنگ کا دہانہ تھا لیکن یہ سرنگ
انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے
تختہ پیچھے کر کے الٹ دیا۔

"یہ نجانے کب سے بند ہے اس لئے کچھ دیر رک جاؤ۔ ہاں۔
جیپ سے اپنا سامان وغیرہ اٹھا لو۔ شاید اس راستے سے دوبارہ واپسی
نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا اور صالحہ کے اس کے
باقی ساتھی باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو سامان ان
کے پاس تھا۔ عمران نے صفدر کے بیگ سے تیز روشنی کرنے والی
ٹارچ لی اور اسے روشن کر کے وہ اس سرنگ میں اتر گیا۔ سرنگ
زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ البتہ ایک آدمی آسانی سے گزر سکتا تھا۔
سرنگ میں بہرحال ایسی فضا موجود تھی جس میں سانس لینا کافی
دشوار ہو رہا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ نجانے کب سے بند اس
سرنگ کی ہوا کو صاف ہونے کے لئے کئی روز چاہئیں اس لئے اس
نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل
رہے تھے۔

"سانس کم لو"...... عمران نے کہا اور پھر خود بھی وہ اس طرح
سانس لے رہا تھا جیسے انتہائی ضرورت سے سانس لے رہا ہو۔ سرنگ

پہلے تو گہرائی میں اترتی چلی گئی پھر وہ سیدھی ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

"یہاں سے وہ ساگور معبد کا فاصلہ کتنا ہو گا"...... صفدر نے
کہا۔

"تقریباً چار پانچ کلومیٹر تو ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اتنی طویل سرنگ یہاں کے وحشی تو نہیں بنا سکتے"...... اس
بار جولیا نے کہا۔

"اگر وہ معبد تعمیر کر سکتے ہیں تو سرنگ بھی بنا سکتے ہیں۔ یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ اس کام کے لئے کوئی مخصوص قبیلہ ہو جسے خصوصی
طور پر بلوا کر یہ کام کرایا جاتا ہو گا۔ بہرحال اگر اتنی طویل سرنگ ہو
گی بھی ہی تب بھی وہ اب کی نہیں ہو گی۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں
کہ ہم اس سرحدی چیکنگ سے بچ کر اندر داخل ہو جائیں"۔ عمران
نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد
اچانک سرنگ بند ہو گئی۔ وہ منہدم ہو چکی تھی۔ اس کی چھت گر کر
زمین سے مل چکی تھی۔

"اب ہمیں اوپر جانا ہے۔ اس منہدم جگہ کو کھود کر راستہ بنانا ہو
گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس تو سامان بھی نہیں ہے"...... صفدر نے
کہا۔

"بم مار کر چھت اڑا دو"...... تنویر نے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی یہ کام ہو سکتا ہے۔ صفدر اسے اڑا دو"۔

عمران نے کہا۔

" لیکن دھماکے کی آواز ان تک نہ پہنچ جائے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔ہم نے کافی فاصلہ طے کر لیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی ہم نے ساگور قبیلے کی سرحد بھی پار نہ کی ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اپنے تھیلے سے ایک چھوٹا سا بم نکالا اور پھر وہ سب پیچھے ہٹ گئے ۔صفدر نے بازو گھما کر پوری قوت سے اسے اس جگہ پر مار دیا جہاں سے چھت منہدم ہوئی تھی ۔ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار کا بادل سا پھیلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب گرد کا بادل چھٹا تو وہ آگے بڑھا۔اب وہاں اتنا سوراخ ہو گیا تھا جس سے نکل کر وہ باہر جا سکتے تھے اور منہدم ہونے والے حصے کی وجہ سے اوپر چڑھنا آسان ہو گیا تھا اس لئے ایک ایک کر کے وہ سب باہر آگئے ۔ یہ بھی جنگل ہی تھا ۔ ہر طرف درخت اور جھاڑیاں موجود تھیں ۔ عمران چند لمحے غور سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا تو اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی آگے بڑھتے چلے گئے ۔ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک ایک درخت سے سٹک کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے اوپر کسی نے سیاہ چادر ڈال دی ہو ۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا پھر ان کے ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے ۔

مہادیو کے چہرے پر انتہائی بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ موتی رام بھی کال اٹنڈ نہ کر رہا تھا اور کسی اور طرف سے بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کی آمد کے بارے میں کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی اس لئے مہادیو بے حد پریشان ہو رہا تھا۔اس نے اپنے ایک آدمی کو موتی رام کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ موتی رام کو کیا ہوا ہے کہ اچانک اس سے رابطہ ختم ہو گیا۔ویسے اسے یقین تھا کہ کوئی اور بات ہو گی ورنہ ایسا تو ممکن ہی نہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے کور کر لیا ہو کیونکہ اگر وہ جیپ کو اتنے فاصلے سے چیک کر سکتا ہے تو وہ ان ایجنٹوں کو بھی چیک کر سکتا ہے ۔البتہ اسے یہ خیال آ رہا تھا کہ جنگل کی وجہ سے کسی زہریلے سانپ نے اسے نہ ڈس لیا ہو اس لئے وہ کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد مشین سے کال آنا شروع ہو گئی تو مہادیو نے بجلی کی سی

تیزی سے بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مہیش کالنگ ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔ یہ وہی آدمی تھا جسے مہادیو نے موتی رام کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

" یس ۔ مہادیو اٹنڈنگ یو ۔ کیا پوزیشن ہے ۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" جناب ۔ یہاں موتی رام کی لاش جھاڑیوں میں پڑی ہوئی ہے ۔ اس پر انتہائی ہولناک تشدد کیا گیا ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس تک پہنچ گئے ۔ لیکن یہ کیسے ہوا ہوگا ۔ کیا وہاں کوئی جیپ موجود ہے اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" نہیں جناب ۔ یہاں کوئی جیپ موجود نہیں ہے اور نہ ہی نظر آ رہی ہے ۔ اوور"...... مہیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم موتی رام کا سامان وغیرہ لے کر واپس آ جاؤ ۔ اوور اینڈ آل"...... مہادیو نے کہا اور بٹن آف کر دیا لیکن اسی لمحے مشین کے نچلے حصے سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ریکھا کالنگ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

" یس مادام ۔ مہادیو بول رہا ہوں ۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" کیا ہوا مہادیو ۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ اڑائی جا رہی ہے ۔ پھر تم نے کال ہی نہیں کی ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے موتی رام کو چیک کر لیا اور اب اس کی لاش سامنے آئی ہے ۔ اس پر ہولناک تشدد کیا گیا ہے ۔ ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ آپ کی کال آ گئی ہے ۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے موتی رام سے یہاں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لی ہوں گی ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" موتی رام کو کچھ نہیں معلوم مادام ۔ اسی لئے تو ان کو اس پر ہولناک تشدد کرنا پڑا ۔ بہرحال ابھی تک انہوں نے سرحد کراس نہیں کی اور نہ ہی ہماری میزائل گنوں کی رینج میں آئے ہیں ۔ جیسے ہی وہ ہماری رینج میں آئے وہ لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے ۔ اوور"...... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں بیٹھے انتظار ہی کرتے رہیں اور وہ لوگ ہمارے سروں پر پہنچ گئے ۔ میں اور اوشا تمہارے پاس آ رہی ہیں ۔ اب ہمیں خود باہر نکلنا ہو گا ۔ اس طرح کام نہیں چل سکتا ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے مادم ریکھا نے

انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مہادیو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد مادام ریکھا اور اس کے پیچھے اوشا غار میں داخل ہوئیں تو مہادیو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" مہادیو ۔ صورت حال ٹھیک نہیں ہے ۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں "...... مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ چاہے وہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں بہر حال انہوں نے آنا تو یہاں ساگور میں ہی ہے اور ہم نے ساگور کے چاروں طرف خصوصی کیمرے نصب کر رکھے ہیں ۔ وہ جہاں سے بھی سرحد کراس کریں گے چیک ہو جائیں گے اور جیسے ہی وہ چیک ہوئے ہماری طرف سے ایک بٹن دبانے پر خودکار فائرنگ نظام آن ہو جائے گا اور ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑ جائیں گے "...... مہادیو نے کہا۔

" اور اگر اس عمران نے تمہارے اس نظام کا کوئی توڑ نکال لیا تب ۔ وہ سائنس دان ہے اور موتی رام سے بھی اس نے اس نظام کے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" اب آپ بتائیں کہ کیا کیا جائے "...... مہادیو نے کہا۔

" مادام ۔ میرا خیال ہے کہ مہادیو ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ ویسے بھی انہوں نے بہر حال آنا تو یہاں معبد میں ہی ہے ۔ وہاں باہر سے تو وہ نہ لیبارٹری کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ ہی فارمولا یا آلہ واپس لے سکتے ہیں اس لئے انتظار کیا جائے "...... اوشا نے کہا۔

" عجیب چکر میں پھنس کر رہ گئے ہیں ہم ۔ نہ آگے کے رہے اور نہ پیچھے کے "...... مادام ریکھا نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو مہادیو چونک پڑا ۔ اس نے تیزی سے مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے ۔ اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ منظر میں ایک جیپ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی ۔ اس کا رخ ایک چھوٹی سی پہاڑی کی طرف تھا جس پر ایک قدیم معبد تھا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے جیپ اس پہاڑی کے قریب پہنچ کر رک گئی اور اس میں سے دو عورتیں اور چار مرد نیچے اترے اور معبد کی طرف بڑھ گئے ۔

" یہ کیوں اس پرانے اور ٹوٹے ہوئے معبد میں جا رہے ہیں "۔ مادام ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" معلوم نہیں مادام "...... مہادیو نے کہا۔

" بیٹھ جاؤ ۔ اب یہ چیک ہونے لگ گئے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سیٹ اپ اب کام کرنے لگ گیا ہے "...... مادام ریکھا نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ کچھ دیر بعد تین مرد اس معبد سے باہر آئے اور انہوں نے جیپ سے سامان نکالنا شروع کر دیا ۔ پھر سامان اٹھا کر وہ ایک بار پھر معبد میں چلے گئے اور پھر جب کافی دیر تک باہر نہ آئے تو مادام ریکھا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

" یہ کیا ہو رہا ہے ۔ یہ معبد میں کیوں اب تک رکے ہوئے ہیں "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ۔ کہیں یہ اس معبد میں کوئی سرنگ تو نہیں کھود رہے سرحد پار کرنے کے لئے "...... اوشا نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ سرنگ ہاتھوں سے نہیں کھودی جا سکتی ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ہو سکتا ہے کہ ان پرانے معبدوں میں پہلے سے کوئی سرنگ نہ ہو اور انہیں اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ۔ اگر یہ سرحد پار بھی کر لیں گے تب بھی ہمارے پاس پہنچنے تک انہیں سینکڑوں جگہوں پر ختم کیا جا سکتا ہے "...... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور اگر یہ سرنگ یہاں ہمارے سروں پر پہنچ گئی تب "۔ مادام ریکھا نے کہا۔

" اوہ نہیں مادام ۔ اتنی طویل سرنگ تو موجودہ دور میں بھی نہیں کھودی جا سکتی جبکہ یہ وحشی قبائل کہاں سے اتنی طویل سرنگ کھود سکتے تھے "...... مہادیو نے کہا اور پھر وہ خاموش بیٹھے رہے ۔ سکرین پر معبد اور باہر کھڑی ہوئی جیپ نظر آ رہی تھی لیکن وہ لوگ غائب تھے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک سکرین ایک جھماکے سے آف ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ٹوں ٹوں کی آواز نکلی اور ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو مہادیو نے بجلی کی سی تیزی سے مختلف بٹن پریس کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکا ہوا اور وہ روشن ہو گئی اور اس

کے ساتھ ہی نہ صرف مہادیو بلکہ مادام ریکھا اور اوشا سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سکرین پر ایک آدمی زمین سے اس طرح باہر آ رہا تھا جیسے وہ کسی کنوئیں سے نکل رہا ہو اور پھر ایک ایک کر کے دو عورتیں اور چار مرد باہر آ گئے ۔

" اوہ ۔ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں ۔ یہ کہاں موجود ہیں "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یہ سرحد سے تھوڑا اندر آ گئے ہیں اس لئے اب ان پر خودکار فائرنگ تو نہیں ہو سکتی ۔ البتہ انہیں بے ہوش کیا جا سکتا ہے "۔ مہادیو نے کہا۔

" کیوں ۔ ان پر فائرنگ کیوں نہیں ہو سکتی "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ۔ فائرنگ کا نظام صرف سرحدی پٹی پر کام دے سکتا ہے ورنہ اپنے آدمیوں پر بھی فائر کھل سکتا ہے "...... مہادیو نے جواب دیا۔

" کیسے بے ہوش کرو گے انہیں "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" اندر مختلف درختوں پر ریز فائرنگ آلات نصب ہیں تاکہ کسی کو بے ہوش کیا جا سکے ۔ جیسے ہی یہ لوگ ایسے کسی درخت کے قریب سے گزریں گے ان پر ریز فائرنگ کی جا سکتی ہے "...... مہادیو نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

"مادام ۔ ابھی یہ بے ہوش ہو جائیں گے"...... مہادیو نے اچانک مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے ایک بٹن پر انگلی رکھ دی ۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔ پھر اس نے اچانک بٹن پریس کر دیا ۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لڑکھڑا کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔

"وکٹری ۔ ویری گڈ مہادیو ۔ تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ ویری گڈ"...... مادام ریکھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... مہادیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے ۔ دوسرے لمحے مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ مہادیو کالنگ رام بودے ۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

"یس باس ۔ رام بودے اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سرحد کے بالکل اندر شمال کی طرف جہاں تھری ایس فائرنگ رینج ہے وہاں دو عورتیں اور چار مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جاؤ اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے ان کی لاشیں اٹھا لاؤ ۔ اوور"...... مہادیو نے کہا۔

"یس سر ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھہرو ۔ اسے کہو کہ وہ انہیں ہلاک نہ کرے"...... اچانک خاموش کھڑی مادام ریکھا نے چونک کر کہا تو مہادیو کے ساتھ ساتھ اوشا بھی چونک پڑی۔

"وہ کیوں مادام"...... مہادیو نے کہا۔

"اس لئے کہ پہلے یہ تسلی ہونی چاہئے کہ کیا یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں کیونکہ جتنی آسانی سے یہ بے ہوش ہوئے ہیں اس سے مجھے یقین نہیں آ رہا ۔ عمران بے حد شاطر دماغ کا آدمی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی اور گروپ بھیجا ہو اور ہم انہیں ہلاک کر کے تمام حفاظتی سائنسی انتظامات ختم کر دیں اور وہ اچانک حملہ کر دیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"لیکن مادام ۔ اگر یہ اصل ثابت ہوئے تو پھر یہ انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں ۔ انہیں ایک لمحے کی مہلت دینا بھی غلط ہے"...... مہادیو نے کہا۔

"شٹ اپ ۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو ۔ کیا مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں لیکن جب تک میں انہیں شناخت نہ کر لوں ان کو ہلاک کر کے مطمئن نہیں ہو سکتی"...... مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام ۔ ان کی لاشوں کے بھی تو میک اپ چیک کئے جا سکتے ہیں"...... اوشا نے کہا۔

"تم اس عمران کو نہیں جانتی اوشا ۔ یہ انتہائی خطرناک ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہے ۔اس نے یقیناً ایسا میک اپ کر رکھا ہو گا کہ ان کا میک واش ہو جائے گا اور ان کی اصل شکلیں سامنے آجائیں گی اور ہم مطمئن ہو جائیں گے لیکن یہ بھی میک اپ ہو گا اور ایسا میک جو واش نہ ہو سکے گا ۔ عمران ایسے ہزاروں حربے جانتا ہے اور بے شمار بار اس نے ایسے کام کئے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام ۔آپ درست کہہ رہی ہیں"...... مہادیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن پریس کر دیا کیونکہ رام بودے کے ساتھ اس کی کال ابھی جاری تھی۔

"ہیلو رام بودے ۔اوور"...... مہادیو نے کہا۔

"یس باس ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے انہیں ہلاک نہیں کرنا بلکہ اسی بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے اٹھا کر ساگور قبیلے کی کسی بڑی جھونپڑی میں ڈال دینا ۔البتہ ان کے ہاتھ پیر رسیوں سے باندھ دینا اور پھر مجھے رپورٹ دینا ۔میں مادام کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤں گا ۔اوور"...... مہادیو نے کہا۔

"یس باس ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مہادیو نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔

"تم نے اسے کہہ دینا تھا کہ وہ میک اپ واشر بھی وہاں پہنچا دے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ ہمارے پاس موجود ہے ۔اس کے پاس نہیں ہے مادام"۔

مہادیو نے کہا۔

"اوکے ۔چلو پھر ۔ہمیں وہاں پہنچنا ہے اور ہاں ۔دو مسلح آدمیوں کو بھی وہاں پہنچا دو"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"کیا آپ انہیں ہوش میں لے آئیں گی مادام"...... اوشا نے کہا۔

"ہاں مہادیو ۔اس گیس کا توڑ بھی ساتھ لے لینا جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اور وہاں تین چار کرسیاں بھی بھجوا دو"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام ۔آپ یہیں ٹھہریں ۔میں تمام انتظامات کر کے آپ کو ساتھ لے جاؤں گا"...... مہادیو نے کہا تو مادام ریکھا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام ۔یہاں راڈز والی کرسیاں تو نہیں ہوں گی اور اس قدر خوفناک ایجنٹ آسانی سے زبان نہیں کھول سکتے اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں بے حس کر دینے والے انجکشن لگا دیئے جائیں"۔ اوشا نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔تم نے درست بتایا ہے ۔مہادیو کو واپس آنے دو میں اسے کہہ دیتی ہوں ۔اس کے پاس لازماً یہ انجکشن موجود ہوں گے"...... مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

عمران کو ہوش آیا تو پہلے تو اس کی آنکھوں کے سامنے ہلکی ہلکی سی
دھند چھائی رہی لیکن پھر ایک جھٹکے سے یہ دھند غائب ہو گئی تو اس
نے بے اختیار چونک کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن
دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا کیونکہ اسے
محسوس ہو گیا تھا کہ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس ہے۔ البتہ اس
کا سر اور گردن حرکت کر سکتی ہے۔ اس نے ادھر ادھر سر گھمایا تو اس
نے دیکھا کہ وہ ایک جھونپڑی نما مکان کے بڑے سے کمرے میں
موجود ہے۔ یہاں اس کے سارے ساتھی بھی موجود تھے اور وہ سب
دیوار سے پشت لگائے زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے ذہن میں
بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات کسی فلمی سین کی طرح
گھوم گئے تھے۔ کمرے میں سامنے چار فولڈنگ کرسیاں پڑی ہوئی

تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے
عقب میں کر کے رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے اور دونوں پیر بھی
باندھ دیئے گئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنی مخصوص ذہنی مشقوں کی وجہ سے از خود ہوش
میں آ گیا ہے لیکن اس کے بعد اس کے ساتھیوں کو یا تو بے حس کر
دیا گیا ہے یا پھر سٹک کی آواز سے ان پر بے حس کر دینے والی ریز فائر
کی گئی تھیں لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا یہ خیال جھٹک دیا کیونکہ
اگر بے حس کر دینے والی ریز فائر ہوتیں تو وہ صرف بے حس ہوتے
بے ہوش نہ ہوتے اس لئے لامحالہ پہلے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا پھر
ان کے جسموں میں بے حس کر دینے والے انجکشن لگائے گئے اور یہ
سوچتے ہی عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بے ہوشی کے دوران اگر بے حس کر دینے
والے انجکشن لگائے جائیں تو اس کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور پھر
جلد ہی ان کے اثرات جسم سے غائب ہو جاتے ہیں لیکن اسے معلوم
تھا کہ مادام ریکھا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو تو اس کے ہوش
میں آنے کا علم نہ ہو گا اس لئے اس نے سوچا کہ وہ اپنے ذہن کو
بلینک کر کے اپنے اعصاب کو حرکت دینے کی کوشش کرے تاکہ
جلد از جلد اس کی بے حسی دور ہو جائے۔ اس نے آنکھیں بند کیں
اور پھر اس کا ذہن بلینک ہوتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد جب اس کے ذہن
میں دوبارہ روشنی پھیلی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور

اس کے ساتھ ہی وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ اس کے جسم میں معمولی سی حرکت ہو رہی ہے ۔ البتہ سامنے کرسیوں پر اب مادام ریکھا اور اس کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔ مادام ریکھا کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

" ارے ۔ ارے ۔ کمال ہے یا ایک نہیں ملتی تھی یا پھر دو دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی بے اختیار ہنس پڑیں۔

" تم عمران ہو ۔ تم یقیناً عمران ہو ۔ گو تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے لیکن تمہارا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ تم عمران ہو ۔ ویری گڈ اب یہ بات طے ہو گئی کہ تم اصل ہو اس لئے اب تمہیں ہلاک ہونا ہو گا بغیر کوئی وقت ضائع کئے"...... مادام ریکھا نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" ارے ۔ ارے ۔ اس قدر تیز رفتاری ۔ بریکوں پر پیر رکھو مادام ریکھا ۔ ہمارے جسم تو بے حس ہیں اور اس کے باوجود ہم بندھے ہوئے بھی ہیں ۔ اس حالت میں بہرحال اب ہمارے بچ جانے کا کوئی چانس نہیں ہے لیکن پھر بھی چند لمحے رک جاؤ"...... عمران نے کہا۔

" اب میں مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتی ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب مجھے کوئی نئی کہانی سناؤ گے ۔ میں نے صرف اس لئے تمہیں

زندہ رکھا تھا اور ہوش دلایا ہے تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر چیک کیا جا سکے اور پھر تمہیں ہلاک کیا جائے اور اب یہ چیکنگ ہو گئی اور مکمل طور پر ہو گئی ہے ۔ اب تو تم نے میرا نام بھی لے دیا ہے ۔ اب تو کسی قسم کا کوئی شک ہی باقی نہیں رہا"...... مادام ریکھا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ پھر وہی تیز رفتاری ۔ میں نے کہا ہے کہ ہم مکمل طور پر بے حس ہیں ۔ صرف یہ بتا دو کہ شاگل کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ مشن اس بار پاور ایجنسی کو دیا گیا ہے ۔ شاگل کو علیحدہ رکھا گیا ہے ورنہ وہ جذباتی اور احمق آدمی سارے معاملات بگاڑ دیتا ہے ۔ اب دیکھو ۔ میں نے تم پر قابو پا لیا ہے ۔ اگر وہ ہوتا تو شاید معاملات اس انداز میں ڈیل ہی نہ ہو سکتے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یہ تمہارے ساتھ جو خاتون ہے مجھے اس کا تعارف تو کراؤ ۔ پہلے تو تمہارے ساتھ کاشی ہوا کرتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کا جسم اب پوری طرح حرکت میں آ گیا تھا اور اس نے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے کا عمل شروع کر رکھا تھا اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ وقت لینا چاہتا تھا۔

" کاشی گریٹ لینڈ شفٹ ہو گئی ہے ۔ وہ وہاں کافرستان کی فارن ایجنٹ بن گئی ہے اور اس کا نام اوشا ہے ۔ یہ گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ تھی ۔ اب یہ کاشی کی جگہ میرے ساتھ ہے"...... مادام ریکھا

نے اس بار تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اب یہ بتا دو کہ اس فارمولے پر کام کب تک مکمل ہو رہا ہے ۔ میرا مطلب ہے لیبارٹری میں "...... عمران نے کہا۔

" یہ وقت ضائع کر رہا ہے مادام "...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے مہادیو ۔ لیکن یہ اس انتظار میں ہے کہ اس کے جسم میں بے حس کر دینے والے اثرات ختم ہو جائیں لیکن یہ اس کی حماقت ہے ۔ میں نے انتہائی طاقتور انجکشن لگوائے ہیں اور یہ دس گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی حرکت میں نہیں آسکتے چاہے یہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں "...... مادام ریکھا نے کہا تو وہ آدمی جس کا نام مہادیو لیا گیا تھا، نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب درست انداز میں سوچنا شروع کر دیا ہے ۔ ہم نے تو بہرحال مرنا ہی ہے لیکن کم از کم مرنے سے پہلے ہمیں یہ تو معلوم ہو کہ ہم اس وقت یہاں پہنچے ہیں کہ ابھی کام مکمل نہیں ہو سکا ہو گا ۔ باقی رہی موت اور زندگی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس قدر مطمئن ہو ۔ تمہارا خیال ہے کہ کسی بھی وقت تم حرکت میں آسکتے ہو لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ لیبارٹری میں صرف ایک ہفتے کا کام باقی رہ گیا ہے "...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

" ایک منٹ رک جاؤ مادام ریکھا ۔ میری بات سنو "...... اچانک صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا نے یکلخت اپنی گردن صفدر کی طرف موڑی ۔

" کیا کہنا چاہتے ہو ۔ بولو "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" ہمیں ہلاک کرنے سے پہلے اپنی لیبارٹری میں بات کر لو "۔ صفدر نے کہا۔

" کیوں "...... مادام ریکھا نے چونک کر کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم وہ نہیں ہیں جو تم پر ظاہر کئے جا رہے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ عمران ہے اور تم اس کے ساتھی ہو ۔ عمران کے لہجے اور انداز کو میں اچھی طرح پہچانتی ہوں "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" کیا یہ بات عمران نہیں سوچ سکتا کہ وہ ایسا آدمی تم تک پہنچا دے جو اس کے انداز میں بات کر سکے اور تم کنفرم ہو جاؤ "۔ صفدر نے کہا جبکہ اس دوران عمران اپنے ہاتھوں کی رسیاں کاٹنے مین کامیاب ہو چکا تھا ۔ اب صرف اس کی ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسی موجود تھی۔

" مجھے احمق بنانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب بہت ہو گیا ۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ "...... مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ بندھی ہوئی ٹانگوں سمیت جیسے اڑتا ہوا مادام ریکھا پر جا گرا اور مادام ریکھا چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے گری جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی اوشا اور مہادیو بھی بے اختیار چیختے ہوئے سائیڈوں میں جا گرے ۔ عمران نے نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور ایک لمحے کے لئے وہ اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ یکلخت مینڈک کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھکا اور دوسرے لمحے الٹی قلابازی کھا کر اٹھتی ہوئی مادام ریکھا کو اس نے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے مہادیو پر پھینک دیا جبکہ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر مینڈک کی طرح اچھلا اور اس بار اٹھتی ہوئی اوشا اس کے ہاتھ کی ضرب کھا کر چیختی ہوئی ایک سائیڈ پر جا گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی جبکہ مہادیو اور مادام ریکھا نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے ہی تھے کہ عمران نے ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے کرسی پوری قوت سے قریب موجود مہادیو کے سر پر پڑی اور مہادیو چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا جبکہ مادام ریکھا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک طرف پڑے ہوئے مشین پسٹل کی طرف بڑھی ۔ مشین پسٹل عمران سے خاصے فاصلے پر تھا اور پھر عمران کی ٹانگیں بھی بندھی ہوئی تھیں اس لئے عمران نے جھپٹ کر وہ کرسی اٹھائی جس پر مہادیو بیٹھا ہوا تھا اور پھر جیسے ہی مادام ریکھا زمین پر پڑا

ہوا مشین پسٹل جھپٹ کر سیدھی ہوئی کرسی بجلی کی سی تیزی سے اڑتی ہوئی اس کے جسم سے ٹکرائی اور مادام ریکھا ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے گری لیکن نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر جمپ لگا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیدھی ہوتی عمران نے مینڈک کے انداز میں ایک لمبا جمپ لگایا اور دوسرے لمحے سیدھی ہو کر اٹھتی ہوئی مادام ریکھا کی گردن پر عمران کا ہاتھ پڑا اور مادام ریکھا چیختی ہوئی کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ایک دھماکے سے مہادیو اور اوشا کے قریب فرش پر جا گری اور ساکت ہو گئی مگر عمران نے بندھی ہوئی ٹانگوں سے جمپ لگایا اور ایک بار پھر وہ فرش پر ساکت پڑی ہوئی مادام ریکھا کے قریب پہنچ کر جھکا اور اس نے مادام ریکھا کے سر اور کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے اور پھر مخصوص انداز میں انہیں گھما دیا اور مادام ریکھا کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا ۔ عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر پیروں میں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھول دی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سیدھا کھڑے ہو کر ایک طویل سانس لیا۔

" ویل ڈن عمران صاحب ۔ آپ نے واقعی جدوجہد کی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" تمہارے جسم ابھی حرکت میں نہیں آئے ۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

" معمولی حرکت تو ہے لیکن اتنی نہیں کہ ہم اٹھ کر کھڑے ہو

سکیں"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر باقی افراد نے بھی اس کی تائید کر دی تو عمران پہلے اس مکان نما جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر دیکھا تو یہ جھونپڑی اور بے شمار جھونپڑیوں کے قریب تھی لیکن ان سے ذرا ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ باہر کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔ عمران واپس پلٹا اور اس نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر واپس اس کمرے میں آگیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے اس کے ہاتھوں کی رسیاں کھولیں اور پھر ان رسیوں کی مدد سے اس نے مادام ریکھا، مہادیو اور اوشا تینوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے اور انہیں اٹھا کر اس نے دیوار کے ساتھ اسی طرح بٹھا دیا جس طرح انہیں بٹھایا گیا تھا۔

"یہ لوگ رسیاں آسانی سے کھول لیں گے کیونکہ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں تم لوگوں کے حرکت میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ رسیاں تو میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر باندھی ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فرش پر ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا جس کو اٹھانے کی کوشش میں مادام ریکھا بے ہوش ہوئی تھی اور پھر اس نے مہادیو کے لباس کی تلاشی لی تو ایک مشین پسٹل اس کی جیب سے بھی برآمد ہو گیا جبکہ تیسرا مشین پسٹل اسے اوشا کی جیکٹ سے مل گیا۔ اسی لمحے صالحہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک لمحے کے لئے وہ لڑکھڑائی لیکن پھر سنبھل گئی اور اس کے ساتھ ہی

جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں بھی لیڈیز فرسٹ کا اصول حرکت میں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈیز سے پہلے تو تم حرکت میں آئے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ذہن کو بلینک کر کے اعصاب کو حرکت میں لا کر یہ کام کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر الٹی پڑی ہوئی کرسیوں کو اٹھا کر ایک قطار میں رکھ کر کھول دیا کیونکہ وہ فولڈنگ کرسیاں تھیں اور بند ہو چکی تھیں۔

"اب انہیں کیوں زندہ رکھا ہوا ہے تم نے۔ ختم کرو انہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"یہاں ان کا مکمل سیٹ اپ ہے۔ ابھی تو شکر ہے کہ اندرونی حصے کی وجہ سے یہاں مسلح افراد تعینات نہیں کئے تھے ورنہ اس بار واقعی ہم مارے جاتے"...... عمران نے کہا اور پھر جولیا اور صالحہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا کر چلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چلنے بھی لگ گئے تو عمران نے انہیں مخصوص ورزش کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے باقاعدہ ورزش کرنا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ فٹ ہو گئے۔

"اس مہادیو کو ہوش میں لے آؤ صفدر تاکہ اس سے یہاں کا سارا

سیٹ اپ معلوم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا تو صفدر آگے بڑھ کر
جھکا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے مہادیو کی ناک اور منہ بند کر دیا
چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہونے لگے تو
اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا جبکہ عمران اس
دوران ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور دوسری دو کرسیوں پر جولیا اور
صالحہ بیٹھ چکی تھیں۔ عمران نے تین مشین پسٹلوں میں سے ایک تو
اپنی جیب میں ڈال لیا اور دوسرا اس نے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔
"ایک مشین پسٹل مجھے دے دو۔ ہماری جیبیں تو خالی ہیں"۔
تنویر نے کہا تو عمران نے تیسرا مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں دے
دیا۔
"صفدر اور تنویر تم دونوں ان کی سائیڈوں میں اس طرح
کھڑے ہو جاؤ کہ یہ حرکت نہ کر سکیں اور ہاں۔ اب جو تمہارے
پیروں میں رسیاں کھلی ہیں ان سے اب تم ان تینوں کے پیر سیدھے
کر کے باندھ دو"...... عمران نے کہا۔
"ٹھہرو۔ یہ کام میں کرتی ہوں"...... جولیا نے ایک جھٹکے سے
اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی تو عمران بے اختیار مسکرا
دیا۔ جولیا نے مادام ریکھا اور اوشا کی دونوں ٹانگیں سیدھی کر کے
انہیں جوڑا اور پھر رسی کی مدد سے انہیں باندھ دیا گیا جبکہ صفدر نے
یہ کارروائی مہادیو کے ساتھ کی۔ مہادیو اب اس طرح آنکھیں پٹپٹا
رہا تھا جیسے اسے کچھ نظر نہ آ رہا ہو۔ پھر چند لمحوں بعد اس کے جسم کو

جھٹکا لگا اور اس نے بے اختیار ٹانگیں سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی
لیکن اس کی ٹانگیں بھی رسی سے بندھی ہوئی تھیں اور عقب میں
دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ کامیاب نہ ہو سکا۔
"اٹھ کر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے مہادیو۔ میرے ہاتھ
میں مشین پسٹل ہے اور میں تمہاری مادام ریکھا کی طرح احمق نہیں
ہوں کہ وقت ضائع کروں جبکہ تمہارے دائیں بائیں میرے ساتھی
موجود ہیں جن کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹل موجود ہیں"۔ عمران
نے کہا تو مہادیو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"تمہارے جسم تو بے حس و حرکت تھے پھر تم کیسے حرکت میں آ
گئے"...... مہادیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس طرح کے بے شمار شعبدے میں نے اپنے ہی طور پر سیکھ
رکھے ہیں تاکہ جان بچا سکوں۔ بہرحال اسے چھوڑو۔ میں نے تمہیں
پہلے اس لئے ہوش دلایا ہے کہ اگر تم ہم سے تعاون کرو تو تمہیں
زندہ چھوڑ دیا جائے گا ورنہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... عمران
نے کہا۔
"کیسا تعاون"...... مہادیو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"تم ہمیں یہاں کیے گئے تمام حفاظتی سائنسی نظام کی تفصیل بتا
دو اور یہ بھی بتا دو کہ کہاں تم نے مشینری نصب کر رکھی ہے اور
تمہارے کہاں کہاں اور کتنے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔
"سوری۔ میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ تم مجھے ہلاک کرو

گے تو کر دو"...... مہادیو نے کہا۔

" اوکے ۔ تم بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو ۔ بہرحال بتاؤ کہ تم پہلے کافرستان کی کسی اور تنظیم میں کام کرتے رہے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ میں کرنل فریدی کی بلیک سروس میں کام کرتا رہا ہوں"...... مہادیو نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اسی لئے مجھے تمہارا چہرہ شناسا سا لگ رہا تھا۔ بہرحال اگر تم بلیک سروس میں کام کرتے رہے ہو تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ میرے پاس ایسے شعبدے بھی ہیں کہ جن کی مدد سے تمہاری زبان کھلوائی جا سکتی ہے ۔ میں نہیں چاہتا کہ تم ہلاک ہو جاؤ کیونکہ تم چھوٹی مچھلی ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں نے کہا ہے کہ میں کچھ نہیں بتاؤں گا جو تمہاری مرضی آئے کر لو ۔ لیکن یہ سن لو کہ تم پر اس جھونپڑی سے باہر نکلتے ہی فائرنگ شروع ہو جائے گی"...... مہادیو نے کہا۔

" تمہارا رابطہ تمہارے آدمیوں سے ٹرانسمیٹر پر ہوتا ہے یا فون پر"...... عمران نے پوچھا۔

" ٹرانسمیٹر پر ۔ ویسے میرے آفس میں سیٹلائٹ وائرلیس فون بھی موجود ہے"...... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کتنے آدمی ہیں تمہارے یہاں"...... عمران نے کہا۔

" سوری ۔ میں نہیں بتا سکتا"...... مہادیو نے کہا تو عمران ایک

جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مہادیو کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور ایک جھٹکے سے اسے سائیڈ پر کر کے زمین پر ڈال دیا ۔ دوسرے لمحے اس کا پیر اس کی گردن پر پہنچ چکا تھا اور پھر وہی مہادیو جو کچھ بتانے سے یکسر انکاری تھا خود ہی سب کچھ بتانے لگ گیا ۔ عمران نے اس سے مختلف سوالات کر کے ساری باتیں پوچھ لی اور پھر اس نے پیر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مہادیو کے جسم نے تیزی سے جھٹکا کھایا اور پھر وہ ساکت ہو گیا ۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

" تم یہیں رکو اور ان دونوں کا خیال رکھنا ۔ میں صفدر اور تنویر کے ساتھ جا کر مہادیو کے اس سسٹم کو آف کر کے اس کے آدمیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ختم کر دیتا ہوں ۔ اس کے بعد ہم لیبارٹری کی طرف بڑھیں گے"...... عمران نے کہا۔

" انہیں زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے کہا۔

" لیبارٹری آسانی سے اوپن نہیں ہو جائے گی اور وہاں لازماً وائس چیکر کمپیوٹر موجود ہو گا اس لئے اب یہ کام مادام ریکھا کرائے گی ۔ اگر یہ ہلاک ہو گئی تو لیبارٹری کھلوانا مسئلہ بن جائے گا اس لئے اسے زندہ رکھنا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اور یہ دوسری ۔ اس کی کیا اہمیت ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوشا کی بات کر رہی ہو ۔ اوشا کے جسم کا ایک ایک ریشہ جب

مادام ریکھا کے سامنے ادھیڑا جائے گا تو لامحالہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو صفدر اور تنویر بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"آنند بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آنند پاور ایجنسی میں اس کا مخبر ہے اور سوائے خاص معاملات کے وہ ویسے فون نہیں کر سکتا۔

"باس۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کافرستان میں کام کر رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کام کر رہی ہے۔ وہ کیسے۔ میرے آدمیوں نے کوئی اطلاع مجھے نہیں دی جبکہ میں نے انہیں کہا ہوا ہے کہ وہ ہر طرف انہیں تلاش کریں"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ یہ لوگ دارالحکومت میں نہیں آئے بلکہ سیدھے کانجی کے جنگلات میں پہنچے ہیں ۔ وہاں ساگور کے علاقے میں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے جہاں کافرستانی سائنس دان پاکیشیا کی کسی عورت سائنس دان سے حاصل کردہ فارمولے پر مزید ریسرچ کر رہے ہیں اور اس بار یہ مشن پاور ایجنسی کو دیا گیا ہے اور مادام ریکھا اپنی اسسٹنٹ اوشا کے ساتھ اپنے فاریسٹ سیکشن کو لے گئی ہے جس کا انچارج مہادیو ہے اور ایک اطلاع کے مطابق وہاں مہادیو نے انتہائی جدید سائنسی نظام قائم کر رکھا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس جنگل میں پہنچ چکی ہے"...... آنند نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے یہ سب تفصیل معلوم ہوئی ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ میں چھٹی پر اپنے گاؤں گیا ہوا تھا ۔ آج ہی ڈیوٹی پر واپس آیا ہوں تو یہ سب معلوم ہوا ہے ۔ میں نے آپ کے آفس سے معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ آپ یہاں موجود ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس بارے میں بتا دوں"...... آنند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ریکھا کب گئی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"دو روز پہلے وہ اپنی نئی اسسٹنٹ اوشا کے ساتھ ایجنسی کے ہیلی کاپٹر پر یہاں سے روانہ ہوئی ہیں"...... آنند نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا ۔ تمہیں اس کا

خصوصی انعام ملے گا"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر مادام ریکھا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ ۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ ریکھا اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم کانجی جنگلات میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہی ہو ۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اور یہ مشن مجھے صدر صاحب نے دیا ہے ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں ریکھا اس لئے مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی ورنہ تم بھی ان کے ہاتھوں ماری جاؤ گی اور مشن بھی وہ مکمل کر لیں گے ۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر آپ یہاں آئے تو ہم آپ کو بھی دشمنوں کی طرح ٹریٹ کریں گے ۔ سن لیا آپ نے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا تو شاگل کے چہرے پر غصے کا الاؤ سا جلنے لگ گیا۔

"ہونہہ ۔ اس کے بھی پر نکل آئے ہیں ۔ نانسنس ۔ نجانے کیا سمجھنے لگ گئی ہے اپنے آپ کو"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر کے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر میز پر رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... دوسری طرف سے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں ۔ انتہائی اہم معاملے پر صدر صاحب سے بات کرنی ہے ورنہ بہت بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں ۔ میں بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شاگل نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مسئلہ ہے چیف شاگل"...... صفدر نے قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کانجی کے جنگلات میں کسی اہم مشن کے لئے آئی ہوئی ہے اور پاور ایجنسی ان کے مقابلے پر ہے جبکہ سیکرٹ سروس کو اس سے بے خبر رکھا گیا

ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں ۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے اور کنفیوژن سے بچنے کے لئے اس بار ہم نے یہ مشن صرف پاور ایجنسی کو سونپا ہے"۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ لیکن سر ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ پاور ایجنسی کے بس کا روگ نہیں ہیں اور ویسے بھی اگر انہوں نے وہاں پاور ایجنسی کے محدود افراد کو کسی بھی مقابلے میں ختم کر دیا تو ان کے مقابلے میں اور کوئی ایجنسی ہی نہ ہو گی اور وہ اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر کے نکل جائیں گے اس لئے جناب ۔ دوسری دفاعی لائن کی وہاں موجودگی انتہائی ضروری ہے"۔ شاگل نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ آپ کی یہ بات واقعی درست ہے ۔ لیکن دو ایجنسیوں کے بیک وقت کام کرنے سے چونکہ کنفیوژن پیدا ہو جاتی ہے جس کا فائدہ پاکیشیائی ایجنٹ اٹھا لیتے ہیں اس لئے دوسری ایجنسی کو سامنے نہیں لایا گیا"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ میں نے تو دوسری دفاعی لائن کی بات کی ہے تاکہ اگر ایک ایجنسی کامیاب نہیں ہو سکتی تو دوسری ایجنسی آگے بڑھ کر ان ایجنٹوں کو کافرستان کے مفادات کو نقصان پہنچانے سے روک سکتی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ اس وقت تک وہاں مداخلت نہیں کریں گے جب تک کہ پاور ایجنسی

مکمل طور پر پسپا نہیں ہو جاتی"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ ہم سب کا مفاد مشترکہ ہے۔ ہم نے عظیم کافرستان کے مفادات کے لئے کام کرنا ہے۔ اگر پاور ایجنسی کامیاب ہو جاتی ہے تو اس میں ہم سب کا فائدہ ہے۔ ایسی صورت میں ہم کیوں وہاں مداخلت کریں گے سر"...... شاگل نے اس بار قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ اپنی سروس سمیت ساگور کے گرد رہیں اور پاور ایجنسی کی کارکردگی کو مانیٹر کرتے رہیں۔ انتہائی ضرورت کے بغیر مداخلت کی اجازت نہیں ہو گی اور یہ بھی سن لیں کہ اگر مجھے شکایت ملی کہ آپ کی مداخلت کی وجہ سے نقصان ہوا ہے تو اس بار آپ کا ہر صورت میں کورٹ مارشل کر دیا جائے گا"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی جناب"۔ شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"مجھے ایک بار وہاں پہنچ جانے دو پھر دیکھتا ہوں کہ مادام ریکھا کیسے مجھے روکتی ہے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"موتی لال کہاں ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ سیکنڈ آفس میں ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے فوراً میرے پاس بھیجو۔ فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"۔ شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ موتی لال تھا جو سیکرٹ سروس کے لئے استعمال ہونے والی تمام مشینری کا انچارج تھا۔ خود بھی وہ الیکٹرونکس میں انتہائی اعلیٰ مہارت رکھتا تھا اور اسے ہر قسم کی مشینری کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔

"یس باس۔ حکم"۔ موتی لال نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"۔ شاگل نے کہا تو موتی لال میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"کانجی کے جنگلات دیکھے ہوئے ہیں تم نے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... موتی لال نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ چونکہ کافی عرصے سے سیکرٹ سروس کے ساتھ اٹیچ تھا اس لئے اسے شاگل کے مزاج کا بخوبی علم تھا اس لئے وہ شاگل کے سامنے بہت کم بات کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

"کیسے معلوم ہے"...... شاگل نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے والد کانجی کے جنگلات میں فاریسٹ سپروائزر تھے اس لئے ہم بھی اکثر ان کے ساتھ وہاں جاتے رہتے تھے۔ وہاں کا ایک ایک

چہہ میرا دیکھا بھالا ہے جناب"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم وہاں ساگور کے علاقے کے بارے میں بھی جانتے ہو"...... شاگل نے کہا۔

" یس سر۔ ساگور قبیلے کا سردار میرے والد کا دوست تھا اس لئے ہم اکثر اس قبیلے میں کئی کئی روز ٹھہرتے تھے"...... مولی لال نے جواب دیا۔

" اس ساگور میں حکومت نے کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے"۔ شاگل نے کہا۔

" یس سر۔ مجھے معلوم ہے کہ ساگور کے قدیم معبد کے نیچے انتہائی جدید خفیہ لیبارٹری موجود ہے"...... موتی لال نے کہا تو اس بار شاگل واقعی چونک پڑا۔

" اوہ ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ میرا ایک کلاس فیلو گوپال ہے ۔ اس نے الیکٹرونکس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے ۔ وہ اب وزارت سائنس میں بطور ریسرچر کام کرتا ہے ۔ آج سے دو سال قبل ڈاکٹر گوپال وہاں لیبارٹری میں کام کر رہا تھا کہ مجھے اس نے اپنے ساتھ وہاں جانے کی دعوت دی اور میں نے اس کی دعوت قبول کر لی اور چھٹی لے کر وہاں چلا گیا اور ایک ہفتہ وہاں رہا ۔ ساگور قبیلے کے افراد تو ویسے ہی مجھ سے واقف

تھے اور لیبارٹری کو بھی میں نے اچھی طرح دیکھا کیونکہ میں لیبارٹری میں ہی رہائش پذیر تھا"...... موتی لال نے اس بار تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ موتی لال ۔ تم نے یہ سب کچھ بتا کر میرا تمام مسئلہ حل کر دیا ہے ۔ اب سنو ۔ اس لیبارٹری میں حکومت کافرستان کے معروف سائنس دان کسی اہم فارمولے پر کام کر رہے ہیں جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتی ہے ۔ چنانچہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت کانجی کے جنگلات میں پہنچ چکی ہے ۔ گو یقیناً لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہو گا لیکن تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر خوفناک ہیں ۔ وہاں کی حفاظت کے لئے پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کو وہاں بھجوایا گیا ہے ۔ مجھے ابھی ایک مخبر کی طرف سے اطلاع ملی تو میں نے صدر صاحب سے بات کی اور انہوں نے مجھے اجازت دے دی ہے کہ میں فی الحال صرف بیرونی نگرانی کروں اور اگر پاور ایجنسی کام نہ کر سکے تو پھر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کروں جبکہ میری بھی دیرینہ خواہش ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کافرستان سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہی ہو ۔ پاور ایجنسی کو اس کا کریڈٹ نہیں ملنا چاہئے اس لئے ہم ابھی کانجی کے جنگلات روانہ ہو رہے ہیں اور تم نے ایسی مشینری ساتھ لے جانی ہے جس سے دور رہ کر بھی ہم اندرونی صورت حال کی نگرانی کر سکیں اور ضرورت پڑنے پر پاور ایجنسی کے ہاتھوں سے شکار بھی چھین

سکیں ۔ تم اس مشن میں میرے نمبر ٹو رہو گے"...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ پاور ایجنسی کا فاریسٹ سیکشن وہاں کام کر رہا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے وہاں کس قسم کا سائنسی نظام قائم کر رکھا ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو ہم اس نظام کو فیل بھی کر سکتے ہیں اور نگرانی بھی کر سکتے ہیں"...... موتی لال نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہے اور اگر معلوم ہے تو مجھے کیوں نہیں بتایا"...... شاگل نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ فاریسٹ سیکشن پاور ایجنسی کا انچارج مہادیو میرا دوست ہے اور وہ مشینری کے سلسلے میں مجھ سے مشورہ بھی کرتا رہتا ہے ۔ اس نے پچھلے دنوں مجھ سے ملاقات کی تھی اور بتایا تھا کہ پاور ایجنسی کو کانجی جنگلات میں کسی مشن پر بھیجا جا رہا ہے جہاں غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹوں کی طرف سے ایک اہم ٹارگٹ کو خطرہ ہے اس لئے اس نے مجھ سے وہاں ان ایجنٹوں کو روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے مدد چاہی تو میں نے اسے مشورے دیئے اور پھر وہ چلا گیا ۔ نہ ہی مجھے مزید تفصیلات کا علم تھا اور نہ ہی میں نے اس سے تفصیلات پوچھیں کیونکہ بہرحال پاور ایجنسی کے اپنے مشن ہوتے ہیں ۔ یہ تو اب آپ نے بتایا ہے تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ اصل صورت حال کیا ہے"۔ موتی لال نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ لیکن اب تم کیا مشورہ دیتے ہو ۔ ہمیں کیا کرنا

چاہئے اور کس طرح کرنا چاہئے تاکہ یہ مشن ہمارا بن جائے"۔ شاگل نے کہا۔

" جناب ۔ ہم ساگور سے ملحقہ روچاش علاقے میں اپنا اڈا لگائیں گے میں اپنے ساتھ مانیٹرنگ کرنے والی جدید ترین مشین لے جاؤں گا اور اس مشین کے ذریعے ساگور کے سارے علاقے کو سکرین پر چیک کیا جاسکے گا اور اس کے ساتھ میں ایسی مشین بھی لے جاؤں گا ۔ جب آپ چاہیں مہادیو کا تمام حفاظتی سسٹم بے کار کر دیا جائے گا باقی جو کام ہے وہ تو ظاہر ہے آپ اور آپ کے آدمیوں نے ہی کرنا ہے"...... موتی لال نے کہا۔

" کیا اس مانیٹرنگ مشین کے ذریعے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ساگور میں کیا ہو رہا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

" یس سر ۔ یہ انتہائی جدید ترین مشین ہے جو ابھی حال ہی میں ایکریمیا سے منگوائی گئی ہے ۔ اس کا ٹیلی آپریٹس وہاں کسی اونچے درخت کی چوٹی پر نصب کر دیا جائے گا ۔ اس میں سے نظر نہ آنے والی ایسی ریز نکلتی ہیں جو اپنی رینج میں آنے والے تمام سپاٹس کو سکرین پر تصویر کی صورت میں لے آتی ہیں ۔ رینج فکس کرنا ہمارا کام ہے ۔ اس کی رینج ہم اتنی بڑھا دیں گے کہ ساگور قبیلہ اور اس کے معبد کا علاقہ رینج میں آجائے گا کیونکہ جو کچھ بھی ہو رہا ہو گا وہ اس علاقے میں ہو رہا ہو گا ۔ ہم اس سے آواز بھی سن سکیں گے اور دیکھ بھی سکیں گے جبکہ

وہاں موجود لوگوں کو اس کا کسی صورت بھی علم نہ ہو سکے گا"۔ موتی لال نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فوری تیاری کرو لیکن ایک بات۔ ہمیں یہاں سے تو ہیلی کاپٹروں پر وہاں جانا پڑے گا لیکن جنگل میں تو ہمارے ہیلی کاپٹر مارک کر لئے جائیں گے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ ہم ہیلی کاپٹر جنگل کے شروع میں واقع پرتاب پور قصبے میں اتار دیں گے اور آگے ہمیں جیپوں پر جانا ہو گا ورنہ تو واقعی ہیلی کاپٹر کی آواز جنگل میں دور دور تک سنائی دے جائے گی"...... موتی لال نے کہا۔

"لیکن پرتاب پور میں جیپیں کہاں سے ملیں گی"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں جناب۔ پھر ایسا ہے کہ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر وہ جیپیں بھی ساتھ لے جانا ہوں گی"...... موتی لال نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم مشینری تیار کراؤ۔ میں باقی انتظامات کراتا ہوں۔ ہم نے ابھی اور فوری روانہ ہونا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں صرف آدھے گھنٹے کے اندر تیار ہو جاؤں گا"۔ موتی لال نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران صالحہ اور جولیا سمیت اس جھونپڑی میں موجود تھا جس میں مادام ریکھا اور اوشا کی رہائش تھی۔ مہادیو کے ساتھ بارہ ساتھی تھے جن میں سے دو پہلے ہلاک ہو چکے تھے جبکہ باقی دس کو عمران نے ٹرانسمیٹر پر مہادیو کی طرف سے کال کر کے ایک جگہ اکٹھا کر لیا تھا اور عمران سب کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام مشینی حفاظتی نظام بھی ختم کر دیا گیا تھا۔ ان سارے انتظامات کے بعد مادام ریکھا اور اوشا کو اس جھونپڑی سے اس جھونپڑی میں لایا گیا اور پھر انہیں کرسیوں پر ڈال دیا گیا تھا۔ وہ اس دوران دو بار ہوش میں آئی تھیں لیکن انہیں ضربیں لگا کر دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ عمران کے باقی ساتھی اس جھونپڑی کے گرد موجود تھے تاکہ اگر پارٹی سے کوئی آدمی باہر آئے تو اس کو چیک کیا جا سکے کیونکہ عمران نے اس معبد کی تفصیلی چیکنگ کر لی تھی لیکن معبد سے کوئی

راستہ نیچے لیبارٹری میں نہ جاتا تھا۔ گو تنویر نے تجویز پیش کی تھی ک
اس معبد کو ہی میزائلوں اور بموں سے اڑا دیا جائے تاکہ اس کے نیچے
موجود لیبارٹری خودبخود سامنے آ جائے لیکن عمران جانتا تھا ک
لیبارٹری جسے اس قدر خفیہ جگہ پر تیار کیا گیا ہے عام لیبارٹری نہ ہو
گی بلکہ اس میں ایسا میٹریل استعمال کیا گیا ہوگا جس کی بنا پر اس پ
بم بھی اثر نہ کر سکیں اس لئے اس نے ایک اور ترکیب سوچی تھی او
اس ترکیب کے سلسلے میں ہی وہ یہاں موجود تھا۔

"ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ایک کرسی پ
بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ نے آگے بڑھ کر مادام ریکھا اور او
کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ا
کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو انہوں نے ہاتھ ہ
لئے اور پیچھے ہٹ کر کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں اس لئے یہ گانٹھیں کھول سکتی ہیں
تم ان کے عقب میں جا کر کھڑی ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو جو
اور صالحہ دونوں سرہلاتی ہوئی اٹھیں اور کرسیوں کے عقب میں جا
کھڑی ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھی
کھول دیں۔ ان دونوں کے جسم لاشعوری طور پر حرکت میں آنے ل
لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ حرکت نہ کر سکتی تھیں۔

"مادام ریکھا۔ تم دونوں کے پیچھے مس جولیا اور مس صالحہ موج
ہیں اس لئے رسیاں کھولنے کا تکلف نہ کرنا ورنہ یہ دونوں اپنی

جنسوں پر تشدد کرنے کا بہانہ ڈھونڈتی رہتی ہیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم تو بے حس و حرکت تھے۔ تم کیسے حرکت میں آ گئے۔
یہ سب کیسے ہو گیا"...... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خواتین کے سامنے حرکت کو ہمارے مشرقی معاشرے میں اچھا
نہیں سمجھا جاتا اس لئے ہم بے حس و حرکت رہے لیکن جب خواتین
خود حرکت میں آ جائیں تو مجبوراً ہمیں بھی حرکت میں آنا پڑا۔ بہرحال
یہ تمہارے سوچنے کا کام نہیں ہے اس لئے تمہیں سائنس کے ساتھ
ساتھ طب اور نجانے کون کون سے علوم پڑھنے پڑیں گے اور خاص
طور پر تمہاری ہم جنس تم دونوں کو زندہ رکھنے کی مخالف تھیں لیکن
میں نے سوچا کہ تم بہرحال ایک ایجنسی کی چیف ہو اور یہ تمہاری
نمبر ٹو ہے اس لئے تمہیں بغیر کسی وجہ کے ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ بھی
بتا دوں کہ تمہارے مہادیو کو ہم نے پہلے ہوش دلایا اور اس سے ہم
نے یہاں کے تمام نظام کی تفصیلات معلوم کیں اور پھر اسے ہلاک
کر دیا۔ تمہارے ساتھ بارہ افراد تھے جن میں سے دو تو پہلے ہی ہلاک
ہو چکے تھے جبکہ باقی دس کو میں نے مہادیو کی آواز میں ٹرانسمیٹر پر
کال کر کے اکٹھا کیا اور پھر ان کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد یہاں
نصب تمام سائنسی نظام کو تباہ کر دیا گیا۔ اب یہاں ہم ہیں یا صرف
تم دونوں اس لئے یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری مدد کے لئے باہر سے کوئی
آئے گا"...... عمران نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ

اس انداز میں بات کر رہا تھا جیسے باقاعدہ رپورٹ دے رہا ہوں ۔ شاید اسی لئے مادام ریکھا کے عقب میں کھڑی جولیا کا چہرہ بگڑا ہوا سا تھا۔

" تم ۔ تم کیا چاہتے ہو ۔ تم ہمیں ہلاک کر دو یا نہ کرو یہ تمہاری مرضی ۔ لیکن تم اپنے مشن میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے " ۔ مادام ریکھا نے کہا۔

" تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر کون ہے "...... عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر بھاشاکر "...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

" اس کا فون نمبر کیونکہ یہاں میں نے سیٹلائٹ وائرلیس فون سیٹ دیکھے ہیں اس لئے لازماً ان کے پاس بھی ایسا ہی ہو گا " ۔ عمران نے کہا۔

" ہمارا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ ہمارا کام باہر سے لیبارٹری کی حفاظت کرنا ہے اور تمہارا خاتمہ کرنا تھا اور بس "...... مادام ریکھا نے کہا لیکن عمران ایک لمحے میں ہی پہچان گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

" اوشا ۔ تمہارا کیا جواب ہے "...... عمران نے اوشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" مم ۔ مم ۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں ۔ مجھے تو کچھ بھی نہیں معلوم " ۔ اوشا نے رک رک کر کہا۔

" صالحہ تمہارے پاس خنجر ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں "...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" خنجر کی مدد سے اوشا کا چہرہ اس قدر بگاڑ دو کہ آئینہ دیکھ کر اس کے حلق سے خودبخود چیخ نکل جائے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اسے ابھی چڑیل بنا دیتی ہوں "...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور پھر وہ کرسی کے عقب سے نکل کر سامنے آ گئی۔

" سنو ۔ پہلے میں تمہاری ایک آنکھ نکالوں گی، پھر تمہارا کان کاٹوں گی، پھر تمہاری ناک کی باری آئے گی ۔ اس کے بعد تمہارے چہرے پر زخم ڈالے جائیں گے ۔ ٹھیک ہے "...... صالحہ نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ میں بتاتی ہوں ۔ رک جاؤ "...... اوشا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" اوشا کیا کہہ رہی ہو ۔ خاموش رہو ۔ ملک سے غداری کرنا چاہتی ہو "...... ساتھ بیٹھی ہوئی مادام ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

" صرف فون نمبر بتانا تو کوئی غداری نہیں ہے لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میرا یہ حال کر دیا جائے "...... اوشا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے ۔ تم واقعی درست کہہ رہی ہو ۔ فون نمبر بتانے سے کوئی

کیا کر لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس ریکھا کو تم نے کیوں زندہ رکھا ہوا ہے ۔ اس کا اچار ڈالنا ہے تم نے"...... ریکھا کے عقب میں کھڑی جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ چیف ہے اور چیف نامی مخلوق کو آسان موت نہیں مرنا چاہئے ۔ البتہ تم اس کا منہ بند کر دو تاکہ میں فون پر بات کر سکوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود مشین کے ساتھ رکھے ہوئے وائرلیس فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اوشا کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ جولیا نے مادام ریکھا اور صالحہ نے اوشا کے منہ پر ہاتھ رکھ دیئے تھے ۔

کچھ دیر تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رابطہ ہو گیا۔

" یس "...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" مادام ریکھا بول رہی ہوں"...... عمران نے مادام ریکھا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا ۔ کون ہو تم ۔ ریکھا کہاں ہے ۔ تم ۔ تم ریکھا نہیں ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" میں ریکھا ہی بول رہی ہوں ڈاکٹر ۔ میرا گلا خراب ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ وائس چیکر کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ تم ریکھا نہیں ہو ورنہ گلے کی خرابی کا کمپیوٹر پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ کون ہو تم اور ریکھا

کہاں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" ڈاکٹر تم یقین کرو میں ریکھا ہی ہوں"...... عمران نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے صدر صاحب کو کال کرنا ہو گی ...... دوسری طرف سے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" مادام ریکھا ۔ کیا تم لیبارٹری کے اندر گئی ہو"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ مجھے اندر جانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

" تو پھر تمہاری آواز کیسے وائس چیکر کمپیوٹر میں فیڈ ہو گئی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر بھاشاکر نے شاید اسی لئے میرے ہیڈ کوارٹر کال کر کے وہاں سے میرا خصوصی نمبر حاصل کیا ہے ۔ یہ نمبر یہاں کا تھا اور پھر اس نے مجھ سے بات کی ۔ اس وقت تو میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے لیکن اب سمجھ آ گئی ہے کہ وہ میری آواز کمپیوٹر میں فیڈ کرنا چاہتا تھا"...... مادام ریکھا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران، جولیا اور صالحہ تینوں بے اختیار چونک پڑے ۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا

اسی لمحے تنویر دوڑتا ہوا قریب آ گیا۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں ایک اونچے درخت پر چڑھا نگرانی کر رہا تھا کہ میں نے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اور ایک عام ہیلی کاپٹر کو جنگل کی طرف آتے دیکھا۔ میں نے دوربین کی مدد سے انہیں چیک کیا تو عام ہیلی کاپٹر پر کافرستان سیکرٹ سروس کے الفاظ صاف پڑھے گئے۔ یہ دونوں ہیلی کاپٹر میرے خیال میں اس قصبے پرتاب پور میں اترے ہیں"۔ تنویر نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس۔ لیکن یہ لوگ اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب ہمیں فوری کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور پھر واپس جھونپڑی میں آ کر اس نے جولیا اور صالحہ کو مادام ریکھا اور اوشا دونوں کو بے ہوش کرنے کا کہا اور خود مڑ کر تیزی سے جھونپڑی سے نکلا اور لیبارٹری کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تنویر اس کے ساتھ تھا۔ لیبارٹری کے گرد باقی ساتھی موجود تھے۔ وہ شاید عمران اور تنویر کو اس انداز میں دوڑتے دیکھ کر چونک پڑے تھے اس لئے اوٹ سے نکل کر سامنے آ گئے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

دوسری طرف سے کیپٹن شکیل بھی آگے بڑھ آیا تھا۔

"صورت حال پیچیدہ ہو گئی ہے۔ شاگل اپنے گروپ سمیت یہاں پہنچ گیا ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ جائے گا۔ ہم نے حفاظتی

نظام بھی آف کر دیا ہے ورنہ اس کی مدد سے اسے روک دیتے جبکہ لیبارٹری کے راستے کا ابھی تک علم ہی نہیں ہو سکا۔ میں نے کوشش کی تھی کہ مادام ریکھا کی آواز میں لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر بھاشاکر سے بات کر کے کوئی چکر چلاؤں لیکن وہاں وائس چیکر کمپیوٹر موجود ہے اس لئے یہ طریقہ بھی ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شاگل اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیسے پتہ چلا ہے"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اسے بتا دیا۔

"ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کیوں ساتھ لایا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ اس میں جیپیں لاد کر لے آئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جب ان کے پاس ہیلی کاپٹر موجود ہے تو پھر جیپیں لانے کی کیا ضرورت۔ وہ ہیلی کاپٹر براہ راست یہاں آ سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں مادام ریکھا اور اس کا گروپ موجود ہے اس لئے وہ یہاں براہ راست نہیں آئے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ معبد کو میگا بم سے اڑا دو۔ کوئی نہ کوئی راستہ مل ہی جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کے سوا اور کوئی فوری صورت بھی نہیں

ہے ۔ ہمارے پاس دس میگا بم موجود ہیں ۔ یہ دس کے دس فٹ کر دو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ اس سے اس قدر خوفناک دھماکہ ہو گا کہ شاید پورا جنگل گونج اٹھے ۔ ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری بھی نہ کھل سکے اور ہم بھی پھنس جائیں ۔ وحشی قبائل بھی آ سکتے ہیں اور شاگل اور اس کا گروپ بھی"...... صفدر نے کہا۔

"اسے زیر زمین کر کے نصب کرنا ہو گا ۔ پھر دھماکے کی آواز نہیں پھیلے گی ۔ ویسے اتنی جلدی شاگل اور اس کے ساتھی یہاں نہیں پہنچ سکتے ۔ وہ پہلے مانیٹر کریں گے پھر آگے بڑھیں گے ۔ جاؤ جا کر بم لے آؤ بلکہ سارا سامان اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں جھونپڑی میں ان کا سامان موجود تھا ۔ اسی لمحے انہیں جولیا اور صالحہ بھی آتی دکھائی دیں۔

"کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

"سامان لینے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔ سامان کیوں منگوایا ہے تم نے"...... جولیا نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے ریکھا اور اوشا کو بے ہوش کر دیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہمیشہ کے لئے بے ہوش کر دیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو

عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ میں ملک دشمنوں کو زندہ رکھنے کی قائل نہیں ہوں اور ویسے بھی تم نے ان کے ذریعے جو چکر چلانے کا سوچا تھا وہ تمہارا نظریہ بے کار ثابت ہوا تھا اس لئے اب ان کو زندہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ۔ شاگل اور اس کے ساتھی لازماً ان سے رابطہ کریں گے ۔ میں ان کے ذریعے شاگل کو روکنا چاہتا تھا لیکن تم نے غلط کام کیا ہے ۔ ویری بیڈ"...... عمران نے خاصے برہم لہجے میں کہا۔

"شاگل سے تم اب بھی ریکھا کی آواز میں بات کر سکتے ہو"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ ۔ میں چیف کو بتا دوں گا کہ تم نے لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے"...... عمران نے اسی طرح برہم لہجے میں کہا۔

"بتا دینا ۔ لیڈر کے صرف اس حکم کی پابندی مجھ پر لازم ہے جس سے پاکیشیا کو نقصان نہ ہو ۔ باقی میں ڈپٹی چیف بھی ہوں ۔ سمجھے"...... جولیا نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیزی سے معبد کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کا ذہن واقعی بری طرح الجھ گیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ ایسی لیبارٹریاں عام بموں سے تباہ نہیں ہو سکتیں

اس لئے وہ اس طرح کی کامیابی پر مشکوک تھا اور ادھر شاگل اور اس کے ساتھیوں کے یہاں آنے پر ظاہر ہے انہیں لیبارٹری سے توجہ ہٹا کر دوسرے چکر میں پھنسنا پڑے گا اور ڈاکٹر بھاشاکر نے جس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ صدر سے بات کرے گا تو ہو سکتا ہے صدر کے حکم پر جنگل میں فوج بھی اتار دی جائے اس لئے وہ واقعی بری طرح الجھ کر رہ گیا تھا۔

شاگل پرتاب پور کے ایک مکان کے کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے یہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی تک موتی لال مشینری نصب کر کے ساگور علاقے کی مانیٹرنگ نہ کر سکا تھا اس لئے جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا شاگل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ ایک طرف میز پر لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا لیکن شاگل کی توجہ اس ٹرانسمیٹر کی طرف نہیں تھی کیونکہ موتی لال نے خود آکر اسے تمام رپورٹ دینی تھی اس لئے جیسے ہی ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہوئی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ اس کے ہیڈ کوارٹر والوں نے اسے کسی وجہ سے کال کیا ہو گا اس لئے آگے بڑھ کر پہلے وہ کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس ۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... شاگل نے عادت کے مطابق نام کے ساتھ ساتھ پورا عہدہ دوہراتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر ۔ شاگل بول رہا ہوں سر ۔ اوور"...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں موجود ہیں چیف شاگل ۔ اوور"...... صدر نے کہا۔

"کانجی جنگلات کے آغاز میں ایک قصبے پرتاب پور میں موجود ہوں جناب ۔ اوور"...... شاگل نے جواب دیا۔

"مجھے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر بھاشاکر کی فون کال ملی ہے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے فون نمبر پر پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کی کال آئی لیکن انہوں نے چونکہ وائس چیکر کمپیوٹر میں مادام ریکھا کی آواز فیڈ کر رکھی تھی اس لئے وہ فوراً سمجھ گئے کہ یہ کال مادام ریکھا کی نہیں ہے ۔ انہوں نے جب اس پر اصرار کیا تو دوسری طرف سے اس بات پر اصرار جاری رکھا گیا کہ بولنے والی مادام ریکھا ہے جس پر

ڈاکٹر بھاشاکر نے فون بند کر کے مجھے کال کی اور صورت حال بتائی ۔ پھر ہمارے حکم پر مادام ریکھا کو کال کی گئی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہیں کی ۔ اس کے بعد مادام ریکھا کی پرسنل فریکونسی پر کال کی گئی لیکن یہ کال بھی اٹنڈ نہیں کی گئی اور مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے میں مہارت رکھتا ہے اور ڈاکٹر بھاشاکر کے بقول ویسے آواز اور لہجہ مادام ریکھا کا ہی تھا لیکن وائس چیکر کمپیوٹر نے اسے اوکے قرار نہیں دیا اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اس عمران نے مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں پر قابو پا لیا ہو گا اور اگر ایسا ہو گیا ہے تو پھر لیبارٹری شدید خطرے میں ہے ۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم قریبی چھاؤنی سے فوج کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھجوا دیں لیکن پھر میں نے اس لئے احکامات نہیں دیئے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی شاطر ہیں اگر یہ فوجی یونیفارم اور میک اپ میں آ گئے تو پھر لیبارٹری کے لئے خطرہ مزید بڑھ جائے گا ۔ آپ کا کیا خیال ہے ۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے ۔ اوور"...... صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ مجھے پہلے ہی یہ خدشہ تھا کہ یہ لوگ مادام ریکھا اور اس کے فارسٹ سیکشن کے بس کا روگ نہیں ہیں اس لئے میں اپنے سیکشن سمیت یہاں پہنچ گیا ہوں ۔ آپ ابھی فوج نہ بھیجیں ورنہ معاملات واقعی ہاتھ سے نکل جائیں گے ۔ آپ کو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ لیبارٹری کا بھی مکمل تحفظ کیا جائے گا اور ان ایجنٹوں کا بھی

بار یقینی خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ہم اب ان کے سروں پر پہنچ چکے ہیں اور جلد ہی ہم انہیں مار گرائیں گے۔ اوور"...... شاگل نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں آپ کو چوبیس گھنٹے دے رہا ہوں۔ اگر ان چوبیس گھنٹوں میں آپ نے ان ایجنٹوں کا خاتمہ نہ کیا تو پھر میں فوج کو احکامات دے دوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور موتی لال اندر داخل ہوا۔

"کہاں مر گئے تھے تم"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مشینری بے حد نازک ہے اس لئے اسے نصب کرنے میں بے حد احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے"...... موتی لال نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"لعنت بھیجو مشینری پر۔ ان ایجنٹوں نے پاور ایجنسی کو کور کر لیا ہے۔ مادام ریکھا ان کے ہاتھ چڑھ گئی ہے اور وہ کسی بھی لمحے لیبارٹری کو تباہ کر کے نکل سکتے ہیں اور تم مشینری کی نزاکت کو رو رہے ہو۔ نانسنس"...... شاگل نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر باس۔ جو حکم آپ دیں تعمیل ہو گی"...... موتی لال نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسا سسٹم ہے کہ تم ساگور کے علاقے میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا سکو"...... شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں جناب۔ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ ساگور کا یہاں سے فاصلہ تقریباً بارہ تیرہ کوس ہے۔ اتنی دور سے گیس فائر نہیں ہو سکتی اور اگر فائر ہو بھی جائے تو ساگور کے وسیع و عریض علاقے میں نہیں پھیل سکتی"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کیا جائے۔ جلدی بتاؤ۔ میں فوراً ان لوگوں کی گردنیں دبانا چاہتا ہوں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پہلے چیک کر لیں کہ کیا وہاں حفاظتی نظام کام کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر پہلے اسے آف کرا دیں ورنہ ہم لوگ ساگور میں داخل ہوتے ہی فائرنگ کی زد میں آجائیں گے۔ اس کے علاوہ ساگور کے علاقے کی سکرین چیکنگ کر لیں تاکہ ہمیں وہاں کی صورت حال معلوم ہو سکے۔ اس کے بعد کوئی ہنگامی پلان بنایا جا سکتا ہے"...... موتی لال نے کہا۔

"کتنی دیر لگے گی اس تمام چیکنگ میں"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ جناب"...... موتی لال نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو۔ جہاں اتنا وقت گزر چکا ہے وہاں ایک گھنٹہ

اور سہی "...... شاگل نے کہا۔

" آئیے میرے ساتھ "...... موتی لال نے کہا اور پھر شاگل کے ساتھ چلتا ہوا ایک دو منزلہ مکان کی دوسری منزل پر پہنچا تو وہاں کمرے میں واقعی دو بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں جن کے سامنے دو آدمی کھڑے تھے۔

" کیا ساگور پوائنٹ فکس ہو گیا ہے راجو "...... موتی لال نے ایک مشین کے سامنے کھڑے آدمی سے کہا۔

" یس باس "...... راجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ دوسری مشین کے ساتھ اسے بھی آن کرو اور حفاظتی نظام کو چیک کرو ۔ جلدی کرو ۔ فوراً "...... موتی لال نے کہا تو دونوں آدمی تیزی سے حرکت میں آگئے جبکہ شاگل سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر جھلاہٹ کے تاثرات موجود تھے لیکن ظاہر ہے وہ فوری طور پر کیا کر سکتا تھا اس لئے ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد ایک مشین کی سکرین پر جھماکے ہوئے اور پھر وہ روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر تیزی سے ہندسے ابھرنے اور مٹنے لگے اور پھر اچانک سکرین پر اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

" باس ۔ وہاں کوئی سائنسی حفاظتی نظام نہیں ہے "...... راجو نے کہا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے وہاں واقعی

قبضہ کر لیا ہے اور حفاظتی نظام آف کر دیا ہے ۔ جلدی وہاں کی چیکنگ کراؤ ۔ جلدی "...... موتی لال کے بولنے سے پہلے شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور پھر موتی لال نے راجو کو ہدایات دینا شروع کر دیں ۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ایک منظر ابھر آیا ۔ یہ منظر اس ساگور بستی کا تھا ۔ وہاں جھونپڑیاں نظر آ رہی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

" ان جھونپڑیوں کے اندر چیکنگ ہو سکتی ہے "...... شاگل نے کہا۔

" ڈبل ویژن آن کر دو راجو "...... موتی لال نے کہا تو راجو نے جلدی سے ایک بٹن پریس کر دیا تو سکرین پر تیزی سے ایک جھونپڑی پھیلتی چلی گئی ۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی کا اندرونی منظر نظر آنے لگا لیکن جھونپڑی خالی تھی ۔ پھر راجو نے ایک ناب گھما کر دوسری جھونپڑی کو چیک کیا تو یہ بھی خالی تھی ۔ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ جھونپڑیاں مسلسل خالی ہی نظر آ رہی تھیں۔

" لعنت بھیجو ان جھونپڑیوں پر ۔ پورا علاقہ چیک کرو " ۔ شاگل سے برداشت نہ ہو سکا تو وہ یکلخت چیخ پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ روکو ۔ اس منظر کو روکو "...... شاگل نے اپنا فقرہ ختم کرتے ہی دوبارہ چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے ۔ جھونپڑی کے اندر کرسیوں پر بندھی ہوئی دو

عورتوں کی لاشیں صاف دکھائی دے رہی تھیں ۔ ان میں سے ایک مادام ریکھا تھی جبکہ دوسری نوجوان عورت تھی ۔ ایک طرف میز پر وائرلیس فون پڑا نظر آ رہا تھا ۔ ان دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ"...... شاگل نے غصے سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ یہ دوسری عورت اس کی اسسٹنٹ اوشا ہے ۔ یہ گریٹ لینڈ سے آئی تھی"...... موتی لال نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں مکمل طور پر ان ایجنٹوں کا قبضہ ہو چکا ہے ۔ ویری بیڈ ۔ جلدی کرو ۔ اس ساگور معبد کو چیک کراؤ ۔ جلدی کرو ۔ مجھے اب خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری تباہ کرنے میں کامیاب نہ ہو گئے ہوں"...... شاگل نے کہا تو موتی لال نے راجو کو ہدایات دینا شروع کر دیں ۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر جھماکے ہونے لگ گئے اور راجو نے ایک بٹن دبا دیا ۔ سکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا جس میں دور ایک معبد نظر آ رہا تھا جو سکرین پر خاصا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا ۔ راجو نے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو منظر پھیلتا چلا گیا ۔ البتہ وہ معبد اب بڑا ہونا شروع ہو گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب معبد سکرین کے سنٹر میں آ گیا تو ارد گرد کا علاقہ بھی نظر آنے لگ گیا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور معبد صحیح سلامت موجود تھا لیکن پھر اچانک سکرین کی ایک

سائیڈ سے تین آدمی اندر داخل ہوئے ۔ انہوں نے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے ۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے معبد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" یہ کون ہو سکتے ہیں ۔ کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"...... شاگل نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل پڑا جب معبد کے دروازے سے ایک مرد اور دو عورتیں باہر آتی دکھائی دیں۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ عمران ہے ۔ بالکل عمران ہے ۔ وہی قدوقامت ۔ وہی عمران ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ کیا کر رہے ہیں ۔ انہیں روکو ۔ یہ لیبارٹری تباہ کرنے والے ہیں"...... شاگل نے غصے سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" باس ۔ میں نے لیبارٹری کو اندر اور باہر سے دیکھا ہوا ہے ۔ لیبارٹری ریڈ بلاکس سے تیار کی گئی ہے اس لئے معبد چاہے تباہ ہو جائے یہ لیبارٹری ایٹم بم سے بھی تباہ نہیں ہو سکتی"...... موتی لال نے کہا تو شاگل نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ اب معبد کی طرف جانے والے تینوں آدمی عمران اور اس کی ساتھی عورتوں کے قریب جا کر رک گئے اور پھر وہ کچھ دیر تک آپس میں باتیں کرتے رہے ۔ اس کے بعد وہ مڑے اور پھر معبد کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گئے اور چند لمحوں بعد سکرین پر نظر آنے بند ہو گئے۔

" لیبارٹری کا راستہ کدھر ہے موتی لال"...... شاگل نے مڑ کر موتی لال سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب ۔اس کا راستہ معبد سے کافی دور ایک چھوٹی سی پہاڑی غار کے اندر سے نکلتا ہے ۔یہاں ہر طرف سے یہ لیبارٹری ریڈ بلاکس سے بنی ہوئی ہے اس لئے یہ ناقابل تسخیر ہے "...... موتی لال نے جواب دیا۔

" چیک کرو کہ یہ شیطان معبد کے عقب میں کیا کر رہے ہیں "...... شاگل نے کہا تو موتی لال نے راجو کو ہدایات دینا شروع کر دیں ۔راجو نے ایک بٹن دبایا اور سائیڈ میں موجود ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو سکرین پر منظر بدلنے لگا اور پھر جب سکرین روشن ہوئی تو وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے ۔شاگل اور موتی لال یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہ سب خنجروں کی مدد سے معبد کی بنیاد کے ساتھ زمین کو تیزی سے کھودنے میں مصروف تھے جبکہ دونوں عورتیں ایک طرف کھڑی تھیں۔

" یہ کیا کر رہے ہیں ۔کیا یہ خنجروں سے لیبارٹری کا راستہ کھولنا چاہتے ہیں "...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔لگتا تو ایسا ہی ہے ۔ویسے اس قدر حماقت تو عام آدمی بھی نہیں کر سکتا "...... موتی لال نے کہا تو شاگل نے ہونٹ بھینچ لئے ۔تھوڑی دیر بعد جب کافی بڑا سا گڑھا بن گیا تو انہوں نے خنجر ایک طرف رکھے اور پشت پر موجود تھیلیوں کو اتار کر ان میں سے چوکور ڈبے نکالنے شروع کر دیئے ۔

" اوہ ۔اوہ ۔میگا بم ۔اوہ ۔یہ میگا بم لگا رہے ہیں اور ایک نہیں

کئی ۔اوہ ۔ویری بیڈ "...... شاگل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

" باس ۔آپ بے فکر رہیں ۔یہ میگا بم اس لیبارٹری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے "...... موتی لال نے کہا تو شاگل کے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے ۔

" یہ شیطان ہیں موتی لال ۔شیطان ۔یہ جو کچھ کرتے ہیں سوچ سمجھ کر کرتے ہیں "...... شاگل نے کہا لیکن موتی لال نے کوئی جواب نہ دیا ۔تھوڑی دیر بعد ڈبے ایک خاص انداز میں اس گڑھے میں رکھ کر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا ۔پھر ایک آدمی نے انہیں آن کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب دوڑتے ہوئے وہاں سے کافی دور ہٹتے چلے گئے ۔تھوڑی دیر بعد سکرین پر یکلخت شعلے ہی شعلے ابھرتے دکھائی دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر پتھر، گرد اور دھوئیں کے بادل سے چھا گئے جن میں شعلوں کی ایک لہر موجود تھی۔

" ویری بیڈ ۔رئیلی ویری بیڈ "...... شاگل نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب گرد اور دھوئیں کے بادل چھٹ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں معبد کا نام و نشان تک موجود نہ تھا ۔ہر طرف معبد کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔

" کیا ان کی آوازیں یہاں نہیں سنائی دے سکتیں "...... شاگل نے اچانک کہا۔

" راجو ۔بھاگ کر جاؤ اور کیمپ میں موجود تھری ایس کو اس کے

ساتھ ڈائریکٹ کر دو ۔ جلدی کرو"...... موتی لال نے کہا۔

" یس باس "...... راجو نے کہا اور دوڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی اب سکرین پر نظر نہ آ رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد راجو بھاگتا ہوا واپس آیا تو اس نے جلدی سے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو مشین سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر یکلخت خاموشی چھا گئی۔

" کیا مطلب ۔ یہ خاموشی کیوں چھا گئی ہے "...... شاگل نے کہا۔

" وہاں کوئی آواز پیدا ہو گی تو سنائی دے گی جناب"...... موتی لال نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی سکرین پر ظاہر ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ان کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں ۔ یہ آوازیں بے حد مدھم تھیں جیسے مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور ان کی سمجھ بھی نہ آ رہی تھی لیکن پھر جیسے ہی وہ معبد کے قریب پہنچے ان کی آوازیں بھی صاف اور واضح سنائی دینے لگیں۔

" اب چیک کیسے کیا جائے کہ لیبارٹری کا راستہ کھلا ہے یا نہیں "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یہاں سے مٹی ہٹاؤ ۔ ابھی پتہ چل جائے گا"...... دوسری آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" ہاں ۔ یہ عمران کی آواز ہے ۔ یہ واقعی عمران ہے ۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہئے ۔ ہم ہیلی کاپٹروں پر وہاں قریب پہنچ کر اتر سکتے

ہیں"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ چیک تو کر لیں کہ ان کے میگا بموں کا کیا ہوا ہے ۔ پھر دیکھیں گے کہ ان کا اب کیا ارادہ ہے تاکہ ان کے مطابق وہاں کے لئے کوئی پلاننگ کی جا سکے"...... موتی لال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہم یہاں پلاننگ ہی کرتے رہ جائیں گے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ ہیلی کاپٹروں کی آوازیں جنگل میں دور دور تک سنائی دیں گی اور یہ لوگ الٹا ہمارے خلاف پلاننگ بنا لیں گے"۔ موتی لال نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ یہ لیبارٹری تو ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہے ۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہوا"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ویری بیڈ ۔ اس قدر دور بھی لیبارٹری ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے"...... عمران نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اس کا لہجہ سن کر شاگل کے چہرے پر یکلخت مسکراہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔

" اب کیا کریں عمران صاحب ۔ ادھر وہ شاگل اور اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچنے والے ہوں گے"...... اچانک ایک آواز سنائی دی تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" ہاں ۔ اب واقعی سوچنا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس شاگل کی فریکونسی پر ریکھا کی آواز اور لہجے میں بات کر کے اسے اپنے ڈھب پر لے آؤ"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ لیکن میں زیادہ سے زیادہ اسے وہاں روک لوں گا ۔ اصل مسئلہ تو لیبارٹری کا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ لیبارٹری میں شاگل کی آواز اور لہجے میں بات کریں ۔ شاگل کی آواز اور لہجہ تو بہرحال وہاں فیڈ نہ ہو گا"۔ ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ آؤ وہ فون تو اس جھونپڑی میں ہے جہاں میں ریکھا اور اوشا کو زندہ چھوڑ کر آیا تھا ۔ آؤ ۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف کو روانہ ہو گئے۔

" بند کرو اسے ۔ اب سب کچھ معلوم ہو گیا ہے ۔ یہ شیطان لوگ ہیں ۔ یہ لیبارٹری کو کھول لیں گے ۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے ۔ چلو ہیلی کاپٹروں کو تیار کرو ۔ جیپوں پر تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے"۔ شاگل نے کہا۔

" یس باس ۔ ویسے ان کے پاس اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نہیں ہیں جن کی وجہ سے کوئی خطرہ ہو ۔ ہم پھیل کر انہیں چاروں طرف سے گھیر کر ختم کر دیں گے لیکن باس ۔ اس مشینری کو آف کرنے اور اٹھانے میں تو کافی وقت لگے گا"...... موتی لال نے کہا۔

" اسے آف کر کے یہیں رہنے دو ۔ ایک دو آدمیوں کو یہیں رہنے دو تاکہ وہ اس کی حفاظت کرتے رہیں اور اسلحہ لے کر خود چلو ۔ جلدی کرو ۔ میں اس دوران صدر صاحب سے بات کر کے انہیں کہہ دوں کہ وہ ڈاکٹر بھاشاکر کو الرٹ کر دیں"...... شاگل نے کہا تو موتی لال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت معبد والی جگہ سے واپس اس جھونپڑی میں آیا جہاں مادام ریکھا اور اوشا کی لاشیں موجود تھیں ۔ ایک کونے میں میز پر وائرلیس فون پڑا ہوا تھا۔ عمران نے فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے بزی ٹون سنائی دی تو اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر چار پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ ٹرائی کی تو اس بار رابطہ ہو گیا۔

" یس ۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں "...... ڈاکٹر بھاشاکر کی آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔ عمران نے چیف شاگل کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم کون ہو جو تم ہر قسم کی آوازوں اور لہجوں کی نقل کر لیتے ہو کیا تم جادوگر ہو یا شعبدہ باز ۔ پہلے تم نے ریکھا کی آواز میں فون کیا

لیکن وائس چیکر کمپیوٹر کی وجہ سے مجھے معلوم ہو گیا اور اب تم نے شاگل کی آواز اور لہجے میں بات کی ہے ۔ گو ان کی آواز کمپیوٹر میں فیڈ نہیں ہے لیکن ابھی مجھے صدر صاحب کی کال ملی ہے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ شاگل نے چیکنگ کی ہے ۔ تم نے مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا ہے اور اب تم شاگل کی آواز اور لہجے میں مجھ سے بات کرو گے اور وہی ہوا کہ تم شاگل کی آواز اور لہجے میں بات کر رہے ہو"۔ دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ ڈی ایس سی ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے یا اس کا کوئی اور مطلب بھی ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر بھاشاکر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اس لئے میں سائنس دانوں کی بے حد عزت کرتا ہوں ۔ آپ نے پاکیشیائی نژاد عورت نواب زادی راحت سے جو فارمولا اور آلہ خریدا ہے وہ پاکیشیا کی ملکیت ہے ۔ آپ اسے واپس کر دیں ورنہ دوسری صورت میں مجھے آپ سب کو ہلاک کرنے اور لیبارٹری کو تباہ

کرنے کا فیصلہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اس عورت راحت نے یہ فارمولا اپنے باپ سے مل کر کارمن سے اڑایا تھا اس لئے پاکیشیا کا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ لیبارٹری ایسی ہے کہ تم جو چاہو کر لو تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ ابھی تم نے باہر ایک نہیں بلکہ کئی میگا بموں کو اکٹھا کر کے فائر کیا ہے اور نتیجہ کیا نکلا ہے اور اب تو تمہارے پاس کوئی موقع بھی نہیں ہے ۔ صدر صاحب قریبی چھاؤنی سے فوج بھجوا رہے ہیں اور سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بھی وہاں پہنچ رہا ہے ۔ اس نے مانیٹر بھی کر لیا ہے کہ تم دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا گروپ ہو ۔ تم کس طرح اس جنگل میں ان کا مقابلہ کر سکو گے اس لئے ہمیشہ کے لئے الوداع" ۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا ہوا عمران صاحب "...... صفدر نے کہا ۔ وہ سب اس جھونپڑی میں ہی موجود تھے لیکن چونکہ فون میں لاؤڈر نہ تھا اس لئے وہ سب دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے اور عمران نے ڈاکٹر بھاشاکر سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

" کیا مطلب ۔ شاگل کو یہ باتیں کیسے معلوم ہو گئیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ شاگل کسی مشینری پر ہمیں چیک کرتا رہا ہے میری چھٹی حس بار بار کچھ نہ کچھ ہونے کا کاشن دیتی رہی لیکن میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی ۔ بہرحال یہ سب بعد میں سوچنے کی باتیں ہیں ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے ۔ شاگل کے علاوہ فوج بھی آ سکتی ہے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں فوراً یہاں ان کے لئے ٹریپ بچھانے چاہئیں ۔ ریکھا کی طرح جب تک یہ شاگل اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہوں گے ہم اطمینان سے کام نہیں کر سکیں گے"...... تنویر نے کہا۔

" اور فوج کا کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" فوج آ گئی تو ہمارے حق میں زیادہ بہتر ہو گا ۔ ہم فوج کے آدمیوں کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارم استعمال کر سکتے ہیں ۔ اصل مسئلہ تو اب یہ لیبارٹری ہے"...... صفدر نے کہا۔

" یہاں سے چلو ۔ ہمیں فوراً واپس اس سوراخ میں سے سرنگ میں جا کر اس معبد سے باہر جانا ہو گا جہاں ہماری جیپ موجود ہے اور ہم جیپ میں واپس پرتاب پور جائیں گے ۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ کسی ایسے سائنس دان کو ٹریس کیا جائے جو اس لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہو ۔ پھر ہی ہم لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن یہ تو پسپائی ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... تنویر نے چونک

کر کہا۔

" یہ جنگی چال ہے۔ چلو۔ ورنہ وہ ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے آؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس سرنگ کے راستے سے واپس اس معبد تک پہنچ گئے جہاں سے وہ داخل ہوئے تھے۔ ان کی جیپ ویسے ہی وہاں موجود تھی۔ عمران اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس کی وجہ سے اس کے ساتھی بھی جیپ پر سوار ہو گئے۔ عمران نے جیپ موڑی اور پھر اسے تیزی سے چلاتا ہوا واپس آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران کے سب ساتھیوں کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے کیونکہ یہ شاید ان کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ وہ مشن چھوڑ کر اپنی جانیں بچانے کے لئے اس طرح پسپا ہو رہے تھے۔ عمران کا چہرہ بھی پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا اور وہ بس میکانکی انداز میں جیپ دوڑاتا اور درختوں کے درمیان سے گزارتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ نے واقعی پرتاب پور جانے کا فیصلہ کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ وہاں سے فون کال کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک اس نے جیپ کو ایک جھٹکے سے روکا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ ویری بیڈ"...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا ہے"...... جولیا جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ چھوٹا سا نالہ دیکھ کر مجھے خیال آیا ہے کہ لیبارٹری کے اندر لازماً پانی پہنچنے اور تازہ ہوا کے لئے انتظام کیا گیا ہو گا اور یہ یقیناً لیبارٹری سے ہٹ کر ہو گا۔ ان راستوں کو اگر ہم کھول لیں تو اس ریڈ بلاکس لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن وہاں تو شاگل، اس کا گروپ اور فوج ہو گی۔ پھر"۔ جولیا نے کہا۔

" فوج تو شاید نہ آئے کیونکہ شاگل اپنی موجودگی میں انہیں برداشت نہیں کرے گا۔ البتہ شاگل اور اس کے ساتھی ہوں گے اور ان سے نمٹا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کی بات سن کر ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

" وہ کیا"...... عمران نے پوچھا تو باقی ساتھی بھی اشتیاق بھری نظروں سے صالحہ کی طرف دیکھنے لگے۔

" اس فارمولے اور آلے کو اس لیبارٹری کی نسبت دارالحکومت سے زیادہ آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے۔ لامحالہ یہ آلہ اور فارمولا مکمل کر کے وہ دارالحکومت میں ہی لائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں ۔وہاں سے نجانے یہ کہاں پہنچا دیا جائے ۔ ہمیں بہرحال اسے یہیں حاصل کرنا ہے یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس لیبارٹری کو اس طرح تباہ کر دیا جائے کہ فارمولا اور آلہ سب کچھ ساتھ ہی ختم ہو جائے تاکہ اگر یہ پاکیشیا کے کام نہیں آ سکتا تو کافرستان کے بھی کام نہ آسکے "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ اس لیبارٹری کا راستہ لیبارٹری سے ہٹ کر کسی اور جگہ نکلتا ہو گا ۔ اگر ہم کسی طرح یہ راستہ ٹریس کر لیں تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" وہ پانی اور ہوا والا آئیڈیا واقعی قابل غور ہے "...... جولیا نے کہا۔

" لیکن اس کے لئے پرامن ماحول چاہئے اور وہ نہیں ملتا"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔آپ کا پرتاب پور جانے والا آئیڈیا درست تھا۔ آپ نے اس سائنس دان سے باتیں کر کے جو کچھ بتایا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بار انہوں نے پرتاب پور میں کوئی ایسا مانیٹرنگ سسٹم قائم کیا ہے جس سے انہوں نے ساگور کے علاقے کو باقاعدہ نہ صرف سکرین پر مانیٹر کیا ہے بلکہ ہماری آوازیں بھی سنی ہیں اور یہ سسٹم اس قدر نازک اور پیچیدہ ہوتا ہے کہ اسے فوری طور پر پیک نہیں کیا جا سکتا جبکہ شاگل نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے بعد وہ فوری ہماری سرکوبی کے لئے ساگور پہنچے گا اس لئے یہ سسٹم لازماً

وہاں موجود ہو گا ۔زیادہ سے زیادہ دو چار آدمی انہوں نے وہاں نگرانی کے لئے چھوڑ دیئے ہوں گے ۔ انہیں کور کیا جا سکتا ہے ۔ پھر اس سسٹم کی مدد سے ہم شاگل اور اس کے ساتھیوں کی مانیٹرنگ کر سکتے ہیں ۔ہو سکتا ہے کہ شاگل اور اس سائنس دان کے درمیان کوئی ایسی بات ہو جائے جس سے اس لیبارٹری کا راستہ معلوم ہو جائے ۔ اگر نہ بھی ہو تو ہمیں بہرحال ان کی تعداد اور ان کی سچوئیشن سب کچھ معلوم ہو جائے تو پھر ہم باقاعدہ پلاننگ کے تحت ان پر حملہ کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" گڈ ۔ یہ واقعی موجودہ حالات میں بہترین مشورہ ہے کیونکہ فارمولا کہیں بھاگا نہیں جا رہا"...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی ۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔

شاگل ساگور گاؤں کی ایک بڑی جھونپڑی میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر حیرت اور بے بسی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت ساگور میں داخل ہوا تو یہاں سوائے مادام ریکھا، اس کی نائب اوشا اور اس کے فاریسٹ سیکشن کے دس افراد کی لاشوں کے اور کچھ بھی نہ ملا تھا۔ پورے ساگور علاقے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں کوئی وجود نہ تھا ۔ گو شاگل کے ساتھیوں نے ارد گرد کا پورا علاقہ چھان مارا تھا لیکن یہ لوگ انہیں کہیں بھی دستیاب نہ ہوئے تھے جبکہ ساگور معبد کو تباہ کر دیا گیا تھا۔ البتہ لیبارٹری ویسے ہی موجود تھی ۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ پیدل تو اتنی جلدی کہیں نہیں جا سکتے ۔ پھر وہ کہاں چھپ گئے ہوں گے ۔ وہ یہاں سے واپس جانے کے بارے میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کیونکہ اس کے ہٹتے ہی وہاں پاکیشیائی ایجنٹ واپس آ سکتے تھے ۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا

کہ موتی لال اندر داخل ہوا۔

" باس ۔ وہ لوگ یہاں موجود نہیں ہیں "...... موتی لال نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

" یہ تو مجھے بھی معلوم ہے ۔ تم نے یہ بات کر کے کون سا نیا تیر مار لیا ہے ۔ لیکن وہ گئے کہاں ہیں ۔ یہ بتاؤ "...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ وہ بہرحال یہاں سے قریب جنگل میں چھپے ہوئے ہیں ۔ انسان تو انہیں ایک حد تک ہی تلاش کر سکتا ہے ۔ البتہ ہم پرتاب پور سے مانیٹرنگ مشین لے آتے ہیں اور اسے یہاں نصب کر کے پھر طویل فاصلے تک چیکنگ کر لیں گے ۔ وہ لوگ بہرحال کہیں نہ کہیں چھپے ہوئے ہیں ۔ اس طرح انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیں گے "...... موتی لال نے کہا۔

" ہاں ۔ اب تم جا سکتے ہو کیونکہ اب یہاں ایمرجنسی نہیں ہے ۔ اپنے ساتھ دو چار آدمی لے جاؤ اور ہیلی کاپٹر پر چلے جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آؤ۔ کب تک واپسی ہو گی تمہاری "...... شاگل نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ پیکنگ میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ گھنٹے لگ جائیں گے "...... موتی لال نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے جاؤ اور سنو۔ رادھن کو میرے پاس بھیج دو "۔ شاگل نے کہا تو موتی لال سلام کر کے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے

قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" بیٹھو رادھن "...... شاگل نے کہا تو وہ نوجوان ایک کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ یہ ایکشن سیکشن کا آدمی تھا اور اس وقت شاگل کے ساتھ جو گروپ آیا ہوا تھا اس میں سب سے تیز آدمی تھا اس لئے شاگل نے اسے اس گروپ کا انچارج بنایا ہوا تھا۔ ویسے یہ رادھن خاصا ذہین اور تیز نوجوان تھا۔

" عمران اور اس کے ساتھی کہاں غائب ہوئے ہوں گے رادھن "...... شاگل نے کہا۔

" باس ۔ میری انکوائری کے مطابق یہ لوگ جیپ میں سوار ہو کر چلے گئے ہیں "...... رادھن نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" جیپ میں ۔ لیکن مانیٹرنگ میں تو یہاں کوئی جیپ نظر نہیں آئی تھی ۔ پھر یہ جیپ کہاں سے آ گئی ۔ کیا آسمان سے ٹپکی ہو گی "۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ایک جگہ زمین اس طرح پھٹی ہوئی ہے جیسے وہاں بم مار کر سوراخ کیا گیا ہو ۔ میں اس سوراخ سے نیچے اترا تو یہ ایک قدیم سرنگ تھی جو ایک طرف سے منہدم ہو چکی تھی ۔ اس سرنگ میں چلتا ہوا جب میں دوسری جگہ جا کر نکلا تو وہاں ایک پرانا معبد موجود تھا ۔ یہ راستہ وہاں جا کر ختم ہو گیا تھا ۔ میں اس معبد سے باہر آیا تو

وہاں قریب ہی مٹی پر ایسے نشانات تھے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ جیپ کے پہیوں کے نشانات ہیں "...... رادھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سرنگ کے ذریعے وہ لوگ یہاں آئے کیوں ۔ جنگل کے راستے کیوں نہیں آئے ۔ کیا مطلب ۔ یہاں جنگل میں کوئی دیوار تو نہیں تھی ۔ پھر "...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ پاور ایجنسی نے یہاں باقاعدہ حفاظتی نظام نصب کیا ہوا تھا جو اب تباہ کر دیا گیا ہے ۔ شاید اس نظام سے بچنے کے لئے وہ لوگ اس سرنگ کے راستے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوئے تھے "...... رادھن نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں ۔ واقعی ۔ تم نے واقعی درست بات کی ہے ۔ تم بے حد ذہین آدمی ہو ۔ ویری گڈ ۔ چلو دکھاؤ مجھے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ اس سرنگ کے راستے سے ہمارے سروں پر پہنچ جائیں "...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس جھونپڑی سے باہر آ گیا باہر اس کے آدمی باقاعدہ ادھر ادھر موجود تھے لیکن شاگل رادھن کی رہنمائی میں وہاں اس سوراخ تک پہنچا اور پھر وہ دونوں اس سرنگ سے گزر کر اس معبد سے باہر آ گئے ۔

" کہاں ہیں وہ نشانات ۔ دکھاؤ مجھے "...... شاگل نے کہا تو رادھن اسے ایک طرف لے گیا ۔ یہاں گھاس موجود نہیں تھی بلکہ

خالی زمین تھی اور وہاں واقعی جیپ کے ٹائروں کے نشانات موجود تھے۔ شاگل کچھ دیر انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

" وہ واقعی اس جیپ پر بیٹھ کر نکل گئے ہیں ۔یہاں جیپ کے آنے اور پھر مڑ کر جانے کے نشانات موجود ہیں اور ان لوگوں کا رخ کدھر ہو سکتا ہے ۔ یہ پرتاب پور سے آئے تھے اور پرتاب پور ہی واپس چلے گئے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ واپس چلو۔ جلدی "۔ شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور معبد کی طرف بھاگ پڑا۔

" کیا ہوا باس"...... رادھن نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ سب کچھ ان شیطانوں کے ہاتھ لگ جائے گا ۔ موتی لال ہیلی کاپٹر لے کر گیا ہے ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ"...... شاگل نے سرنگ میں دوڑتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ کو کراس کر کے سوراخ سے باہر آگئے ۔

" باس ۔ موتی لال ہیلی کاپٹر پر گئے ہیں ۔ آپ انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کر لیں"...... سرنگ سے باہر آتے ہی رادھن نے کہا تو دوڑ کر جھونپڑی کی طرف بڑھتا ہوا شاگل یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

" اوہ ۔ہاں ۔ہاں ۔ٹرانسمیٹر تو میری جیب میں ہے ۔ نانسنس ۔

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا خواہ مخواہ مجھے بھاگنا پڑا نانسنس"۔ شاگل الٹا رادھن پر ہی چڑھ دوڑا تو رادھن نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ وہ شاگل کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا ۔ شاگل نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ شاگل کالنگ ۔ اوور "...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ موتی لال اٹنڈنگ یو ۔ اوور"......چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے موتی لال کی آواز سنائی دی۔

" کیا تم ہیلی کاپٹر میں ہو ۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سنو ۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار ہو کر پرتاب پور چلے گئے ہیں اور تم بھی وہاں پہنچ رہے ہو ۔ تمہارا ہیلی کاپٹر انہوں نے فوراً چیک کر لینا ہے اس لئے تم واپس آجاؤ ورنہ تم ان کے ہاتھ بھی آسکتے ہو ۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" لیکن باس ۔ وہ ہماری تمام مشینری اور سیٹ اپ تو وہاں موجود ہے ۔ اس کا کیا کریں ۔ اوور"...... موتی لال نے کہا۔

" ہاں ٹھیک ہے ۔ پھر تم ایسا کرو کہ ہیلی کاپٹر کو پرتاب پور سے کافی فاصلے پر اتار کر اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جا کر خاموشی سے سارا

کام مکمل کرو اور پھر ہیلی کاپٹر واپس آجاؤ۔ چونکہ تمہارے بارے میں وہ لوگ نہیں جانتے اس لئے انہیں تم پر شک نہیں پڑے گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ اوور"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کہاں اتارو گے۔ بتاؤ۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"پرتاب پور سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ویران احاطہ ہے۔ ہم سائیڈ سے چکر کاٹ کر دوسری طرف سے اس احاطے میں ہیلی کاپٹر اتار دیں گے اور پیدل وہاں سے پرتاب پور پہنچ کر کام کریں گے۔ اس کے بعد پیکٹ اٹھا کر دوبارہ واپس اسی احاطے میں جا کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپس آجائیں گے۔ اوور"...... موتی لال نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔ اوور"...... شاگل نے پوچھا۔

"چار آدمی ہیں باس۔ اوور"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر پرتاب پور عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ کر سکیں۔ اوور"...... شاگل نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن پھر ہم وہاں ساگور کے علاقے کے ارد گرد چیکنگ نہ کر سکیں گے۔ اوور"...... موتی لال نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"جب وہ لوگ پرتاب پور میں ہوں گے تو ہم ساگور کے ارد گرد کے علاقے کو چیک کر کے کیا کریں گے۔ نانسنس۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سوچ سکتے۔ کیا ساری باتیں میں نے ہی سوچنی ہیں۔ نانسنس اوور"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں۔ آپ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ ٹھیک ہے باس۔ میں صرف مانیٹرنگ مشینری لے آتا ہوں۔ ریز فائر کرنے والا وہ آلہ جو اونچے درخت پر نصب ہے اس کی ایڈجسٹمنٹ اس انداز میں کر دوں گا کہ ہم ساگور سے پورے پرتاب پور گاؤں کو چیک کر سکیں گے۔ اوور"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ سب انتہائی احتیاط سے کرنا۔ اگر تم ان کے ہاتھ آگئے تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھتا ہوں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ایک تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے واپس جا چکے ہیں اور دوسرا اس نظام کے تحت وہ انہیں ٹریس کر کے اپنے آدمیوں کے ذریعے آسانی سے ہلاک کرا سکے گا اس لئے وہ مطمئن ہو گیا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس پرتاب پور پہنچ گیا تھا ۔ انہوں نے اسی سرائے میں کمرے بک کرائے تھے جہاں وہ پہلے ٹھہرے تھے اور عمران نے یہاں پہنچتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو اس سسٹم کی چیکنگ کے لئے بھیج دیا تھا جس کے ذریعے شاگل نے ساگور کو چیک کیا تھا جبکہ وہ خود جولیا اور صالحہ کے ساتھ ایک کمرے میں موجود تھا۔

" عمران صاحب ۔ کیا شاگل اپنے سائنسی آلات یہاں چھوڑ گیا ہو گا ۔ وہ انہیں ساتھ بھی تو لے جا سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے بھی نگرانی کرا رہا ہو ۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا ۔ پرتاب پور چھوٹا سا قصبہ ہے اس لئے جلد ہی اس بارے میں معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" اس لیبارٹری نے تو ہمیں پریشان کر دیا ہے حالانکہ اس سے بڑی بڑی لیبارٹریاں تباہ کر دی گئی ہیں لیکن یہ چھوٹی سی لیبارٹری مسئلہ بن گئی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب ۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر میں نے پرتاب پور سے آگے جاتے دیکھا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کہاں سے دیکھا ہے تم نے اسے "...... عمران نے پوچھا۔

" میں یہاں سے قریب ہی ایک علاقے میں گھوم رہا تھا کہ اچانک میری نظر دور سے ایک ہیلی کاپٹر پر پڑی جو سیدھا آگے جا رہا تھا ۔ میرے پاس دوربین موجود ہے ۔ میں نے اس سے چیکنگ کی تو میں نے ہیلی کاپٹر پر کافرستان سیکرٹ سروس کے الفاظ پڑھ لئے "۔ صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے سرائے سے باہر آ گئے ۔

" کس طرف دیکھا تھا تم نے اسے جاتے ہوئے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا ۔ پھر تقریباً گاؤں کے کنارے پر پہنچ کر وہ رک گیا ۔ اب سامنے میدان تھا اور اس کے بعد ایک چھوٹا سا پہاڑی سلسلہ ۔ یہ وہ سائیڈ تھی جس سائیڈ سے وہ سڑک پر سفر کرتے ہوئے پرتاب پور پہنچے تھے ۔

" عمران صاحب - ہیلی کاپٹر واپس آ رہا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا۔ اس نے آنکھوں سے دوربین لگائی ہوئی تھی۔

" اوہ - دکھاؤ مجھے دوربین"...... عمران نے کہا تو صفدر نے دوربین عمران کی طرف بڑھا دی - عمران نے دوربین آنکھوں سے لگا لی۔

" ہاں - یہ واقعی شاگل کا خصوصی ہیلی کاپٹر ہے اور اب یہ قصبے کی طرف ہی آ رہا ہے - ہمیں اوٹ میں ہو جانا چاہئے - ہو سکتا ہے کہ شاگل اس میں سوار ہو اور وہ ہمیں یہاں چیک کر لے"...... عمران نے کہا اور پھر دوربین ہٹا کر وہ تیزی سے سائیڈ پر موجود درختوں کی طرف بڑھ گیا - چند لمحوں بعد وہ چاروں درختوں کی اوٹ لے چکے تھے عمران نے وہاں سے دوربین سے ہیلی کاپٹر کی چیکنگ شروع کر دی - دوربین خاصی طاقتور تھی اور اس میں طویل فاصلے کی چیکنگ کے لئے خصوصی لینز لگے ہوئے تھے اس لئے ہیلی کاپٹر حالانکہ خاصے فاصلے پر تھا اس کے باوجود دوربین سے واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

" ارے - یہ تو اتر رہا ہے"...... اچانک عمران نے چونک کر کہا۔

" اتر رہا ہے - کہاں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہاں سے تقریباً دو کلومیٹر کا فاصلہ ہو گا - ہاں - وہ نیچے اتر گیا ہے"...... عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

" یہ وہاں کیوں اترا ہو گا"...... جولیا نے قریب آ کر کہا کیونکہ اب درختوں کی اوٹ میں رہنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

" ہو سکتا ہے کہ وہاں انہوں نے اپنا کوئی سائنسی اڈا بنایا ہوا ہو"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" صفدر - تم سرائے سے جیپ لے آؤ - اب ہمیں وہاں جانا ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

" یہاں سے وہاں تک تو میدان میں جیپ کو چیک کر لیا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

" ہم سڑک کے راستے جائیں گے - سڑک پر تو جیپیں آتی جاتی رہتی ہیں - میں نے مارک کر لیا ہے اس جگہ کو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب - میرا خیال ہے کہ ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے - یہ لوگ یہیں آئیں گے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا اور عمران دونوں چونک پڑے۔

" تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اس لئے کہ وہاں قریب کوئی پہاڑی نہیں ہے کہ ہم سوچیں کہ انہوں نے بلندی پر کوئی آلہ نصب کر کے وہاں سے ساگور کو چیک کیا ہو گا - پھر فاصلہ بھی بے حد بڑھ جاتا ہے جبکہ یہاں جنگل میں کسی بھی اونچے درخت پر اسے نصب کر کے چیکنگ کی جا سکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہماری وہاں گمشدگی کے بعد یہ سوچا ہو کہ ہم واپس پرتاب پور پہنچ چکے ہیں اس لئے انہوں نے احتیاطاً یہ سب کچھ

کیا ہو"...... صالحہ نے کہا۔

" گڈ شو ۔ تم نے واقعی صحیح تجزیہ کیا ہے ۔ بہرحال صفدر کو آنے دو پھر دیکھیں گے "...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب جیپ ان کے قریب آکر رکی تو اس میں سے صفدر کے ساتھ ساتھ تنویر بھی نیچے اتر آیا۔

" عمران صاحب ۔ اس سائنسی نظام کو تلاش کر لیا گیا ہے "۔ صفدر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا اور صالحہ بھی چونک پڑیں۔

" وہ کیسے ۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" قصبے کے جنگل والی اطراف ایک مکان باقی مکانوں سے علیحدہ ہے اور پختہ بھی ہے ۔ میں اور کیپٹن شکیل نے اسے دیکھا تو ہماری چھٹی حس نے ہمیں چونکا دیا ۔ ہم نے پہلے تو قریب جاکر سن گن لی لیکن اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دی ۔ اس کے باوجود کیپٹن شکیل نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ۔ اس کے بعد ہم اندر گئے تو وہاں ایک بڑے کمرے میں انتہائی پیچیدہ مشینری موجود تھی جس پر کپڑا ڈالا گیا تھا ۔ وہاں دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے میز پر شراب کی بوتل اور گلاس پڑے ہوئے تھے ۔ پھر ہم نے ایک آدمی کو ہوش دلایا تو اس نے بتایا کہ ان کا تعلق شاگل سے ہے اور شاگل انہیں یہاں مشینری کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر خود ساگور گیا ہے ۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ۔ اب کیپٹن

شکیل وہاں موجود ہے جبکہ میں اطلاع دینے سرائے گیا تو صفدر مل گیا"...... تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو ۔ اب تو صالحہ کی بات درست ثابت ہوئی ہے ۔ یہ لوگ اب وہاں پہنچیں گے "...... عمران نے کہا۔

" کیا بات "...... صفدر نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

" ہاں ۔ واقعی صالحہ کی بات درست ہے "...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو شکر ہے ۔ صفدر نے ہاں تو کی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو چند لمحوں تک سب خاموش رہے ۔ شاید عمران کی بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن پھر سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ اصل مسئلہ تو آپ کے ہاں کرنے کا ہے "۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میرا نہیں ۔ تنویر کی ہاں کا مسئلہ ہے ۔ جب تک بھائی ہاں نہ کرے تو بات کیسے آگے بڑھ سکتی ہے"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے ذہن میں نجانے کیوں یہ سب کچھ بھرا ہوا ہے ۔ ذرا کوئی بات ہوئی تو تم نے یہ راگنی شروع کر دی ۔ نانسنس ۔ کیا تمہاری نظروں میں، میں کھلونا ہوں"...... جولیا نے یکلخت انتہائی

غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید سب کے سامنے ہونے والی اس بات نے اس کی انا کو ضرب پہنچائی تھی۔

"آئی ایم سوری جولیا۔ یہ شرارت صفدر کی ہے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی کی بھی ہو۔ آئندہ میرے بارے میں کوئی ریمارکس پاس نہیں ہوگا"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ریمارک فیل ہو گیا تو جوتیاں کون کھائے گا۔ کیوں تنویر"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں وہاں چیکنگ کر لینی چاہیے۔ وہ فارمولا کسی بھی وقت مکمل ہو سکتا ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"ہاں چلو۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار ہو کر اس مکان کی طرف چل پڑے جہاں مشینری نصب کی گئی تھی۔

شاگل ساگور قصبے میں اپنے مخصوص اڈے میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"...... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ آپ نے صدر صاحب سے بات کرنے کے لئے کہا تھا۔ صدر صاحب اب دورے سے فارغ ہو کر واپس تشریف لا چکے ہیں۔ کیا اب بھی آپ بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ فوری بات کرائیں"...... شاگل نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب ۔ کانجی جنگلات کے ساگور علاقے سے جناب"...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ ساگور کیسے پہنچ گئے جبکہ میں نے آپ کو سختی سے حکم دیا تھا کہ آپ نے پاور ایجنسی کے دائرہ کار میں مداخلت نہیں کرنی"۔ دوسری طرف سے صدر کا لہجہ یکلخت انتہائی سخت ہو گیا تھا۔

"سر ۔ اسی لئے تو میں گزشتہ پانچ گھنٹوں سے آپ کو رپورٹ دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن آپ اہم دورے میں مصروف تھے ۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کی اسسٹنٹ اوشا سمیت ان کے فاریسٹ سیکشن کے سب افراد کو یہاں ساگور میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ کیا مطلب ۔ کیا مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ وری سیڈ"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ جب میں نے پرتاب پور میں مانیٹرنگ مشینری نصب کر کے ساگور کی چیکنگ کی تو یہاں مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کھلے عام چلتے پھرتے نظر آئے ۔ پھر ہم نے تفصیلی چیکنگ کی تو ایک جھونپڑی نما مکان میں مادام ریکھا اور اس کی اسسٹنٹ اوشا کی لاشیں سامنے آگئیں ۔ انہیں کرسیوں پر باندھ کر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے جس پر میں نے فوری ایکشن لیا اور ہم ہیلی کاپٹر پر ساگور پہنچ گئے ۔ لیکن ہمارے یہاں پہنچتے ہی پاکیشیائی ایجنٹ ایک خفیہ

سرنگ جو کافی فاصلے پر ایک پرانے معبد میں جا نکلتی تھی اور وہاں ان ایجنٹوں کی جیپ موجود تھی، سے نکل کر فرار ہو گئے ۔ ہم نے پورے ساگور علاقے کو کنٹرول میں لے لیا ہے ۔ یہاں سے پاور ایجنسی کے فاریسٹ سیکشن کے انچارج مہادیو اور اس کے دس ساتھیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ وری سیڈ ۔ یہ بہت برا ہوا ۔ وری بیڈ ۔ لیبارٹری تو محفوظ ہے یا نہیں"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ لیبارٹری کے اوپر موجود قدیم معبد کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے لیکن چونکہ لیبارٹری ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہے اور بم پروف ہے اس لئے وہ ہر طرح سے محفوظ ہے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے ڈاکٹر بھاشاکر سے فون پر بات کی ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ اس دھماکے سے لیبارٹری کو یا انہیں کوئی نقصان پہنچا ہو کیونکہ یہ بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ عمران اور اس کے ساتھی کیوں واپس چلے گئے ہیں ۔ یہ لوگ بھوت ہیں بھوت ۔ یہ بغیر اپنا مقصد حاصل کئے کس طرح واپس جا سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب ۔ وہ اپنی پوری کوشش کر چکے ہیں ۔ انہیں یقین ہو گیا ہے کہ وہ لیبارٹری میں کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے اور یہاں ساگور میں وہ ہمارے مقابلے پر بھی زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتے اس لئے عمران نے لازماً یہ سوچا ہو گا کہ بہرحال جب بھی یہ فارمولا مکمل

ہوا تو یہاں سے دارالحکومت ہی لے جایا جائے گا اور وہ وہاں اس کے حصول کی کوشش کر سکتا ہے اس لئے جناب مجھے یقین ہے کہ وہ اب دارالحکومت گیا ہوگا"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ویری گڈ ۔ واقعی آپ ذہین ہیں ۔ آپ نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے ۔ آپ ایسا کریں کہ ڈاکٹر بھاشاکر کو فون کر کے ان سے معلوم کریں ۔ میرا انہیں بار بار کال کرنا پروٹوکول کے خلاف ہے ۔ آپ ان سے کہیں کہ وہ مجھ سے براہ راست بات کریں اور پھر آپ بھی مجھے فون پر علیحدہ سے اطلاع دیں تاکہ میں مکمل طور پر کنفرم ہو سکوں"...... صدر نے کہا۔

" یس سر ۔ لیکن ان کا فون نمبر سر"...... شاگل نے کہا۔

" ملٹری سیکرٹری آپ کو بتا دے گا"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"...... شاگل نے کہا۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں ۔ ڈاکٹر بھاشاکر کا فون نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" یس "...... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو

شاگل نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ملٹری سیکرٹری کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" یس ۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس ۔ آپ کا یہ فون نمبر مجھے صدر صاحب نے دیا ہے اور کہا ہے کہ میں فون کر کے آپ سے معلوم کروں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے لیبارٹری کے اوپر بنے ہوئے قدیم معبد کو بموں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے ۔ ان کے اس عمل سے لیبارٹری کی مشینری یا آپ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا"...... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

" ساگور سے "...... شاگل نے جواب دیا۔

" لیکن پہلے تو ساگور میں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا موجود تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جی ہاں ۔ لیکن مادام ریکھا اور اس کے تمام آدمیوں کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے اور اب ہمارے یہاں پہنچنے پر وہ فرار ہو گئے ہیں"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اوہ ۔ اسی لئے مجھے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ مادام ریکھا اور ان کے آدمیوں کی یہاں موجودگی کے باوجود باہر اس

قدر خوفناک دھماکہ کیوں ہوا ہے۔ بہرحال لیبارٹری ہر طرح سے محفوظ ہے اور مشینری بھی"...... ڈاکٹر بھاشاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ صدر صاحب کو کال کر کے تفصیل بتا دیں۔ یہ ان کا حکم ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔ پھر صدر سے رابطہ ہونے پر اس نے ڈاکٹر بھاشاکر سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے بتایا ہے کہ ابھی ایک ہفتے کا کام باقی ہے۔ اب آپ نے وہیں رہنا ہے اور جب ڈاکٹر بھاشاکر کام مکمل کر لیں گے تو پھر میں آپ کو مزید ہدایات دوں گا۔ البتہ آپ مادام ریکھا اور ان کے آدمیوں کی لاشیں دارالحکومت بھجوا دیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اسے موتی لال کی واپسی کا انتظار تھا تاکہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ لاشیں دارالحکومت بھجوا سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت آبادی سے ہٹ کر جنگل کی طرف بنے ہوئے علیحدہ مکان کے گرد چھپا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل بھی باہر آ گیا تھا۔ وہ سب درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے۔ عمران جس جگہ موجود تھا وہاں سے وہ علاقہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا جہاں سے ہیلی کاپٹر اتارنے والے آ سکتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے پانچ افراد کے گروپ کو تیزی سے اس مکان کی طرف آتے دیکھا تو اس نے جھینگر کی آواز میں کاشن دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ جن کا انتظار تھا وہ آ رہے ہیں اور انہیں ہلاک نہیں کرنا بلکہ بے ہوش کرنا ہے اور چونکہ عمران انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا کہ بے ہوشی کی صورت میں انہیں اندر جانے کا موقع دیا جائے گا پھر اندر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کیا جائے گا۔ اندر موجود دونوں افراد کی لاشیں پہلے ہی مکان سے اٹھوا کر جنگل میں پھینکی جا چکی تھیں۔ وہ

پانچوں افراد بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی آگے تھا۔ باقی چار افراد اس کے پیچھے تھے اس لئے عمران سمجھ گیا کہ آگے آنے والا ان چاروں کا باس ہے۔ وہ مکان کے قریب پہنچ کر چند لمحے رکے رہے۔ اس کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھ گئے۔

"اوہ۔ دروازہ بند نہیں ہے۔ اسلحہ نکال لو"...... اچانک اس باس نے کہا تو سب نے بجلی کی سی تیزی سے جیبوں سے مشین پسٹلز نکال لئے اور اس کے بعد وہ سب ایک ایک کر کے مکان کے اندر داخل ہو گئے لیکن ان کا انداز بے حد محتاط تھا۔ جب پانچوں افراد اندر چلے گئے تو ایک طرف جھاڑی کے پیچھے سے صفدر نکلا اور اس نے مکان کی دیوار کے قریب جا کر بے ہوش کرنے والے چار کیپسول اندر فائر کر دیئے اور پھر پیچھے ہٹ کر دوبارہ جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اپنی اپنی جگہوں سے باہر آ گئے۔ پھر عمران سب سے پہلے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا اور صالحہ اور آخر میں تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔ پانچوں افراد برآمدے میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"اسے اٹھاؤ اور کرسی پر بٹھا کر باندھ دو۔ باقی افراد کو اٹھا کر کسی اور کمرے میں ڈال دو"...... عمران نے ایک آدمی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد اس کی ہدایات پر عمل کر دیا گیا۔

"اب تم لوگ باہر ٹھہرو۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں عمران کے ساتھ کمرے میں رہ گئیں۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس آدمی کو باقی لوگوں سے علیحدہ کیوں منتخب کیا ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"یہ باقی لوگوں کا باس ہے اس لئے لازماً یہ ان سے زیادہ معلومات رکھتا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ ان کا باس ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"کیوں بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو صالحہ۔ یہ شخص ان لوگوں کے آگے چل رہا تھا۔ پھر اس نے دروازہ کھلا دیکھ کر باقی افراد کو ہدایات دیں اور پھر سب سے پہلے یہی اندر داخل ہوا تھا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ آئی ایم سوری"...... صالحہ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پوچھنے سے علم بڑھتا ہے"...... عمران نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

جیب سے ایک شیشی نکالی اور اٹھ کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔یہ شیشی اسے صفدر نے باہر جانے سے پہلے دی تھی۔چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔اوہ۔تم تو عمران ہو۔اوہ۔کیا۔کیا مطلب۔تم یہاں۔کیا مطلب"...... اس آدمی نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے مجھے کیسے پہچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہیں ساگور میں دیکھا تھا لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔کیا مطلب ہوا اس کا"...... اس آدمی نے کہا۔

"پہلے تم اپنا نام بتا دو اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دو کہ تمہارا شاگل سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام موتی لال ہے اور میں چیف شاگل کا ساتھی ہوں"۔اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم مشینری کے انچارج ہو"...... عمران نے کہا کیونکہ اس نے

اس کے انداز سے ہی محسوس کر لیا تھا کہ یہ شخص فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔

"ہاں"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کب سے شاگل کے ساتھ ہو۔پہلے تو تم کبھی سامنے نہیں آئے"...... عمران نے کہا۔

"میں دو سال سے چیف کے ساتھ ہوں اور ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا ہوں۔یہاں چونکہ مادام ریکھا نے خصوصی سائنسی حفاظتی نظام قائم کیا ہوا تھا اس لئے چیف مجھے ساتھ لے آئے ہیں"۔موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہم یہاں موجود مشینری ساگور شفٹ کرنے کے لئے آئے تھے"...... موتی لال نے جواب دیا تو عمران نے محسوس کیا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"دیکھو موتی لال۔شاگل ساگور میں ہے۔وہ فوری طور پر تمہیں بچانے کے لئے یہاں نہیں آسکتا اور تم فیلڈ کے آدمی بھی نہیں ہو اس لئے اگر تم غلط بیانی کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں توڑ دی جائیں گی۔آنکھیں نکال دی جائیں گی اور تم سے سب کچھ پوچھ لیا جائے گا جبکہ تم چونکہ کافرستان سیکرٹ سروس سے متعلق ہو اس لئے اگر تم سچ بولو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا لیکن میں جھوٹ برداشت نہیں کر سکتا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے فوراً

معلوم ہو جاتا ہے کہ کس وقت تم سچ بول رہے ہو اور کس وقت جھوٹ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم نے پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور ان کے سب ساتھیوں کو بے دردی سے ہلاک کر دیا تھا اس کے باوجود یہ بات کر رہے ہو"...... موتی لال نے کہا۔

" مادام ریکھا اور اس کے ساتھی اپنی حماقت کی وجہ سے مارے گئے ہیں ورنہ اس سے پہلے بھی مادام ریکھا اور شاگل متعدد بار ہم سے ٹکرا چکے ہیں اور بے شمار بار ہم انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے لیکن ہم نے انہیں زندہ چھوڑ دیا"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ ہم یہاں یہ تمام مشینری ساگور لے جانے کے لئے آ رہے تھے لیکن پھر چیف نے اپنا ارادہ بدل دیا ۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ تم لوگ سرنگ سے نکل کر پرانے معبد کے قریب جیپ میں سوار ہو کر پرتاب پور پہنچ گئے ہو اس لئے انہوں نے حکم دیا کہ ہم مانیٹرنگ آلے کا رخ پرتاب پور کی طرف کر دیں ۔ یہ آلہ یہاں ایک اونچے درخت کی چوٹی پر موجود ہے اور باقی مشینری ساگور لے جائیں تاکہ ساگور میں جا کر ہم اس آلے کی مدد سے پرتاب پور میں تمہیں چیک کر سکیں اور چیف باہر سے آدمی بلوا کر تمہارا خاتمہ کرا دیں اس لئے ہم نے ہیلی کاپٹر دور اتارا تھا"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم یہاں موجود مشینری کی مدد سے معلوم کر سکتے ہو کہ

لیبارٹری میں کس قسم کا حفاظتی نظام نصب ہے ۔ بولو"...... عمران نے کہا تو موتی لال بے اختیار چونک پڑا۔

" اس مشینری کی مدد سے ۔ اوہ نہیں ۔ اس کی ریز تو ریڈ بلاکس کراس ہی نہیں کر سکتیں"...... موتی لال نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے اندازہ لگایا تھا کہ اس قدر طاقتور ریز اندرونی صورت حال معلوم کر لیں گی لیکن ریڈ بلاکس کے حوالے کے بعد واقعی عمران سمجھ گیا تھا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔

" اوکے ۔ چونکہ تم نے تعاون نہیں کیا ہے اس لئے تمہیں اب ہلاک ہونا پڑے گا"...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

" م ۔ م ۔ میں نے کیا تعاون نہیں کیا ۔ میں نے سچ کہا ہے ۔ ریڈ بلاکس کو یہ ریز کراس نہیں کر سکتیں ۔ تم یقین کرو ۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... موتی لال نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا عمران کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔

" تم مشینری کے ماہر ہو تو مجھے بھی مشینری کے بارے میں کچھ سدھ بدھ حاصل ہے ۔ اس لئے تم غلط بیانی کر رہے ہو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل سیدھا کر لیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ ریڈ بلاکس کو ریز کراس نہیں کر سکتیں لیکن اس نے محسوس کر لیا تھا کہ موتی لال بہرحال کچھ نہ کچھ جانتا ہے

جیسے وہ دانستہ چھپا رہا ہے۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں ویسے ہی تمہیں اندرونی تفصیلات بتا دیتا ہوں"...... موتی لال نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑیں۔

" کیسے بتا سکتے ہو۔ کیا تم لیبارٹری کے اندر جاتے رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میرا ایک دوست ہے۔ وہ وہاں کام کرتا رہا ہے۔ میں اس کے ساتھ کئی بار لیبارٹری کے اندر گیا ہوں"...... موتی لال نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو موتی لال نے سائنسی حفاظتی نظام کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس قدر سخت انتظامات ہیں یہاں کے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ کافرستان کی ٹاپ سپیشل لیبارٹری ہے۔ یہاں کا حفاظتی نظام ایکریمیا کی ایک ایسی فرم نے قائم کیا ہے جو ایکریمیا کی ٹاپ لیبارٹریوں کا حفاظتی نظام نصب کرتی ہے"...... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس لیبارٹری کا راستہ کہاں سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" راستہ ساگور میں اس پہاڑی غار میں ہے جہاں پہلے مادام ریکھا نے اڈا بنایا تھا اور اب وہاں چیف شاگل کا اڈا ہے"...... موتی لال

نے جواب دیا۔

" یہ تو عام راستہ ہوا۔ ایسی لیبارٹریوں کے ایک کی بجائے اور بھی کئی سپیشل راستے ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ہوتے ہوں گے لیکن مجھے معلوم نہیں ہے"...... موتی لال نے جواب دیا۔

" تم نے پھر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں"...... موتی لال نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر بھگتو"...... عمران نے مشین پسٹل سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ ایک اور راستے کا مجھے علم ہے وہ راستہ جنگل کے اندر موجود ایک مصنوعی درخت سے جاتا ہے۔ یہ مصنوعی درخت بھی ایکریمیا سے منگوایا گیا ہے"...... موتی لال نے کہا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے رک رک کر پوری تفصیل بتا دی۔

" اوکے۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے اس لئے تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے دھماکے سے گولی ٹھیک موتی لال کے دل میں اترتی چلی گئی اور وہ بے چارہ چیخ بھی نہ مار سکا۔

"آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صالحہ اس کے پیچھے تھیں۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کچھ معلوم ہوا"...... باہر موجود اس کے ساتھیوں میں سے صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہماری کامیابیوں میں ہماری خوش قسمتی کا بھی دخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے موتی لال سے ملنے والی معلومات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے ورنہ یہ بات تو تصور میں بھی نہیں آ سکتی کہ اس موتی لال کو خفیہ راستے اور اندرونی سائنسی حفاظتی انتظامات کے بارے میں علم ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"البتہ یہ بات اب طے ہو چکی ہے کہ فارمولا اور آلہ پاکیشیا کو بھی نہیں مل سکے گا"...... عمران نے کہا تو اس بار اس کے تمام ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیوں"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ لیبارٹری میں جو سائنسی حفاظتی نظام ہے وہ ہمارے

پاس موجود آلات سے بریک نہیں ہو سکتا۔ ایسے آلات شاید ایکریمیا سے ہی مل سکتے ہوں گے۔ کافرستان اور پاکیشیا سے تو نہیں مل سکتے اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے اس آلے اور فارمولے سمیت"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کم از کم کافرستان تو اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں موجود تمام مشینری کو تباہ کر دو۔ موتی لال کے ساتھیوں کو بھی جو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ہلاک کر دو اور پھر باہر آ جاؤ۔ اب ہم نے ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر کو تو شاگل اور اس کے ساتھی مارک کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جو دوسرا راستہ بتایا گیا ہے وہ ساگور علاقے سے کافی دور ہے اور ہم ہیلی کاپٹر بھی وہاں سے بہت پہلے اتار دیں گے اور لیبارٹری تباہ کرتے ہی اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے سیدھے ناگ پور پہنچ جائیں گے۔ وہاں سے ہم آسانی سے سمندری راستے سے پاکیشیا پہنچ سکتے ہیں ورنہ ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شاگل ساگور قصبے میں اپنے خصوصی اڈے میں موجود تھا کہ رادھن تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ ہمارا ہیلی کاپٹر یہاں سے کافی دور جنگل میں اترا ہے"۔ رادھن نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہمارا ہیلی کاپٹر اور دور اترا ہے۔ مگر کیوں"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں ایک اونچے درخت پر موجود تھا اور فل پاور دوربین سے اردگرد کے جنگل کی چیکنگ کر رہا تھا کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی لمحے جیپ پر واپس آسکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاج دینے کے لئے یہاں سے گزریں کہ اچانک میں نے پرتاب پور کی طرف سے اپنا ہیلی کاپٹر واپس آتے دیکھا۔ میں سمجھا کہ

موتی لال آرہا ہے لیکن پھر یہ ہیلی کاپٹر کافی پہلے جنگل میں اتر گیا تو میں چونک پڑا۔ جنگل کی وجہ سے میں نیچے کی صورت حال چیک نہ کر سکتا تھا اور چونکہ ہیلی کاپٹر کے اس طرح دور اترنے پر میں چونک پڑا تھا اس لئے میں اس درخت سے اتر کر ایک اور درخت پر چڑھ گیا جہاں سے میں نیچے کی صورت حال چیک کر سکتا تھا اور باس آپ یقین کریں کہ میں نے وہاں دو عورتوں اور چار مردوں کو پیدل چل کر اس طرف آتے دیکھا ہے"...... رادھن نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"دو عورتوں اور چار مردوں کو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسی لئے تو موتی لال کال وصول نہ کر رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پرتاب پور میں موتی لال اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ویری بیڈ۔ کہاں ہے وہ۔ جلدی بتاؤ۔ ہمیں وہاں انہیں چاروں طرف سے گھیرنا ہو گا"...... شاگل نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"باس۔ میں نے آدمی وہاں بھیج دیئے ہیں۔ اس کے بعد میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں۔ آئیے میرے ساتھ۔ اب ہم باقاعدہ ان کا شکار کھیلیں گے"...... رادھن نے کہا۔

"وہ۔ وہ شیطان ہیں رادھن۔ وہ الٹا تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"آپ آئیں تو سہی باس۔ پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے"...... رادھن

نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور وہ دونوں اس جھونپڑی سے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ایک طرف بڑھتے چلے گئے۔ اسی لمحے رادھن کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے رک کر جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی شاگل بھی رک گیا تھا لیکن وہ ساتھ ساتھ بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رام چند بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ رادھن بول رہا ہوں رام چند۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... رادھن نے کہا۔

"باس۔ آنے والے سٹا بیر علاقے میں رک گئے ہیں۔ وہ درختوں کو اس طرح چیک کر رہے ہیں جیسے انہیں کسی خاص درخت کی تلاش ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ جو کرتے ہیں انہیں کرنے دو۔ تم بتاؤ کہ کیا تم نے ان کے گرد گھیرا ڈالا ہے یا نہیں۔ اوور"...... رادھن نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ ہم ان کے قریب نہ جائیں ورنہ وہ چوکنا ہو سکتے ہیں اس لئے ہم پیچھے ہی رک گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی چیکنگ کرتے رہو۔ میں اور چیف وہیں آ رہے ہیں۔ پھر چیف جس طرح حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا۔ اوور

اینڈ آل"...... رادھن نے کہا تو شاگل کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"گڈ شو رادھن۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ اس مشن کے بعد تمہاری ترقی کی جائے گی۔ آؤ"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو رادھن نے بڑے خوشامدانہ انداز میں شاگل کا شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

"یہ درختوں کی چیکنگ کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں"۔ چند لمحوں بعد شاگل نے کہا۔

"معلوم نہیں باس۔ ویسے ہے تو یہ حیرت انگیز بات۔ بہرحال ان کا کوئی نہ کوئی مقصد تو ہو گا ہی"...... رادھن نے جواب دیا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آدمیوں کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں آٹھ مسلح افراد تھے۔ ان کے کاندھوں سے میزائل گنیں لٹکی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی موجود تھیں۔ ان کے وہاں پہنچنے پر ایک درخت سے ایک آدمی نیچے اتر آیا۔ اس کے گلے میں دوربین لٹک رہی تھی۔

"کیا ہوا۔ کہاں ہیں وہ لوگ"...... شاگل نے چونک کر اس آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ یہ لوگ درختوں کی چیکنگ کرتے ہوئے ساگور کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں"...... اس آدمی نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ وہ درختوں کی چیکنگ کرتے ہوئے کیوں جا رہے

ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"معلوم نہیں چیف ۔ لیکن وہ ہر درخت پر زور سے ہاتھ مارتے ہیں اور پھر آگے بڑھ جاتے ہیں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"رادھن ۔ انہیں گھیر کر گولیوں سے اڑا دو ۔ سمجھے ۔ انہیں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... رادھن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔

"آپ یہاں رکیں گے چیف یا واپس جائیں گے"...... رادھن نے پوچھا۔

"دوربین مجھے دو ۔ میں تمہاری کارکردگی کو مانیٹر کروں گا"۔ شاگل نے کہا تو رادھن نے اس آدمی سے دوربین لے کر شاگل کی طرف بڑھا دی۔

"ٹھیک ہے ۔ اب تم جاؤ اور سنو۔ تم نے انہیں معمولی سا موقع بھی نہیں دینا ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف"...... رادھن نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں سمیت آگے بڑھ گیا ۔ جب وہ درختوں کی اوٹ میں نظروں سے اوجھل ہو گئے تو شاگل ایک درخت پر چڑھا اور پھر کافی بلندی پر جا کر اس نے اپنے آپ کو ایک جگہ اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر دوربین آنکھوں سے لگا کر اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن کچھ دیر تک جائزہ لینے کے بعد وہ مایوس ہو گیا کیونکہ اسے پاکیشیائی ایجنٹ کہیں

نظر نہ آرہے تھے اور نہ ہی اس کے اپنے آدمی ۔ چنانچہ اس نے کسی اور درخت سے جائزہ لینے کا سوچا اور پھر دوربین گلے میں ڈال کر وہ درخت سے نیچے اتر آیا لیکن ابھی وہ کسی اور مناسب درخت کا جائزہ لے رہا تھا کہ اسے دور سے مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں چلنے کی مسلسل آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں اور اس کے آدمیوں کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا ہے ۔ کچھ دیر بعد آہستہ آہستہ فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئیں تو اسے بے چینی نے گھیر لیا کیونکہ وہ اب اس مقابلے کا نتیجہ معلوم کرنا چاہتا تھا اور کچھ دیر بعد اسے دور سے کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا لیکن چند لمحوں بعد جب رادھن اسے آتا دکھائی دیا تو وہ تیزی سے جھاڑی کی اوٹ سے نکل آیا۔

"کیا ہوا رادھن ۔ کیا ہوا"...... شاگل نے چیخ کر کہا۔

"بب ۔ بب ۔ باس ۔ باس ۔ ہمارے تمام ساتھی ختم ہو گئے ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹ بھی ختم ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے اچانک ہم پر فائر کھول دیا لیکن ہم نے بھی مقابلہ شروع کر دیا اور نتیجہ یہ کہ وہ سب ختم ہو گئے اور میرے تمام ساتھی بھی ختم ہو گئے"...... رادھن نے قریب آکر رک رک کر کہا۔

"کیا تم نے ان کی لاشیں دیکھی ہیں"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ انہیں دیکھنے کی وجہ سے تو میں زخمی ہوا ہوں ۔ میں انہیں چیک کرنے کے لئے جیسے ہی جھاڑیوں سے باہر آیا تو اچانک مجھ پر فائر کھول دیا گیا لیکن فائرنگ جلد ہی ختم ہو گئی ۔ وہ آدمی آخری دموں پر تھا ۔ آئیں باس ۔ انہیں چیک کر لیں"...... رادھن نے کہا۔

"دیکھ لیں گے ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ پہلے تمہاری بینڈیج ضروری ہے ۔ پھر میں اپنے آدمی بھیجوں گا ۔ لاشیں کہیں بھاگ تو نہیں سکتیں"...... شاگل نے کہا اور تیزی سے واپس ساگور علاقے کی طرف بڑھنے لگا ۔ رادھن ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے تھا ۔ شاگل باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع ملنے کے وہاں نہ گیا تھا کیونکہ وہ ان معاملات میں بے حد محتاط رہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر جنگل کے اندر ایک کھلی جگہ پر پہنچ چکا تھا۔

"یہاں سے وہ جگہ کتنی دور ہے جہاں وہ مصنوعی درخت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کافی دور ہے ۔ تقریباً ساگور علاقے سے ملحقہ ہے لیکن اب ہمیں بے حد محتاط رہنا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ شاگل کو یہاں ہیلی کاپٹر کی آمد کا علم ہو جائے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی اس ملحقہ علاقے میں بھی موجود ہوں اس لئے ہم نے اسلحہ ساتھ رکھنا ہے اور انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ ہمیں اس علاقے کی کوئی نشانی بتا دیں تو ہم دو دو کے گروپ میں بٹ کر علیحدہ علیحدہ وہاں پہنچیں تاکہ اگر کوئی گروپ

چیک ہو جائے تو دوسرے اس کا تحفظ کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

" مجھے فی الحال تو کوئی نشانی معلوم نہیں ہے ۔ موتی لال نے صرف ایک نشانی بتائی ہے کہ وہ درخت جہاں موجود ہے وہاں ارد گرد چیری کی جھاڑیاں کثیر تعداد میں ہیں لیکن ظاہر ہے انہیں تلاش تو کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ وہ سب آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک دور سے انہیں چیری کی مخصوص جھاڑیاں نظر آنے لگیں تو وہ سب چونک پڑے۔

" چیری کی جھاڑیاں تو سامنے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ مصنوعی درخت بھی یہیں کہیں ہو گا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کی چیکنگ کیسے ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

" درختوں کو ہاتھ مار کر دیکھنا پڑے گا کیونکہ مصنوعی درخت اندر سے کھوکھلا ہو گا ۔ ویسے یہ ایکریمیا کا بنا ہوا ہے اس لئے نظروں سے یہ چیک نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں درختوں کو تھپتھپانا شروع کر دیا ۔ اس کے ساتھیوں نے بھی پھیل کر چیکنگ شروع کر دی۔

" عمران صاحب ہوشیار ۔ میں نے آہٹ سی سنی ہے"۔ اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی تو وہ سب اس طرح چوکنا ہو گئے جیسے جنگل

میں موجود ہرن شکاری کی آہٹ پا کر چوکنا ہو جاتا ہے۔

" جس طرف آہٹ ہے اس کی مخالف سمت پھیل جاؤ۔ جلدی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا ۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی کہ اچانک مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ کی چیخ سنائی دی اور وہ ایک جھاڑی کے پیچھے گر گئی ۔ اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے بھی مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو گئی ۔ وہ فائرنگ کے ساتھ ساتھ تیزی سے جگہیں بھی بدلتے جا رہے تھے لیکن چند لمحوں بعد ہی جنگل انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی بھی یکے بعد دیگرے چیخیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی ۔ اسی لمحے عمران نے ایک آدمی کو جھاڑی کے پیچھے سے نکلتے دیکھا تو اس نے مشین پسٹل کا رخ ادھر کر دیا اور فائر کھول دیا ۔ وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پیچھے گر گیا۔ عمران نے مزید فائر جھاڑی پر کئے اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا ۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے اپنے ساتھیوں کو جھاڑیوں سے نکل کر اٹھتے دیکھا تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ البتہ صالحہ اور کیپٹن شکیل دونوں شدید زخمی تھے لیکن عمران نے چیک کر لیا کہ ان کے زخم گہرے نہ تھے اور گولیاں گوشت پھاڑتی ہوئی نکل گئی تھیں ۔ صالحہ کے بازو پر اور کیپٹن شکیل کی ٹانگ پر گولیاں لگی تھیں

عمران نے شرٹس پھاڑ کر پٹیاں بنائیں اور ان دونوں کے زخموں پر باندھ دیں تاکہ مزید خون نہ بہے۔

"صفدر۔ تم کیپٹن شکیل کو اٹھاؤ اور تنویر تم صالحہ کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے پاس لے جاؤ۔یہاں صرف جولیا میرے ساتھ رہے گی۔ جلدی کرو۔شاگل کسی بھی لمحے مزید فورس کے ساتھ یہاں حملہ کر سکتا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر اور تنویر دونوں نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا۔

"آؤ جولیا۔ہمیں اب ساگور جانا ہے گھوم کر ورنہ ہم مارے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے ایک طرف کو دوڑ پڑا۔ اس کے پیچھے جولیا دوڑنے لگی۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو۔اس طرح تو مشن مکمل نہیں ہو سکے گا"...... دوڑتی ہوئی جولیا نے کہا۔

"آجاؤ۔ہمیں اس شاگل اور اس کے ساتھیوں کو پہلے کور کرنا ہو گا ورنہ یہاں ہمیں کسی بھی طرف سے گولیوں کا سامنا ہو سکتا ہے"...... عمران نے بھی دوڑتے ہوئے جواب دیا اور پھر مسلسل دوڑتے ہوئے وہ اس قدیم معبد کے پاس پہنچ گئے جہاں سے سرنگ نما راستہ اندر جاتا تھا۔عمران جولیا سمیت اس راستے میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس سرنگ سے باہر آگئے۔ وہاں قریب کوئی آدمی نہ تھا۔

"میری بات سنو۔ تم حماقت کر رہے ہو۔یہاں اس کے آدمی ہر

طرف پھیلے ہوئے ہوں گے۔ہم کس کس سے لڑیں گے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جبکہ میرا خیال تم سے مختلف ہے۔شاگل نے یہاں موجود افراد کو بھی وہاں بھجوا دیا ہو گا جبکہ وہ خود یہاں ہو گا"...... عمران نے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ پھر عمران اور جولیا دونوں درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ویسے وہ بے حد محتاط تھے لیکن انہیں وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا اور اس نے ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ لے لی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے بھی اس کے پیچھے اوٹ لیتے ہوئے کہا۔

"سامنے گھنے درخت پر کوئی آدمی موجود ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ اس درخت کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک انسانی چیخ سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک آدمی دھماکے سے نیچے جھاڑیوں میں گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ شاگل ہے۔ آؤ جلدی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس جھاڑی کی طرف دوڑ پڑا جہاں شاگل گرا تھا۔

"تم جھونپڑی کی طرف جاؤ جولیا۔ خیال رکھنا جو نظر آئے اڑا دینا"...... عمران نے جھاڑی کے قریب پہنچ کر کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی جبکہ عمران اس جھاڑی کے پاس پہنچا تو وہاں واقعی

شاگل بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کے پہلو میں کئی گولیاں لگی تھیں جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔ بہرحال وہ زندہ تھا۔ عمران نے اسے گھسیٹ کر نیچے زمین پر ڈالا اور پھر اس کے زخموں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے تیزی سے اپنی شرٹ پھاڑ کر اس کی پٹیاں بنائیں اور انہیں شاگل کے زخموں پر باندھنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے اسے دور سے مشین پسٹل چلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ شاگل کو وہیں چھوڑ کر تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑا جہاں فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں کہ وہ اچانک ٹھٹھک کر رہ گیا کیونکہ اسے دور سے جولیا دوڑ کر واپس آتی دکھائی دے رہی تھی۔

"وہاں دو آدمی تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... جولیا نے قریب آ کر کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ مارشل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"دونوں کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"دونوں اوکے ہیں۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"کیا تم اڑن کھٹولے تک پہنچ گئے ہو یا نہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم وہاں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اسے لے کر چکر کاٹ کر مین ہول پر پہنچ جاؤ۔ ہم وہیں موجود ہیں۔ جلدی آؤ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا یہ زندہ ہے"...... جولیا نے بے ہوش پڑے ہوئے شاگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی تک تو زندہ ہے لیکن اس کے آدمی یقیناً وہاں گئے ہوں گے جہاں پہلے فائرنگ ہوئی تھی۔ ہم نے انہیں کور کرنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ دوربین لے کر کسی اونچے درخت پر چڑھ جاؤ اور اس طرف کی چیکنگ کرو میں اسے باندھ کر کسی جھاڑی میں ڈالتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"دوربین میرے پاس تو ہے نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"آؤ۔ اس شاگل کے پاس ہے۔ اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ پھر اس نے شاگل کے گلے میں موجود دوربین اتاری اور جولیا کو دے دی۔ جولیا نے دوربین گلے میں ڈالی اور تیزی سے اسی درخت پر چڑھ گئی جس پر پہلے

شاگل موجود تھا کیونکہ ظاہر ہے شاگل نے یہ درخت خصوصی طور پر منتخب کیا ہو گا تاکہ وہاں سے وہ اپنے آدمیوں کو چیک کر سکے ۔ عمران نے ایک بیل توڑی اور پھر اس کی مدد سے اس نے شاگل کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے باندھ دیئے ۔ بیل کے دوسرے ٹکڑے سے اس نے شاگل کے پیر باندھے اور پھر اسے گھسیٹ کر ایک جھاڑی کے عقب میں ڈال دیا۔

" چھ سات افراد آ رہے ہیں ۔ انہوں نے شاید زخمی اٹھائے ہوئے ہیں"...... جولیا کی درخت کے اوپر سے آواز سنائی دی۔

" کہاں اور کس طرف ہیں ۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جولیا نے سمت اور فاصلہ بتانا شروع کر دیا۔

" تم یہیں رہو ۔ عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جس طرف جھاڑیاں تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد وہ جھاڑیوں کی عقبی طرف پہنچ کر ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اب اسے دور سے واقعی سات افراد آتے دکھائی دے رہے تھے جن میں سے چھ آدمیوں نے اپنے کاندھوں پر ایک ایک آدمی کو اٹھایا ہوا تھا ۔ کاندھوں پر لدے ہوئے یہ افراد بے ہوش تھے یا مردہ تھے البتہ ساتواں آدمی جو ان سب سے آگے تھا ۔ اس کے کاندھے خالی تھے لیکن وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے وہ خود زخمی ہو ۔ البتہ اس کی تیز نظریں مسلسل بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں عمران جھاڑی کی اوٹ میں خاموش بیٹھا رہا ۔ پھر جیسے ہی اس کے اندازے کے مطابق یہ

ساتوں آدمی جو اکٹھے ہی آ رہے تھے مشین پسٹل کی رینج میں آئے ۔ عمران نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے وہ ساتوں کے ساتوں افراد نیچے گرے اور تڑپنے لگے ۔ عمران نے اس وقت تک فائر جاری رکھا جب تک ان کی حرکات ختم نہ ہو گئیں ۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ان کے قریب جا کر باقاعدہ ان کی چیکنگ کی اور جب اسے اطمینان ہو گیا کہ سب لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو وہ واپس مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا جھاڑیوں کے عقب سے نکل کر اس طرف آیا جہاں جولیا درخت پر موجود تھی اسی لمحے اسے دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔

" آجاؤ نیچے جولیا"...... عمران نے چیخ کر کہا تو چند لمحوں بعد جولیا نیچے آ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سے کافی فاصلے پر ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر نیچے اتر گیا۔

" جا کر ساتھیوں کو لے آؤ ۔ جلدی کرو ۔ میں وہاں جا رہا ہوں جہاں پہاڑی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جھاڑی میں بے ہوش پڑے ہوئے شاگل کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں ایک جھونپڑی کے کھلے دروازے سے اسے اندر میز پر فون پڑا ہوا نظر آ رہا تھا ۔ اس نے شاگل کو اندر لے جا کر ڈال دیا اور پھر باہر آ گیا ۔ اب اس کا رخ اس چھوٹی سی پہاڑی کی طرف تھا جہاں موتی لال کے مطابق لیبارٹری کا اصل

راستہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی صفدر اور تنویر جولیا کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ شاگل اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے۔ مس جولیا بتا رہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"شاگل ابھی بے ہوش ہے جبکہ اس کے سارے ساتھی ختم ہو گئے ہیں۔ اب ہم نے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے۔ موتی لال کے بقول اس لیبارٹری کا راستہ اس پہاڑی غار کے اندر سے جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ راستہ تو ظاہر ہے سیلڈ ہو گا اور موتی لال نے اس لیبارٹری کے جو حفاظتی انتظامات بتائے ہیں وہ ویسے ہی انتہائی ٹائٹ ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"شاگل زندہ ہے۔ اس کے ذریعے راستہ کھلوایا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اب تو شاید صدر کے ذریعے بھی راستہ نہ کھل سکے۔ میں بہر حال کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس پہاڑی غار میں داخل ہو گیا۔ جولیا اس کے ساتھ تھی البتہ صفدر اور تنویر دونوں باہر ہی رک گئے تھے۔ عمران نے غار کی چیکنگ شروع کر دی۔

"یہ ہے راستہ" عمران نے ایک جگہ زمین پر پیر مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی قدرے کھوکھلی جگہ ہے لیکن اب اسے کھولا کیسے

جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"موتی لال نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس لحاظ سے تو اسے باہر سے کھولنا ناممکن ہے اور پھر ہم اس پر چاہے بم بھی مار دیں۔ یہ نہیں کھلے گا کیونکہ اندر سے اسے سیلڈ کیا گیا ہے۔ اب شاگل کی آواز میں ٹرائی کی جا سکتی ہے۔ آؤ" عمران نے کہا اور مڑ کر اس غار سے باہر آ گیا لیکن باہر آ کر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ایک منٹ۔ شاید کام بن جائے۔ تمہارا سامان کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر میں پڑا ہے۔ لے آؤں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں جلدی سے بیگ لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر دوڑتا ہوا واپس اس طرف بڑھ گیا جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"کیا نظر آ گیا ہے تمہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے لیبارٹری کا راستہ جو سرنگ نما ہے اب میرے سامنے ہے اور اسے تو کہیں سے بھی بم مار کر کھولا جا سکتا ہے کیونکہ ریڈ بلاکس لازماً صرف راستے کے دہانے کے سامنے ہوں گے۔ آگے نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو لیبارٹری کے اندر موجود لوگ بھی چونک پڑیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" چونکتے رہیں ۔ ایک بار راستہ کھل جائے ۔ پھر دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر نے بھی اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا بیگ تھا۔

"اس میں زیرو زیرو الیون موجود ہو گا ۔ وہ نکالو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک بڑا سا نیلے رنگ کا کیپسول نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اور پھر غور سے ادھر ادھر دیکھ کر اس نے ایک جگہ اس کیپسول کی نوک کو زمین کے اندر اتار دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کیپسول کے پچھلے حصے میں موجود ایک پتی کو انگوٹھے کی مدد سے گھما دیا ۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا ۔ اس کے ساتھی بھی پیچھے ہٹ گئے ۔ کچھ دیر بعد ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد و غبار سا پھیل گیا اور پھر جب گرد و غبار چھٹ گیا تو وہاں زمین پر ایک کافی بڑا اور گہرا سوراخ نظر آنے لگ گیا ۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس سوراخ پر جھک گیا۔

" گڈ شو ۔ خصوصی پائپ جس سے سرنگ بنائی گئی تھی وہ ٹوٹ گیا ہے ۔ تھری ایکس نکالو ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے ایک اور بڑا سا کیپسول نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ یہ سرخ رنگ کا تھا ۔ عمران نے اس کیپسول کی

سائیڈ پر موجود ایک بٹن کو پش کیا اور پھر اس کیپسول کو اس نے سوراخ کے اندر پھینکا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا ۔ چند لمحوں بعد ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ایک بار پھر ہر طرف گرد و غبار سا چھا گیا ۔ چند لمحوں بعد جب گرد و غبار چھٹا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ سوراخ پر اس طرح جھک گیا جیسے غور سے اندر دیکھ رہا ہو۔

" گڈ ۔ تمام حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے"...... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے اسے دور سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ میں بھول گیا یہ بات کہ فون ہے یہاں ۔ تم یہاں رکو ۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس جھونپڑے کی طرف دوڑ پڑا جہاں زخمی شاگل بھی موجود تھا اور فون بھی ۔ عمران اندر داخل ہوا تو شاگل ویسے ہی پڑا ہوا تھا جبکہ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی ۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"...... عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" کون ہو تم اور چیف شاگل کہاں ہے۔ تم شاگل نہیں ہو" ۔ دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ وائس چیکر کمپیوٹر میں شاگل کی آواز بھی فیڈ ہے۔

" میں شاگل ہوں نانسنس ۔ تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں شاگل نہیں ہوں ۔ نانسنس"...... عمران نے شاگل کے مخصوص انداز میں

حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یہ ۔ یہ دھماکے کیوں ہو رہے ہیں ۔ بولو "...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ میرے آدمیوں کی لڑائی ہو رہی ہے ۔ انہوں نے اچانک یہاں حملہ کر دیا ہے لیکن فکر مت کرو ۔ ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے "...... عمران نے کہا۔

" نانسنس ۔ تم شاگل نہیں ہو ۔ یقیناً تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو ۔ میں ابھی صدر صاحب کو کال کر کے بتاتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور جھونپڑے سے نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔

" سنو ۔ وہ ڈاکٹر بھاشا کر صدر کو کال کر رہا ہے اور صدر نے یہاں فوج اتار دینی ہے ۔ جس قدر بم تمہارے پاس موجود ہیں وہ سب اندر رکھ کر فائر کر دو "...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی حرکت میں آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد دونوں بیگوں میں سے تمام بم نکال کر انہیں وہاں رکھا گیا اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کو دور کھڑے ہونے کا کہہ کر ایک بم پر دو منٹ کا وقت ایڈجسٹ کیا اور ان تمام بموں کو اس سوراخ میں ڈال کر وہ پلٹا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑ پڑا تھوڑی دیر بعد اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ زمین بے اختیار لرزنے لگی اور گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں دور تک جاتی سنائی دیں ۔

زمین مسلسل لیبارٹری کی طرف پھٹتی چلی جا رہی تھی ۔ پھر یکلخت ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور معبد کے نیچے موجود لیبارٹری کا ایک حصہ تباہ ہو کر پرزوں کی طرح اڑ کر باہر گرنے لگا۔

" آؤ ۔ اب اندر شکار کھیلیں "...... عمران نے کہا اور تیزی سے لیبارٹری کی طرف دوڑ پڑا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے ۔ جب وہ لیبارٹری کے قریب پہنچے تو وہاں اب گرد و غبار ختم ہو چکا تھا اور اندر ایک ہال نما کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں مشینری موجود تھی لیکن مشینری ٹوٹ پھوٹ چکی تھی اور وہاں چار آدمی بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے اور عمران ابھی جانے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" بھاگو ۔ لیبارٹری پھٹ رہی ہے ۔ بھاگو "...... عمران نے یکلخت مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب واقعی بھاگ پڑے ۔ لیکن ابھی وہ چند ہی قدم اٹھا سکے تھے کہ انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر جیسے کوئی آتش فشاں پھٹتا ہے اس طرح ملبہ آسمان کی طرف اٹھا اور پھر ہر طرف پھیلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی براہ راست اس ملبے کی زد میں آ کر نیچے گر گئے لیکن تھوڑی دیر بعد ہر طرف خاموشی چھا گئی تو عمران تیزی سے اپنے اوپر گرنے والا ملبہ ہٹا کر اٹھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس بار تنویر اور جولیا دونوں ملبے کی وجہ سے خاصے زخمی ہو گئے تھے ۔ لیبارٹری

مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔

" صفدر۔ تنویر کو اٹھاؤ اور ہیلی کاپٹر پر پہنچو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر جولیا کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر دوڑ پڑا۔ صفدر تنویر کو اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گئے۔ صالحہ اور کیپٹن شکیل دونوں ہیلی کاپٹر کے باہر کھڑے تھے۔ شاید خوفناک دھماکوں نے انہیں باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔

" جلدی کرو۔ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو عمران نے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ سنبھالی اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ تنویر کی حالت خاصی خراب ہے"...... صفدر نے عقبی سیٹ سے کہا۔

" اللہ فضل کرے گا"...... عمران نے کہا اور جنگل سے اوپر آ کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ تیزی سے پرتاب پور کی طرف موڑ دیا۔ پھر پرتاب پور پہنچ کر عمران نے ہیلی کاپٹر اس مکان کے قریب اتار دیا جہاں تباہ شدہ مشینری موجود تھی کیونکہ عمران وہاں ایک بڑا میڈیکل باکس دیکھ چکا تھا اور پانی بھی اس مکان میں موجود تھا اور پھر تنویر کو اس مکان کے اندر لایا گیا اور عمران نے پانی کی مدد سے تنویر کے زخم دھوئے اور پھر ان کی بینڈیج کرنا شروع کر دی۔

" اب یہ ٹھیک ہے۔ اسے اٹھاؤ۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل کر ناگ پور پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ناگ پور کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے لیکن اب سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ مشن مکمل ہو چکا تھا۔ گو فارمولا اور آلہ ان کے ہاتھ نہ آیا تھا لیکن بہرحال یہ بات ان کے لئے اطمینان بخش تھی کہ فارمولا اور آلہ دونوں ہی لیبارٹری کے ساتھ تباہ ہو گئے ہیں۔ تنویر کو بھی ہوش آ گیا تھا اور صفدر نے اسے اٹھا کر بٹھا دیا تھا۔

" عمران صاحب۔ یہ لیبارٹری کیسے پھٹ گئی تھی۔ کیا وہاں بارود کا ذخیرہ تھا"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" موتی لال نے بتایا تھا کہ وہاں ایسٹاس گیس کے ذریعے تمام حفاظتی نظام قائم کیا گیا تھا اور یہ نظام اس وجہ سے فول پروف ہوتا ہے کہ اس گیس کو باہر سے کسی طرح بھی کنٹرول نہیں کیا جا سکتا صرف مخصوص کمپیوٹر کے ذریعے ہی کنٹرول ہوتی ہے۔ بموں کے پریشر نے اس نظام کو تباہ کر دیا تو ایسٹاس گیس فوراً ہر طرف پھیل گئی اور پھر جب اندر بموں کی فائرنگ کی وجہ سے حرارت پیدا ہوئی تو یہ گیس فائر ہو گئی اور آخری دھماکہ اسی وجہ سے ہوا تھا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ بم تو ایک جگہ پھٹے تھے۔ پھر وہ حرارت لیبارٹری تک کیسے پہنچ گئی"...... اس بار جولیا نے کہا۔

" بموں کے ذخیرے نے اس راستے سے بھی ایسٹاس گیس کو فائر کر دیا اور پھر یہ گیس ہیٹ لیبارٹری کی طرف بڑھتی چلی گئی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ لیبارٹری تو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنائی گئی تھی ۔ بس اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا"...... صفدر نے کہا۔

" یہ مشن کافرستان کے لئے بے حد بھاری ثابت ہوا ہے ۔ مادام ریکھا ہلاک ہو گئی ہے اور شاگل بھی زخمی حالت میں وہیں پڑا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب ۔ ہم تو اسے واقعی بھول گئے تھے"۔ سب نے کہا۔

" میں نے اس کے ہاتھ اس انداز میں باندھ دیئے تھے کہ وہ انہیں آسانی سے کھول لے گا اور پھر ٹانگیں کھولنے کا تکلف بھی کر لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ وہ زندہ بچ گیا ۔ مجھے خیال نہیں آیا ورنہ میں اسے بھی لازماً گولی مار دیتی"...... جولیا نے کہا۔

" اب تمہاری جارحیت بڑھتی جا رہی ہے اس لئے تنویر کو الرٹ رہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" تم بھی الرٹ رہنا"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اس بار تو اس مشن نے سیکرٹ سروس کے خاصے ارکان کو زخمی کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" شکر کرو کہ وہ زندہ سلامت آگئے ہیں ورنہ اس مشن میں مادام ریکھا ہلاک ہو گئی ہے اور شاگل کا بھی کوئی پتہ نہیں کہ وہ زندہ بچ بھی گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

نسوانی آواز سنائی دی ۔شاگل نے باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا اور وہ اس میں باقاعدہ بیٹھتا بھی تھا۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں ۔چیف شاگل سے بات کرائیں "...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

" جناب وہ تو پریذیڈنٹ ہاؤس گئے ہوئے ہیں "...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" کب گئے ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" انہیں دس منٹ ہوئے ہیں گئے ہوئے جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کانجی جنگلات والا مشن مکمل کر دیا ہے لیکن ہم اس کا ردعمل دیکھنا چاہتے ہیں ۔شاگل پریذیڈنٹ ہاؤس گیا ہے ۔ تم وہاں سے ان کی ٹیپ حاصل کرو اور مجھے سناؤ"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں "...... دوسری طرف

سے ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" آپ کیا ردعمل معلوم کرنا چاہتے ہیں "...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ مشن کافرستان کو بے حد بھاری پڑا ہے ۔ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ کانجی جنگلات میں معبد کے نیچے اس قدر جدید اور تقریباً ناقابل تسخیر خفیہ لیبارٹری بنائی گئی ہے اس لئے اس لیبارٹری کا مکمل طور پر تباہ ہونا کافرستان کے لئے ناقابل برداشت ہو گا۔ پھر اس مشن میں جولیا کے ہاتھوں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا بھی ہلاک ہو گئی ہے ۔ یہ دھچکا بھی کافرستان کے لئے خاصا شدید ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پاور ایجنسی کا پورا گروپ اور شاگل کا پورا گروپ بھی ہلاک ہو گیا ہے ۔صرف شاگل زندہ بچ گیا ہے اور وہ بھی اپنی خوش قسمتی سے ورنہ شاید اس بار سیکرٹ سروس کے ارکان اسے بھی ختم کر دیتے ۔ یہ سب نقصانات ایسے ہیں کہ لازماً کافرستان کے صدر اور وزیراعظم کا دماغ گھوم جائے گا اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ وہ کہیں کسی جوابی اقدام پر آمادہ نہ ہو جائیں جس سے پاکیشیا کو کوئی بڑا نقصان پہنچ سکتا ہو"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب ۔لیکن میرا خیال ہے کہ کافرستان کے صدر معاملات کو سمجھتے ہیں ۔وہ پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن ہم صرف اندازوں پر تو خاموش

نہیں بیٹھ سکتے ۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب ۔ جولیا نے مشن کی جو تحریری رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو مشن ایک لحاظ سے ناکام ہی نظر آتا ہے لیکن موتی لال کے ہاتھ آجانے کی وجہ سے معاملات آگے بڑھ سکے ۔ اگر یہ موتی لال نہ ملتا تو پھر آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے تفصیلی رپورٹ پڑھی ہے ۔ تم بتاؤ کہ اس موقع پر کیا پلاننگ ہونی چاہئے تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو وہاں بموں کی بارش کر کے وہاں سب کو ہلاک کر دیتا اور پھر اس لیبارٹری پر بھی میزائل برسا دیتا اور کیا ہو سکتا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" مطلب ہے کہ تمہارے اور تنویر کے درمیان کوئی فرق نہیں رہا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب "...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" جب تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے اور اس کا حفاظتی نظام انتہائی جدید ترین اور ناقابل تسخیر تھا اس کے باوجود تم بموں اور میزائلوں کی بارش کی بات کر رہے ہو ۔ تنویر بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے ۔ اس کے ذہن میں بھی ہر مسئلے کا حل صرف ایکشن ہی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اب تو ریڈ بلاکس کو تباہ کرنے والے میزائل بھی مل جاتے ہیں ۔ زیادہ سے زیادہ انہیں پاکیشیا سے منگوا لیا جاتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" جبکہ وہاں ڈاکٹر بھاشاکر کام کی تکمیل کے قریب پہنچ چکا تھا ۔ جب تک پاکیشیا سے میزائل وہاں پہنچتے ڈاکٹر بھاشاکر دارالحکومت پہنچ چکا ہوتا"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر آخری صورت تو یہی تھی کہ یہ مشن دارالحکومت میں ہی مکمل کیا جاتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دارالحکومت میں بے شمار ایسے سٹورز ہوں گے جہاں اس فارمولے اور آلے کو رکھا جا سکتا ہے ۔ خاص طور پر کافرستان کا اٹیمک زون کا سٹور جسے ناقابل تسخیر بنایا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" جو کچھ بھی ہوتا بہرحال کرنا تو پڑتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ میرے ذہن میں ایک اور پلاننگ تھی ۔ لیبارٹری میں تازہ ہوا کے راستے موجود تھے ۔ ہم ان راستوں سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیتے ۔ اس طرح ڈاکٹر بھاشاکر اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو جاتے اور میں کافرستان کے صدر کو فون پر اطلاع دے دیتا کہ سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ جب وہاں سے انہیں رابطے کے باوجود کوئی جواب نہ ملتا تو وہ لازماً یہی سمجھتے کہ وہ

ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے لامحالہ وہ ماہرین کی ٹیم کو ایمرجنسی حالات میں لیبارٹری کو کھولنے کا پلان اور آلات دے کر بھیجتے ۔ پھر ان ماہرین کے ذریعے یا ان کے روپ میں ہم اندر پہنچ سکتے تھے یا جیسے ہی لیبارٹری کھلتی ہم فائنل ایکشن میں آجاتے" ...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ پلاننگ تو ٹھیک ہے لیکن اس میں بہت سے معاملات عین وقت پر خراب بھی ہو سکتے تھے ۔ گیس سے بے ہوشی عارضی ہوتی ہے مستقل تو نہیں ہوتی" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

" بیس گھنٹوں تک بے ہوش کر دینے والی گیس ہمارے پاس موجود تھی اور اتنا وقت بہرحال کافی ہوتا ہے" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر وہ مشن کے سلسلے میں ہی باتیں کر رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ناٹران بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

" جناب ۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر اور وزیراعظم کے ساتھ شاگل کی میٹنگ ہوئی جہاں شاگل نے مشن کی تفصیلی رپورٹ پیش کی اور تمام صورت حال کی تفصیل بتائی ۔ صدر اور وزیراعظم لیبارٹری کی تباہی اور مادام ریکھا کی ہلاکت کی وجہ سے شدید غصے میں

تھے اس لئے شاگل کی وضاحتوں کو تسلیم نہیں کیا گیا اور صدر نے وزیراعظم کے مشورے پر شاگل کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم دے دیا ہے ۔ شاگل کو ملٹری کے افراد پریذیڈنٹ ہاؤس سے گرفتار کر کے جی ایچ کیو لے گئے ہیں" ...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا کے خلاف ان کا ردعمل کیا ہے ۔ وہ بتاؤ ۔ شاگل ان کا آدمی ہے ۔ اس کے خلاف وہ جو چاہے کرتے رہیں" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" پرائم منسٹر جواب میں پاکیشیا کی اٹیمک لیبارٹری کو تباہ کرانا چاہتے تھے اور ان کا پر زور اصرار تھا کہ پاکیشیا کو انتہائی سخت سبق سکھا دیا جائے لیکن صدر نے ان کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا ۔ ان کا کہنا تھا کہ اس طرح پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے لیکن پرائم منسٹر کے بے حد اصرار پر کہ کوئی نہ کوئی جوابی وار بہرحال ہونا چاہیئے تو صدر صاحب نے صرف اتنی اجازت دی کہ وہ پاکیشیا کے کسی اہم ڈیم کو تباہ کرنے کی خود منصوبہ بندی کریں اور پرائم منسٹر نے اس کی حامی بھر لی" ۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب پرائم منسٹر کہاں ہے" ...... عمران نے کہا۔

" وہ اپنے آفس میں ہیں اور انہوں نے خصوصی میٹنگ کال کی ہوئی ہے ۔ میرے آدمی وہاں کام کر رہے ہیں ۔ جیسے ہی رپورٹ ملی میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا" ...... ناٹران نے جواب دیا تو

عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پرائم منسٹر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر سے میری بات کراؤ ورنہ کافرستان کا سب سے اہم درشن ڈیم تباہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ آپ کون ہیں"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ اگر آپ میرے بارے میں نہ جانتے ہوں تو کافرستان کے صدر سے پوچھ لیں۔ آپ پاکیشیا کے اہم ڈیم کو تباہ کرنے کی جو منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور جس کی اجازت آپ نے پریذیڈنٹ ہاؤس کی اس میٹنگ میں لی ہے جہاں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کے کورٹ مارشل کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں بھی آپ کی ساری کارروائی ہمارے پاس پہنچ رہی ہے۔ اگر آپ نے پاکیشیا کے کسی چھوٹے سے چھوٹے ڈیم کے خلاف منصوبہ بندی کی تو پھر یہ سن لیں کہ کافرستان کا سب سے بڑا درشن ڈیم تباہ کر دیا جائے گا۔ اسے نوٹ

کر لیں۔ صرف اس منصوبہ بندی کے جواب میں اور اگر کوئی عملی کارروائی کی گئی تو پھر کافرستان کی ایک بھی اہم تنصیب سلامت نہیں بچے گی"...... عمران کا لہجہ بے حد سخت اور سرد تھا۔

"آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مجھے۔ پرائم منسٹر کو۔ آپ لوگوں نے کافرستان کی اہم لیبارٹری تباہ کر دی ہے۔ کیا آپ کو ہر قسم کے اقدام کی کھلی چھٹی ہے"...... پرائم منسٹر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم صرف دفاع میں کام کرتے ہیں مسٹر پرائم منسٹر۔ آپ نے پاکیشیائی نژاد خاتون سائنس دان سے فارمولا اور آلہ خریدا جس پر ہمیں اپنے دفاع میں کام کرنا پڑا۔ اگر آپ کارمن سے اسے براہ راست خرید لیتے تو ہم شاید کام ہی نہ کرتے لیکن اب اس پر یقین کر لیں کہ آپ کی جوابی کارروائی پر پورے کافرستان کو نقصان بھگتنا پڑے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ درشن ڈیم کی کافرستان کی معیشت کے لئے کیا اہمیت ہے اور اس کی تباہی پورے کافرستان کو معاشی طور پر تباہ و برباد کر کے رکھ دے گی لیکن میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم صرف دفاع میں کام کرتے ہیں"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ پلیز اس ڈیم کے خلاف کچھ نہ کریں۔ ہم پاکیشیا کے خلاف کوئی جوابی کارروائی نہیں کریں گے۔ یہ میرا وعدہ ہے"...... اس بار پرائم منسٹر کے لہجے میں وہ اکڑ موجود نہ تھی جس لہجے میں اس نے پہلے جواب دیا تھا۔

"یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ آپ اور پریذیڈنٹ صاحب جو کارروائی کریں گے، جو میٹنگ کریں گے، جو اقدام کریں گے وہ ہم تک باقاعدہ پہنچتا رہے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے بڑی خوفناک دھمکی دی ہے انہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کرنا ضروری تھا ورنہ یہ لوگ آسانی سے باز نہ آتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس درشن ڈیم کے خلاف واقعی کارروائی ہونی چاہئے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ کافرستان کے کروڑوں افراد کا روزگار اس سے وابستہ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی رحم دل ہیں کہ آپ کو دشمنوں کے روزگار کی بھی فکر رہتی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روزگار مسئلہ ہی ایسا ہے ۔ اب تم مجھے چیک دو تاکہ میرا روزگار بھی چلتا رہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران سیریز میں ایک ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

بلیک فائٹرز

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

بلیک فائٹرز ═══ اسرائیل کی نئی ایجنسی۔ جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے خصوصی طور پر قائم کیا گیا۔

سائنسی فارمولا ═══ جسے اسرائیل نے پاکیشیا سے چوری کر لیا اور جسے واپس حاصل کرنے کے لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسرائیل پہنچ گیا۔

کرنل گاسٹا ═══ بلیک فائٹرز کا چیف۔ جس نے ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا عزم کر رکھا تھا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ یا ۔۔۔؟

کرنل گاسٹا ═══ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی جلی ہوئی ہڈیاں اسرائیل کے صدر کے سامنے پیش کر دیں۔ لیکن ۔۔۔؟

کرنل ڈیوڈ ═══ جی۔ پی۔ فائیو کا چیف جو ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ پھر ۔۔۔؟

وہ لمحہ ═══ جب عمران اور اس کے ساتھی مکمل طور پر بے بس کر دیئے گئے لیکن صالحہ نے حیرت انگیز طور پر سچویشن بدل دی۔ کیسے ۔۔۔؟

کیا ═══ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکی یا ۔۔۔؟

═══ انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز، ایکشن اور جسمانی فائٹنگ سے بھرپور کہانی ═══

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

اسرار و تحیر میں لپٹی ہوئی خیر و شر کی آویزش پر مبنی چونکا دینے والی کہانی

سپیشل نمبر

کاشام

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

کاشام ایک ایسا جادو جو صدیوں بعد دوبارہ زندہ کیا گیا۔ کیوں ۔۔۔؟

کاشام ایسا جادو جس کی لاکھوں شیطانی طاقتیں پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف کام کر سکتی تھیں۔

کاشام ایسا جادو جس کے خاتمے کے لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب میدان عمل میں اترا تو ہر قدم پر اسے شیطانی طاقتوں سے ٹکرانا پڑا۔ پھر ۔۔۔؟

کاشام ایسا جادو جس کا خاتمہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چیلنج بن گیا۔ کیوں اور کیسے ۔۔۔؟

کاشام جس کے گرو کافرستانی دھرم کے پنڈت اور گیانی تھے۔ لیکن کیا وہ کاشام جادو کو بچا سکے۔ یا ۔۔۔؟

جوزف جس نے کاشام جادو کے خاتمے میں اپنی ایسی پراسرار صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی ششدر رہ گئے۔

کاشام ایسا جادو جس کی شیطانی طاقتوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے اپنی تمام تر شیطانی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ مگر ۔۔۔؟

═══ شر کی ایسی سطح جو پہلی بار قارئین کے سامنے آ رہی ہے ═══

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

لاسٹ اپ سیٹ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو فتح حاصل کرنے کے باوجود آخری لمحات میں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس کا لیڈر بلیک زیرو تھا اور عمران اس کے ماتحت کام کر رہا تھا۔ انتہائی دلچسپ سچویشنز۔

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا۔ کیوں ——؟

سینیئر کنگ ایک ایسا غیر ملکی ایجنٹ جس کی کارکردگی کا مقابلہ عمران اور بلیک زیرو مل کر بھی نہ کر سکے۔ انتہائی دلچسپ کردار۔

سینیئر کنگ دیو قامت اور مارشل آرٹ کا ماہر ایجنٹ۔ جس کی دو بدو فائٹ سپریم فائٹر بلیک زیرو سے ہوئی۔ انتہائی خوفناک اور تیز رفتار فائٹ۔ نتیجہ کیا نکلا ——؟

وہ لمحہ جب سنسان اور ویران پہاڑوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں، غیر ملکی ایجنٹ سینیئر کنگ اور اس کے ساتھی اور کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی ہولناک جنگ۔ ایسی جنگ جس میں تمام فریق موت کے منہ میں پہنچ گئے۔

بلیک زیرو، توصیف، عمران اور ٹائیگر علیحدہ علیحدہ اس مشن پر کام کرتے رہے؟

وہ لمحہ جب بلیک زیرو نے عمران کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا اور فیصلہ ایکسٹو پر چھوڑ دیا گیا اور ایکسٹو نے عمران کے مقابل بلیک زیرو کی حمایت کر دی۔ یہ تیسرا ایکسٹو کون تھا۔ انتہائی دلچسپ سچویشن۔

وہ لمحہ جب عمران نے مشن کی کامیابی کو جان بوجھ کر شکست میں ... زیرو نے کھلے عام عمران پر غداری کا الزام لگا دیا۔ کیا واقعی عمران پاکیشیا [illegible] پر اتر آیا تھا ——؟

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس میں پہلی بار شاگل کو فتح حاصل ہوئی اور کافرستان حکومت نے شاگل کو ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز دینے کا اعلان کر دیا۔ کیا واقعی شاگل کامیاب رہا اور عمران اور بلیک زیرو اس کے مقابل شکست کھا گئے۔

انتہائی حیرت انگیز انجام

انتہائی تیز رفتار ایکشن

وقت کی نبضیں روک دینے والا سسپنس

ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور یادگار حیثیت کا حامل ہے

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ناول	حصہ
[illegible]	مکمل
فیوگی ٹاسک	مکمل
ویلاگو	اول
ویلاگو	دوم
بلیک ایرو	مکمل
پاور اسکواڈ	مکمل
جیوش چینل	مکمل
بلیک ہاک	مکمل
سپیشل مشن	اول
سپیشل مشن	دوم
ریڈ فلیگ	مکمل
سمارٹ مشن	مکمل
ماسٹر گروپ	مکمل
الیکٹرونک آئی	مکمل
تاروت	اول
تاروت	دوم
سٹارگ	اول
سٹارگ	دوم
مکروہ چہرے	مکمل
کراون ایجنسی	مکمل
پرل پائریٹ	مکمل
ہائی وکٹری	اول
فائنل فائٹ	دوم
ساگان مشن	اول
ایکس وی فائل	دوم
کے جی بی ہیڈ کوارٹر	اول
ریڈ ٹاپ	دوم
الیکٹرونک آئی	مکمل
کراکون	مکمل
بلیک ماسک	مکمل
سی ٹاپ	مکمل
واٹر میزائل	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان